

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

سلگتی محبت

ایمن رضا

"اوماڑا ہم کو رنگ برنگ چوڑیاں بوت پسندھے"۔۔

وہ جو اپنی امی کے لیے گاؤں میں لگنے والے سالانہ میلے سے شال لینے آیا تھا سنفِ نازک کے مردانہ ٹچ کے ساتھ بولی جانے والی گلابی اردو سنتے اسنے اپنا قہقہہ بمشکل ضبط کیا۔۔

"اوماڑا ہم کو انکا کھنک بوت بھاتا ہے دیکھو تو کتنا اچھا لگ رہا ہے مارے ہاتھوں پر"۔۔۔

اس لڑکی نے اپنی سفید ملائی جیسی کلائیوں میں پہنی چوڑیاں چھنکا کے دکھائیں جو پیچھے کھڑے شخص کے دل کے تار ہلا گئیں تھیں۔۔۔

اس شخص کے دل میں اس مسٹر پٹھانی کو دیکھنے کی چاہ جاگی جس پر اسنے لبیک کہتے ہوئے فوراً مڑ کے دیکھا جہاں ایک لڑکی گہرے نیلے رنگ کا پٹھانی فراک پہنے سر پر دپٹہ پیچھے کے طرف گرائے دونوں رنگ برنگی چوڑیوں سے بھرے ہاتھ چہرے کے سامنے کیے ہلا رہی تھی۔۔۔

جس سے اسکا من موہنا چہرہ چھپ گیا تھا اور اس شخص کے دل کو اس دلربا کا چہرہ دیکھنے کی بے چینی ہوئی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی اس دلربا نے اپنے حسین چہرے سے ہاتھ ہٹانے شروع کیے سب سے پہلے اسکی چاندنی سے چمک لی ہوئی آنکھیں نمودار ہوئیں جسے دیکھ کر اس شخص کے دل نے ان آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنے کی خواہش شدت سے پکڑی اسکے بعد ہاتھ اور نیچے گئے تو اسکی ناک میں پہنی گئی ہیرے کی نتھ نے اسکی توجہ کھینچی دل اس نتھ کو چھونے کے لیے مچل گیا اور پھر ہاتھ مکمل ہٹے تو اسکے گلاب کی پنکھڑی جیسے نازک لبوں نے اسکے دل میں کھرام مچا دیا۔ اگر اسے دنیا کا حسین شاہکار کہا جائے تو تمنا ہو گا۔

اس شخص کا دل تو اسکی آنکھیں دیکھ کر ہی گرویدہ ہو گیا تھا کجا کہ اب پورا چہرہ دیکھنے سے اس میں اپنا کچھ رہا ہی کہاں تھا سب اس پری پیکر کا ہو چکا تھا۔۔۔

زماڑا (خانہ خراب) تم ہم کو کیوں گھر رہا ہے تمہارے گھر ماں بہن نہیں اس لڑکی کی جب اس پر نظر پڑی تو فوراً آگے ہوتے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

دومنٹ کے لیے تو وہ بھی گڑبڑا گیا۔۔۔

ہے ناماں بہن تو ہے مگر بیگم نہیں ہے اس نے شوخ لہجے میں کہا جو اس پری پیکر کے اوپر سے گزر گیا۔۔۔ خانہ خراب کا بچہ سیدھا سیدھا بات کرو ہم کو الٹا بات سننے کا عادت نہیں ہم پٹھان ہے پٹھان اس لڑکی نے فخر سے اپنے سینے پر دستک دیتے کہا۔۔۔

اسکی اس ادا پر تو وہ شخص گرنے والا ہو گیا پہلی محبت کا سنا تو تھا مگر وہ بھی اسکا شکار ہو گا یہ آج پتا چلا تھا۔۔۔

"تم پھر ہم کو ان ٹچ بٹنوں سے گھور رہا ہے ہم بتا رہا ہے ہم انکو نکال کے بنٹے کھیلے گا" وہ آگے ہو کر اس ہر جھپٹی تو اسکی ہم جولیوں نے فوراً اسکو بازوؤں سے تھاما اور وہ ایک دم پیچھے ہوا کہ کہیں وہ واقعی اسکی آنکھیں نازکال دے

Posted On Kitab Nagri

اور وہ ہمیشہ کے لیے اس پری پیکر کو دیکھنے سے محروم نارہ جائے ابھی تو اس نے محبت کا زائقہ چکھاتھا اور اس سے زرا سی دوری پر بھی دل آمادہ نہیں تھا وہ پل میں وہاں سے غائب ہوا تھا اور وہ لڑکی ہاتھ ملتے رہ گئی.... وہ بس ایک ملاقات میں اس کا نام ہی جان پایا تھا...

وفا..

وفا خان اس نے زیر لب نام دہرایا.... اور دہراتا گیا..

اس کے محبوب کا نام اسے کیوں نابھاتا...

وہ اپنی دوستوں کے ساتھ ساتھ والے گاؤں کے باغ میں آئی تھی۔ یہ باغ اتنا حسین تھا کہ وہ چاروں لڑکیاں اکیلے اپنے گاؤں کی سرحد پار کر کے اس بڑے سے عالیشان باغچے میں آئیں تھیں وجہ اس کی خوبصورتی تھی۔ یہ باغ تین ایکڑ زمین پر پھیلا تھا جہاں ہر قسم کے پھل تھے جو بیرونی ملک سے منگوائے گئے تھے اور ہر قسم کے رنگ برنگے خوبصورت پھول اس باغ کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے۔ اس باغ میں برگد کے موٹے درخت سے سفید پھولوں کا بڑا جھولا لٹک رہا تھا جس پر اس وقت وہ پری وش بیٹھی کھکھلا رہی تھی اور اس کی دوستیں اسے جھولا جھلا رہی تھیں۔

وہ چاروں اس وقت نقاب میں تھیں جن کی بس آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں...

اوہو آج تو پریاں باغ میں اتر آئی ہیں دو لو فر لڑکے انکے گرد چکر لگاتے ہوئے بولے تو وہ فوراً جھولے سے نیچے اتری...

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا بد تمیزی ہے کیسا بے غیرت مرد ہے تم اگر ہمیں پتا ہو تا کہ یہاں کا مرد ایسا ذلیل ہے تو ہم کبھی یہاں نا آتا...

آئے ہائے کیا انداز ہے یا یہ تو مجھے تیکھی مرچ لگ رہی ہے دوسرے لڑکے نے پہلے لڑکے کے ہاتھ پر تالی مارتے ہوئے کہا...

مزہ تو چکھ کے ہی آئے گا اس سے پہلے کہ وہ لڑکا آگے بڑھتا کسی کی دھاڑنے اسکے قدم ہی روک دیے.... کیا ہو رہا ہے یہاں....

سب نے پلٹ کر دیکھا تو ایک نوجوان سفید شلوار میں کندھوں پر مردانہ شال لیے ہلکی ہلکی مونچھوں میں بلکل وڈیر الگ رہا تھا.. اس نوجوان کو دیکھ کر دونوں لڑکے ادب سے کھڑے ہو گئے....

اس نوجوان نے نیلی آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی ان نیلی آنکھوں میں دیکھ کر اس نوجوان کو لگا کہ وہ ان میں ڈوب جائے گا اس لیے فوراً سے بیشتر نظریں ہٹائیں....

کیا بات ہے محترمہ آپ ہمارے باغ میں کیا کر رہی ہیں اس نوجوان نے تمیز سے دریافت کیا...

ہم تو یہاں اس خوبصورت باغ کی خوبصورتی کو دیکھتا ہوا اندر آ گیا تھا مگر ہمیں کیا پتا تھا کہ اس گاؤں کا لوگ نہایت چھچھورا ہیں....

اس لڑکی نے تنفر سے کہا...

اس کی بات پر اس نوجوان نے دونوں لڑکوں کو کڑی نگاہوں سے دیکھا...

یہ میں کیا سن رہا ہوں کیا ہمارے گاؤں کے اصول نہیں پتا تم دونوں کو..

Posted On Kitab Nagri

کرمولے جاوان دونوں کو اور سخت سے سخت سزا دوتا کہ یہ کسی بھی لڑکی کی طرف نظر اٹھا کے نہ دیکھ سکیں اس نے دھاڑ کر کہا جس پر کرموبو تل کے جن کی طرح حاضر ہوا اور ان دونوں کو گھسیٹتے ہوئے لے گیا جب کہ وہ دونوں معافیاں مانگتے رہے مگر اس نوجوان کی نظر میں رحم نظر نہ آیا... وہ جیسے ہی پیچھے مڑا اس لڑکی سے مخاطب ہونے لگا تو وہاں خالی جگہ دیکھ کر حیران رہ گیا اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں مگر کوئی نظر نہ آیا وہ اس سنہری موقع کے ہاتھ سے نکل جانے پر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا... وہ نیلی دلربا آنکھیں اس کے ذہن میں بیٹھ گئی تھیں...

"ارے اولالے کی جان کیسا ہے تم"

وفا جو حویلی میں غصے سے بھری داخل ہوئی تھی اپنے جڑواں بھائی زریاب کو دیکھتے ہی اس کا غصہ اڑن چھو ہو گیا تھا اور وہ اس کے گلے جا لگی تھی۔۔۔

زریاب نے وفا کے پیار سے گلے لگنے پر دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں مانل کیے اور اسے سینے سے لگایا۔۔۔ کل کائنات تھی وہ اس کی ایک لاڈلی بہن جس کا ہر خمرہ وہ سر آنکھوں پر رکھتا تھا۔۔۔۔۔

باقی سب تو ٹھیک ہے وکیل صاحبہ مگر یہ آپ اپنی گلابی اردو کب درست کریں گی زریاب نے اس کی اردو کی ٹانگیں توڑنے پر مذاق اڑایا جس پر وہ منہ پھلا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

لالے کی جان یہ مت بھولو کہ تم صرف ہم سے پانچ منٹ بڑا ہے وفانے اسے آنکھیں دکھاتے کہا جس پر زریاب نے بمشکل اپنی مسکراہٹ سے ضبط کی۔۔۔

ہم تو بس بہانا ہے خوشی تو کسی اور چیز کا ہے تمہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفانے آنکھیں نچاتے کہا تو زریاب نے اسے نہ سمجھی سے دیکھا۔۔۔
تم بھابھی سے بات کرنا چاہتا ہے اس لیے ہمارے ارد گرد منڈلا رہا ہے وفانے آنکھ میچ کر شرارت سے کہا تو وہ
اسکے پیچھے لپکا جب کہ وہ کھکھلاتی ہوئی اوپر بھاگ گئی۔۔۔۔
نیچے آؤ پھر بتانا ہوں تمہیں زریاب نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔
ہم بھابی کو شادی سے پہلے ہی تمہارے خلاف کر دے گا پھر ہم دیکھتا ہے تم کیا کرتا ہے۔۔۔
وفانے پھر سر نکال کر جھانکتے ہوئے کہا لیکن اب کی بار زریاب کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ وہ گدھے کے سر سے
سینگوں کی طرح غائب ہوئی تھی پیچھے زریاب اپنی بہن کی مردانہ ٹچ والی اردو پر مسکرا کر رہ گیا وہ جانتا تھا کہ اس
کی آنے والی بیوی سے اس کی بہن ابھی سے بہت پیار کرنے لگی ہے۔۔۔۔

خان حویلی میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔۔۔ ملازم یہاں سے وہاں انتظام کی بھاگ دوڑ سنبھال رہے
تھے۔۔۔۔

خان حویلی کہ تین پورشن تھے جن میں تین بھائی ابراہیم صاحب اور انکی بیوی نانمہ، ان سے چھوٹے ثاقب
صاحب اپنی بیوی شہناز اور سب سے چھوٹے ناصر صاحب اپنی بیوی عصمت کے ساتھ رہتے تھے۔ ابراہیم
صاحب کا ایک بیٹا اسفندیار اور اس سے دو سال چھوٹی بیٹی نور تھی۔ ثاقب صاحب کا ایک بیٹا مومن اور چھوٹی
بیٹی سحر تھی جو گھر بھر کی لاڈلی تھی۔ اسفندیار اور مومن ہم عمر تھے کیونکہ ثاقب اور ابراہیم صاحب کی شادی
اکٹھی ہی ہوئی تھی۔ مومن اور سحر کی ایک سوتیلی بہن اجالا بھی تھی جو اپنی ماں کی وفات کے بعد سے انکے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ہی رہتی تھی۔ ناصر صاحب کا ایک بیٹا عمر اور دو بیٹیاں نازیہ اور شازیہ تھیں عمر اپنی بہنوں کی نسبت ہنس مکھ تھا جبکہ وہ دونوں ہمیشہ نک چڑی رہتی تھیں۔۔۔
کل خان حویلی کی لاڈلی بیٹی سحر کی مہندی تھی۔۔۔
جبکہ اس کا بھائی مومن حویلی کے لاؤنج میں اپنا سامان باندھے کھڑا تھا۔۔۔
بیٹا تم کیوں جا رہے ہو تمہاری بہن کی شادی ہے کیا جانا ضروری ہے۔۔۔
شہناز بیگم نے اپنے خوبصورت بیٹے کی آنکھوں ہی آنکھوں میں نظر اتارتے ہوئے پوچھا۔۔۔
جی اماں جان اگر میرا امتحان نہ ہوتا تو میں کبھی نہ جاتا میرا اور اسفندیار کا جانا بہت ضروری ہے کیونکہ ہمارا آنے والا مستقبل انہی امتحانوں پر منحصر ہے۔۔۔
اور پھر مومن اپنی بہن کے سر پر پیار دیے ان سب کو الوداع کر اسفندیار کے ساتھ کینیڈا جا چکا تھا۔۔۔

اسفندیار اور مومن پیپر دے کر باہر آئے تو مومن کے فون پر رنگ ٹون بجی۔۔۔ پندرہ بیس تصویریں اکٹھی ہی مومن کے فون پر آئیں تھیں جو یقیناً سحر کی مہندی کی ہی تھیں۔ ان تصویروں میں زریاب کی بھی تصویریں تھیں مومن پہلے بھی زریاب سے ایک دو دفعہ مل چکا تھا اور اسے وہ بہت پسند آیا تھا تب ہی جا کر یہ رشتہ منظور ہوا تھا۔۔۔

مومن تصویریں آگے کر رہا تھا جب اسفندیار کے کہنے پر وہ ایک تصویر پر رکھا۔۔۔
ایک منٹ رکو مومن مجھے یہ تصویر دیکھنی ہے۔۔۔ مومن نے آرام سے موبائل اس کے ہاتھ میں تھما دیا جس میں سحر کے ساتھ اور بھی کئی لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک لڑکی کا دوپٹا اس کی آنکھیں ڈھانپ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

مگر اس کے ہونٹ اور ناک میں لگی ہیرے کی نتھ نظر آرہی تھی۔ جن پر اسفندیار ٹھٹکا وہی ہونٹ وہی تیکھی ناک اور اس میں چمکتی وہی نتھ یہ محض شک نہیں بلکہ یقیناً وہی تھی۔۔۔

مگر وہ سمجھ نہ سکا کہ اس حسینہ کا یہاں کیا کام اور نا سمجھی کہ انداز میں مومن کو اس کا فون واپس تھا دیا مگر وہ تصویر اپنے فون پر سینڈ کرنا نہ بھولا۔۔

اسے اب بھی یاد تھا کہ آنے سے پہلے وہ اس کے گھر رشتہ بھجوا آیا تھا اب اس کا جواب مثبت آتا نہیں یہ تو ان ہی پر منحصر تھا۔۔۔۔

شادی کی رات جب زریاب اندر آیا تو سحر کو اپنا انتظار کرتا پایا۔ اس کے حنائی ہاتھ زریاب کا دل دھڑکا گئے تھے جبکہ زریاب کی آمد سے سحر کے دل کی رفتار تیز ہو چکی تھی۔

زریاب نے بیڈ پر بیٹھنے کے ساتھ سلام کیا جس کا جواب سحر نے نازک سی آواز میں دیا جو بمشکل ہی زریاب سن پایا۔

جب زریاب نے سحر کا گھونگٹ اٹھایا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔ اس کے منہ سے بے ساختہ ماشا اللہ نکلا تھا۔۔۔ جبکہ سحر کی گھنی پلکیں شرم سے کپکپانے لگیں۔۔۔

زریاب نے آگے بڑھ کر اس کا ٹھنڈا پڑتا حنائی ہاتھ پکڑا اور دھیرے سے چوم لیا۔۔۔

ریلیکس سحر گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آپ میری ہمسفر ہیں مجھ پر یقین کر سکتی ہیں۔۔ سحر اسکی بات پر ریلیکس ہو کر بیٹھی اور سر ہلا دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کے یہاں جواب دینے کا رواج نہیں جو بار بار سر ہلارہی ہیں زریاب نے شرارت سے کہا تو وہ اسے گھور کر دیکھنے لگی جس پر زریاب قہقہہ لگاتا ہنس دیا آپ نے تو ابھی سے بیویوں والے کام شروع کر دیے زریاب نے اسے گھورنے کی طرف اشارہ کرتے کہا تو وہ نجل ہوتی سر جھکا گئی۔۔۔

سحر آپ میری شریک حیات ہیں میری روح میں چاہتا ہوں آپ میرے گھر والوں سے ویسی ہی محبت کریں جیسے میں کرتا ہوں اور خاص کر وفا، کوشش کی جیسے گا اسے آپ کی ذات سے کوئی تکلیف نا پہنچے اسے بہت پیار کی جیسے گا کیونکہ وہ بھی آپ کو بہت چاہتی ہے۔ وہ دل ہے میرا میں جانتا ہوں کہ ہم جڑواں ہیں مگر پھر بھی میں اسکو بڑے بھائیوں کی طرح پیار کرتا ہوں اور وہ بھی مجھے بڑے بھائیوں والا ہی مان دیتی ہے۔ زریاب کی آنکھوں میں وفا کا زکر کرتے ہوئے ہلکی نمی کے ساتھ بے پناہ محبت تھی۔۔۔۔۔

سحر نے وفا پر رشک کیا جسکا بھائی اسے دل و جان سے چاہتا تھا۔۔۔ میں کوشش کروں گی کہ اپکا دل کبھی روٹھنے نادوں میں آپ کے دل کو خود سے زیادہ سمجھال کر رکھوں گی اسنے خالص جزبے سے کہا۔۔۔ سحر کا اشارہ زریاب کے دل (وفا) کی طرف تھا۔۔۔

سحر کی آنکھوں میں سچے جزبے دیکھ زریاب دل و جان سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔ میں شکر گزار ہوں محترمہ زریاب نے ایک ہاتھ پیٹ پر رکھ کر زرا جھکتے ہوئے کہا تو سحر کھکھلا کر ہنس دی۔۔۔ جبکہ زریاب نے اسکو محبت سے اپنی پناہوں میں سمیٹ لیا اور اسکے پور پور کو اپنی محبت اور جزبوں سے معتبر کرنے لگا۔۔۔

چاندان دونوں کے ملن پر مسکرا دیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفندیار انتظار ہی کرتا رہ گیا مگر نہ اس پری وش کی کوئی دوسری تصویر ملی نہ ہی وہ اسے کہیں دکھی۔ شاید صرف اسکی ایک ہی تصویر تھی۔ وہ بے چین ہی رہا اسکا دل جانتا تھا وہ ہی تھی مگر وہ انکے گھر کیوں آئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اسکی والدہ بات کر آئی ہیں مگر وہ اس سے انجان تھی۔۔۔

اسفند اس بارے میں اپنی ماں سے بات کرنے کا سوچ چکا تھا مگر اسے پیپر زکی وجہ سے وقت ناملا اور ایک ماہ پلک جھپکتے گزر گیا۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

دوسری طرف مومن کو وہ سمندری آنکھیں بھولتی نہیں تھیں جنہوں نے اسکے دن کا سکون اور رات کی نیند چرائی تھی۔ اسنے سوچ لیا تھا کہ پاکستان جاتے ہی وہ پہلا کام اس لڑکی کو ڈھونڈنے کا کرے گا۔۔۔
بہت جلد میں تمہارے پاس ہوں گا اسنے بند آنکھوں میں چھائی اس نقاب والی لڑکی سے مخاطب ہوتے کہا۔۔۔

اس ایک ماہ میں وفا اور سحر کی گہری دوستی ہو گئی تھی۔ سحر جان چھڑکنے لگی تھی اس پر۔ زریاب کو مل کر تنگ کرنا انکا معمول بن چکا تھا۔۔۔
پہلے شرارتوں میں بس وفا ہوتی تھی مگر اب سحر اسکی ساتھی بن چکی تھی۔۔۔
ہر روز وہ کچن میں گھس کر کوئی نت نئے ایکسپیریمنٹ کرتی اور سب سے پہلے زریاب پر ایپلائی کرتی۔۔۔ اور وہ بے چارہ دہائیاں دیتا رہ جاتا۔۔۔

زریاب بھی روز کام سے آکر ان دونوں کو باہر گھمانے لے جاتا۔۔۔
وہ سب ہنسی خوشی رہ رہے تھے جب وفا کے جانے کا وقت آگیا۔۔۔
وفا ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کرنے کینیڈا جا رہی تھی اسکے بابا اور ماما نے لاکھ سمجھایا مگر اسکی ایک ہی رٹ تھی کہ وہ باہر سے ہی ڈگری کمپلیٹ کرے گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس میں زریاب نے اسکا بھر ہو ر سا تھ دیا تھا۔۔۔

اب جانے کے وقت اسکے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے جو وہ سحر کے گلے لگ کے بہا رہی تھی جبکہ سحر بھی بچوں کو ہتھیچھے چھوڑے رونے کا ریکاڑ لگا رہی تھی۔۔۔ اور زریاب ان دونوں کو گھور رہا تھا جو لوگوں کی پرواہ کیے بچڑی ہوئی بہنوں کی طرح گلے لگی ہوئی تھیں۔۔۔

اب بس بھی کرو یا ر تم تو ایسے رو رہی ہو جیسے تمہاری رخصتی ہے وفانے کس کر زریاب کو دیکھا۔۔۔
لالہ امارے متھے مت لگو ام کو غصہ آجائے گا وہ روتی آنکھوں سے ناک پھلا کر بولی تو سب ہنس دیے زریاب نے ہنستے ہوئے اسے گلے سے لگایا اور اسکا ماتھا چومامیری جان کبھی بھی تمہیں لگے کہ تمہیں میری ضرورت ہے بس ایک بار پکارنا میں آجاؤں گا زریاب نے پیار سے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو وفا کا دل کیا اپنے بھائی کی چھاؤں میں چھپی رہے۔۔۔

تم بوت اچھا ہے لالے کی جان وفانے چمکتی آنکھوں سے زریاب کو کہا۔۔۔

تو زریاب نے شرارت سے اس سے پوچھا۔۔۔ اچھا! تو تم میرے لیے کیا کر سکتی ہو۔۔۔ زریاب کو شرارت سو جھی تو اسنے لگے ہاتھوں پوچھ لیا۔۔۔ جبکہ سب اسکو گھورنے لگے اور وہ کندھے اچکا کر رہ گیا۔۔۔
وفانے دوپل کو اسے دیکھا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر ام کو تمہارے لیے اپنا جان بھی گروی رکھنا پڑا تو ام اپنا جان بھی خوشی خوشی دے دے گا اور اف تک نہیں کرے گا یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھوں میں چٹانوں جیسی مضبوطی تھی جسے دیکھ سب ہی گھر والے ششدر رہ گئے۔۔۔

کون جانتا تھا اسکے یہ الفاظ حقیقت کا روپ دھار لیں گے اب ان میں کتنی سچائی تھی یہ تو وقت نے بتانا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور زریاب اسے دیکھتا ہی رہ گیا جو اس سے پیار کی انتہا کر بیٹھی تھی زریاب کا دل کیا اسے سینے میں چھپالے اور کہیں جانے نادے۔۔۔

لیکن پھر دیکھتے ہی دیکھتے اسکا جہاز اڑام بھر چکا تھا۔۔۔

L

وفا آکر ابھی اپنی سیٹ پر بیٹھی ہی تھی کہ ساتھ والی لڑکی بول پڑی۔۔۔

میرا نام عیشل ہے اور پیار سے مجھے سب عیش بلاتے ہیں اپکا نام کیا ہے۔۔۔

وفانے مڑ کر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا جو جینز شرٹ میں سلکی کالے بال دونوں اطراف پھلائے بہت خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ وفا اسکے مقابلے میں کرتا شلوار پر حجاب لپیٹے باوقار لگ رہی تھی۔۔۔

اما رانا مالہ رخ خان ہے۔۔۔

واو پیار تم کتنی کیوٹ ہو اور کتنا پیارا بولتی ہو اس لڑکی نے وفا کے قدرتی سرخ و سفید پھولے پھولے گال کھینچتے

ہوئے کہا تو وفا خوا مخوا شرمائی۔۔۔

تم کینیڈا میں کہاں جا رہی ہو۔۔۔

www.kitabnagri.com

ٹورنٹو میں ایل ایل بی کالاسٹ ایئر کر کے ڈگری لینا ہے بس۔۔۔

وفا کا کہنا تھا کہ وہ جھٹ بولی۔۔۔ ملاؤ ہاتھ میں بھی اسی یونی میں پڑھتی ہوں خوب جمے گی ہماری جب مل بیٹھیں

گی دو دیوانیاں عیشل نے سر دھنتے کہا تو وفا کھکھلا کر ہنس دی جبکہ عیش فدا فدا نظروں سے اسے دیکھنے لگی جو

سادگی میں بھی قیامت کی ادار کھتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب وہ جہاز سے باہر آئی تو بخ بستہ ہواؤں نے اسکا استقبال کیا۔۔۔
اوڑاویکم می ٹور نو وفانے دونوں بازو کھولتے ہوئے چہک کر کہا تو پیچھے آتی عیشل اسکے پٹھانی انداز پر ہنس
دی۔۔۔

انکا سٹے ایک ہی ہو سٹل میں تھا وہ دونوں ہو سٹل کے کمرے میں جاتے ہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں اور پھر کیا
تھا دونوں دھڑام سے بیڈ پر گریں اور سو گئیں لمبی فلائٹ نے انہیں تھکا دیا تھا اس لیے پھر انہیں کسی چیز کی ہوش
نہ رہی۔۔۔۔

وفاجب عیشل کے ساتھ یونیورسٹی میں داخل ہوئی تو بلند عمارت اور اسکی خوبصورتی دیکھ دنگ رہ گئی۔۔۔۔
اوائے ماڑا اتنا بڑا یونیورسٹی یہ تو ہماری چار یونیورسٹیوں کا برابر ہے وفانے حیرت سے منہ کھولتے کہا جبکہ عیشل اسکی
معصومیت پر مسکرا دی۔۔۔

رخ یار تم کتنی سویٹ ہو دل کرتا ہے تمہیں کھا جاؤں عیشل نے اسکا گال کھینچتے کہا تو وہ اسکو گھور کر رہ گئی۔۔۔
کیوں ماڑا ام کوئی لڈویا برنی ہے جو تم ام کو کھائے گا۔۔۔۔
اسنے ہاتھ نچاتے کہا تو۔۔۔۔

ہاں تم میری برنی ہو رخ بلکل گوری چٹی برنی عیشل کی بات پر وفا سے آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگی جو اسے فدا فدا
نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

یار ایک بات تو بتاؤ تمہارے ڈاکو مینٹس پر تو تمہارا نام وفا لکھا ہے پھر تم نے مجھے لالہ رخ کیوں بتایا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

او ماڑا وہ تو امارا بھائی ام کو وفا بلاتا ہے اور بابا کو لالہ رخ نام پسند تھی اس لیے انہوں نے امارا ڈاکو مینٹس میں نام لالہ رخ رکھوائی۔۔

لیکن میں تمہیں رخ ہی بلاؤں گی سویٹ سا لگتا ہے اور یار زرا اپنے بھائی کے بارے میں تو بتاؤ وہ بھی تمہاری طرح پیارا ہی ہو گا زرا سیٹنگ ہی کرادو عیشل نے آنکھ مارتے کہا تو وہ اسے کڑے تیوروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

ام ابھی اسکا شادی ہی کروا کر آرہا ہے۔۔۔

ارے پھر تو گئی بھینس پانی میں۔۔۔

عیشل کو افسوس ہوا۔۔۔

چلو تمہارا بھائی تو نہیں پٹا یونیورسٹی دیکھنے کے بہانے ہی کوئی گورامنڈ اپٹ جائے گا عیشل نے اپنے آپ کو تھپکی دیتے کہا تو وفا نفی میں سر ہلا گئی کہ اسکا کچھ نہیں ہو سکتا پھر کیا تھا ان دونوں نے وہ دن اس بلند یونی کی خاک چھانتے اور سوری مطلب گھومتے ہوئے گزارا۔۔۔

Kitab Nagri

اسفندیار اور مومن گراؤنڈ میں بیٹھے اپنے دوستوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے جب اسفندیار کو گمان گزرا کہ اسنے وفا کو دیکھا ہے اسنے سر جھٹک کر پھر دیکھا جب اسے پلر کے پیچھے کسی لڑکی کی چادر کا پلو نظر آیا۔ دیار غیر میں چادر عجیب بات تھی۔ اس سے پہلے کے وہ دیکھنے اٹھتا کہ وہ وفا تھی کہ نہیں مومن نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔

کیا بات ہے اسفند۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں میں ابھی آیا اسفندیار مومن کی طرف دیکھ کر دوستوں سے اسکیز کر تا اس جانب آیا مگر اب نا وہاں کوئی وجود تھا نہ پلو۔۔۔

کیا وہ وہی تھی دل سے آواز آئی۔۔۔ مگر وہ یہاں کیا کرنے آئے گی دماغ نے دل کی بات کو رد کیا۔۔۔ اور وہ چند لمحے وہیں کھڑا محسوس کرتا رہا کہ وہ یہاں تھی بھی کے نہیں۔۔۔

اگلے دن عیشل کو کچھ کتابیں لینی تھیں تو وہ وفا کو تھوڑی دیر گراؤنڈ میں رکنے کا کہہ کر خود کے لیے کتابیں لینے لائبریری چلی گئی جب اس نے ایک جگہ لوگوں کا مجمع دیکھا تو وہ بھی تجسس کے مارے آگے بڑھ کر دیکھنے لگی جہاں ایک گوری لڑکی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھی ہاتھ میں گلاب لیے لڑکے کے آگے بیٹھی تھی اور تعجب کی بات لڑکے کا شلوار قمیض میں ہونا تھا۔۔۔

?Will you be my boyfriend

اس لڑکی نے مغروریت سے کہا وہ مغرور ہوتی بھی کیوں نہ اس لڑکے کے لئے تو ساری یونی کی لڑکیوں کا دل دھڑکتا تھا ہر کوئی اس لڑکے کے آگے بچھنے کو تیار تھیں مگر یہ لڑکا کسی لڑکی کی طرف دیکھنا بھی اپنی توہین سمجھتا تھا۔۔۔

سارا مجمع یس یس کی آوازیں لگانے لگا۔۔۔

وہ لڑکی بھی پر امید تھی کہ پوری یونی کے سامنے تو وہ مومن انکار کرنے سے رہا اور وہ انکار کرتا ہی کیوں وہ کوئی عام لڑکی تھوڑی تھی وہ تو اس یونیورسٹی کی سب سے ہاٹ لڑکی روزی تھی۔۔۔

"نو"

Posted On Kitab Nagri

اس کے ایک لفظ سے پوری یونی میں خاموشی چھا گئی۔ سارے حیران کن نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے اور روزی کا چہرہ توہین سے سرخ پڑ چکا تھا۔ کب اسے کسی نے انکار کیا تھا جو یہ لڑکا اسے اس کی اوقات دکھا گیا تھا اور وہ پورے مجمع میں شرمندہ ہو کر رہ گئی تھی مگر اسے یہ کون بتاتا شرمندہ اسے اس لڑکے کے انکار پر نہیں بلکہ اپنی حرکت پر ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

ہمارے مذہب میں عورتوں کا ایک مقام ہے اور انہیں مردوں کے قدموں میں جھکانا نہیں بلکہ ان کی عزت سمجھا جاتا ہے اور میرے نزدیک ایک لڑکی کو اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہیے نہ کہ اپنی عزت کا اشتہار سر بازار لگاتے رہنا چاہیے۔۔۔

اس نے سرد مگر شائستہ انگریزی میں یہ کہہ کر بات ہی ختم کر دی جب کہ وفا کے دل میں اس کے الفاظ گھر کر گئے اسے ایسے ہی مرد پسند تھے جو اپنی عورتوں کی عزت کرنا جانتے ہو اور انہیں مقام دلانا بھی۔۔۔ اس کی بات ختم ہوتے ہی وفانے تالیاں بجانا شروع کر دی جس کی دیکھا دیکھی سب بھی تالیاں بجانے لگے اور اسکی بات کو سراہنے لگے جن میں زیادہ مسلمان شامل تھے۔ روزی تن فن کرتی ہوئی وہاں سے گزر گئی۔۔۔ جبکہ مجمعے کی بھیڑ میں مومن نے انہیں دونیلی آنکھوں کو دیکھا جنہیں وہ یہاں دیکھنے کی امید بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

ہاں وہ اس کی آنکھوں کا دھوکہ نہیں بلکہ وہی آنکھیں تھیں۔۔۔۔۔

وہ بھیڑ کو چیرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا سب لوگ اس سے ہاتھ ملارہے تھے مگر وہ سب کو نظر انداز کرتا اسی کی طرف بڑھ رہا تھا کیونکہ وہ اسے کسی قیمت پر اب کھونا نہیں چاہتا تھا مگر ایک دھکا، ایک دھکا لگنا تھا کہ وہ

Posted On Kitab Nagri

لڑکھڑایا اور جب وہ سمجھلا تو وہ سمندری آنکھیں کہیں نہیں تھیں اس نے بے چینی سے ادھر ادھر دیکھا مگر نہ اسے وہ ملنا تھا نہ وہ ملی۔۔۔۔

وہ غصے سے مٹھیاں بھیجتا رہ گیا اور بھیڑ کو چیرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔
دوسری طرف عیشل وفا کو وہاں سے کھینچ لائی تھی جبکہ وفا کے ذہن میں ہے ابھی تک مومن کی باتیں گردش کر رہی تھیں۔۔۔

#

وفارات بھر مومن کی باتوں کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔ ایسا ہی ہمسفر تو چاہتی تھی وہ اپنی زندگی میں جو نا صرف عورت ذات کی عزت کرے بلکہ اسکو مقام بھی دلوائے۔ وہ بالکل بھول چکی تھی کہ وہ پاکستان میں اس سے ایک ملاقات کر چکی ہے مگر آج کے واقعے نے اسکے ذہن پر گہری چھاپ چھوڑی تھی اور آگے جا کر یہ کیا رنگ لانے والی تھی اس سے وہ خود بھی انجان تھی۔۔۔۔

وفا اپنے لیکچرر زلینے کے بعد یونی کے گراؤنڈ میں عیشل کا انتظار کر رہی تھی جب اسے یوں ہی پھرتے ہوئے یونی کے زراسنسان حصے میں بہت خوبصورت پھول نظر آئے تو وہ فوراً وہاں چلی آئی اور انکی خوبصورت خشبو سونگھنے لگی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595

ساتھ ہی بیگ میں سے فون نکال کر وہ کھٹا کھٹ دوچار تصویریں بھی کھینچ چکی تھی۔۔۔

what a beautiful scene a gorgeous rose with roses

جب پیچھے سے مردانہ آواز پر وہ پلٹی۔۔۔

وہ لڑکا سیدھا سیدھا اس پر لائن مار رہا تھا جس کا اندازہ وفا کو اسکی آنکھوں خباثت دیکھتے ہو چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کیا تھا پٹھانوں کے خون نے جوش مارا۔۔

....Dont you have any manners

وفا غصے سے بولی کوئی شک نہیں تھا کہ وہ اسے دو چار جھڑپتی مگر ابھی وہ اکیلی تھی اور دور ایک دو لوگ ہی تھے جو اپنے کاموں میں مصروف تھے۔۔۔

...Baby don't waste my time and give me a kiss

وہ یہ کہتے ہی وفا کے ساتھ بد تمیزی کرنے لگا۔۔ اس ہٹے کٹے آدمی سے وفا اپنے ہاتھ چھڑوا نہیں پار ہی تھی اس لیے "ہیلپ" "ہیلپ" چلانے لگی۔ کاش کوئی تو اسکی مدد کو آجاتا کسی کو اپنی مدد کے لیے نا آتا دیکھ وہ رونے کو ہوئی۔ ہاتھ پائی میں چادر ڈھلک کر کندھے پر آگئی تھی۔ ناک رونے کی وجہ سے لال ہو گئی تھی جیسے ہی وہ بد معاش اسے چھونے کے لیے اسکے قریب جھکا اسناشدت سے اللہ کو یاد کیا۔۔۔ اور پھر "ٹنٹنٹنٹنٹن" اور اس لڑکے کی کراہنے کی آواز پر آنکھیں کھولیں تو ایک لڑکا اس بد معاش پر جھکے اسے بری طرح پیٹ رہا تھا۔۔۔

اسفندیار جو گراؤنڈ کی پرسکون گوشے پر زرا کال سننے آیا تھا ایک نسوانی آواز کو مدد کے لیے چلاتے سنا تو فوراً وہاں آیا جہاں ایک لڑکا مہرون چادر میں لپٹی لڑکی سے زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک مسلمان لڑکی کو یوں بے یار و مددگار دیکھ اسکا خون کھول اٹھا اور اس لڑکے کو کھینچ کر بری طرح پیٹنے لگا۔۔

بس کرو وہ مر جائے گی وفانے اس لڑکے کو بے ہوش ہوتا دیکھ اسفند کو جیکٹ سے پکڑ کر کھینچا جو اسکی آواز پر ساکن ہو چکا تھا۔۔ وہ اٹھا اور دھیرے دھیرے اس کی طرف پلٹا اور اپنے خواب کو حقیقت میں بدلتا دیکھ اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا اسکے منہ سے دھیرے سے اسکا نام نکلا جو وفا کے کانوں سے مخفی نارہا۔۔۔۔۔
او ماڑا تم امارا نام کیسے جانتی ہے وفانے اسکو مشقوق نظروں سے دیکھا جو کہیں دیکھا دیکھا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔
ابا ااں وہ زور سے اچلھی تم تو وہی مشنڈی ہے جسنت ام کو گاؤں میں چھیڑا تھا۔۔۔۔۔
مشنڈی سیر یسلی! اپنے لیے مشنڈی کا لفظ سن اسفند صدمے سے گرنے والا ہو گیا۔۔۔۔۔
خدا کے لیے رحم کریں پٹھانی جی۔۔۔ میرا جینڈر مت چیلنج کریں۔۔۔۔۔
تم امارا پیچھا کرتے کرتے یہاں تک آگیا۔۔۔۔۔
وفانے اسکی بات کو انور کرتے اپنی جھاڑی۔۔۔۔۔
محترمہ میں یہاں چار سال سے زیرِ تعلیم ہوں میرے خیال سے آپ نئی آئی ہیں۔۔۔۔۔
وفانے بھی بادل نحو استہ حامی بھری۔۔۔۔۔
شکریہ۔۔۔ وہ کچھ دیر بعد بولی تو اسفند جو اسکا چہرہ حفظ کر رہا تھا چونکا۔۔۔۔۔
شکریہ کس لیے اسنے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔۔۔
امرا عزت بچانے کے لیے۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com
یہ تو میرا فرض تھا جب آپ کسی خطرے میں ہوں گی تب تب خدا مجھے اپنی حفاظت کے لیے بھیجے گا اسفند
نے والہانہ انداز میں کہا تو وفا کمر پر ہاتھ ٹکاے اسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔
اسفند نے اسکی یہ ادا بھی دل میں اتاری۔۔۔۔۔
وفا تم یہاں کیا کر رہی ہو عیشل بھاگتے ہوئے آئی اور زمین پر پڑے لڑکے کو دیکھ ماجرا سمجھنے کی کوشش کرنے
لگی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جسے اسفند نے سب کچھ بتایا۔۔۔

چلو چلیں۔۔۔ وفانے عیش کو چلنے کو کہا تو وہ آگے آکر کھڑا ہوا۔۔۔

اپنا نمبر تو دیتی جائیں۔۔۔

کیوں تم امارا ماہ ہے جو تم کو اپنا نمبر دیں۔۔۔

جو بھی ہو آپ دیارِ غیر میں ہیں یہاں آپ کو بہت سے گندی ذہنیت کے لوگ ملیں گے اور ضروری نہیں کہ

آپ ہر دفعہ انکا مقابلہ کر لیں اس لیے ایمر جنسی کے لیے نمبر لکھوادیں۔۔۔۔

وفانے کچھ سمجھ کے سر ہلایا اسکے لیے آج کا ہی واقعہ کافی تھا اور ویسے بھی یہ اچھا بندہ تھا اسکے بھائی نے اسے

لوگوں کی پرکھ سکھائی تھی اسنے اسفند کی آنکھوں میں اپنے لیے احترام ہی دیکھا تھا اس لیے اسے بغیر چوں

چراں کے نمبر لکھوادیا۔۔۔ وہ بیچاری یہ نا سمجھ پائی کے عشق کی پہلی سیڑھی احترام ہے اگر زرا غور سے اسکی

آنکھیں پڑھتی تو پہچان لیتی۔۔۔۔

چلو عیش اور تم اب ام کو بار بار مسج کر کے مشنڈیوں والا حرکت مت کرنا۔۔۔۔

اسنے پہلے عیش کو چلنے کا کہتے بعد میں اسفند سے مخاطب ہوتے کہا جس پر عیش کا اسے مشنڈی بلانے پر ہنسی کا

نوارہ نکلا وہیں اسفند سر ہلا کر رہ گیا اسکی یہ جینڈر بدلنے کی عادت اسکے دل پر لگتی تھی۔۔۔۔

وفا کو گئے ایک ماہ گزر چکا تھا اور ایک ماہ بعد ہی سحر کو اس کے امید سے ہونے کی خبر ملی تھی جس سے پورے گھر

میں خوشی کی لہر دوڑ پڑی تھی زریاب کے پاؤں تو خوشی کے مارے زمین پر ہی نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔

اس کا بس چلتا تو وہ سحر کو زمین پر پاؤں بھی نہ رکھنے دیتا اس نے سحر کو ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا ہوا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ کام سے واپس آیا تو سحر کو ایک بیگ میں کچھ کا سیمیٹکس اور ضروری چیزیں رکھتے دیکھا تو فوراً اس کے پاس آیا سحر میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ تم کوئی کام نہیں کروں گی تو پھر یہ کیا ہے اس نے پیار سے سرزنش کی۔۔۔
زریاب آپ کا بس چلے تو آپ مجھے بیڈ سے نیچے ہی نہ اترنے دیں۔ یہ بھی کچھ ضروری چیزیں ہیں جو وفا کی ضرورت کے لئے ہیں اس کا گزارا نہیں ان کے بغیر اس لیے میں وہ چیزیں پیک کر رہی تھی جو اس کو بھجوانی ہے۔۔۔

زریاب سحر کی وفا سے اتنی محبت پر نہال ہوا۔ اس نے اس کے کہے کہ مطابق اس گھر کو اچھی طرح سنبھالا ہوا تھا اور اس کے گھر کے افراد سے اتنا ہی پیار کرتی تھی جتنا کہ اپنے گھر والوں سے۔۔۔ تو وہ کیوں اس کا گرویدہ نہ ہوتا۔۔۔

ادھر آؤ ادھر بیٹھو تم تھک چکی ہو گی اس نے پیار سے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔
میں تمہارا کن لفظوں میں شکریہ ادا کروں سحر کہ تم نے میرے گھر کو اتنی اچھی طرح سنبھالا اور میرے اپنوں کو اتنا ہی پیار دیا جتنا اپنے گھر والوں کو۔۔۔ زریاب نے اسے پیار سے دیکھتے کہا تو سحر فوراً بولی۔۔۔
ارے اس میں شکریہ کی کیا بات ہے یہ تو میرا فرض تھا میں نے جو بھی کیا آپ کی محبت میں کیا اور وفا تو میری بہن سے بڑھ کر ہے۔ آپ کی طرح میرے لئے وہ میری بیٹی ہی ہے میں ہمیشہ خود سے بڑھ کر اس کا بھلا پہلے سوچوں گی میرا یقین رکھیے گا اس نے زریاب کا ہاتھ تھامتے کہا تو زریاب نے محبت سے اسکی پیشانی کو معتبر کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا آج جلدی جلدی میں اپنی کلاس لینے جا رہی تھی جب آگے سے آتے ہوئے مومن سے ٹکرائی جسکے نتیجے میں اسکی اسائنمنٹ ہوا میں لہرا کر ادھر ادھر بکھر گئی۔۔۔

وفانے ایک نظر مومن کو دیکھا یہ تو وہی تھا اسے سخت سست سنانے کی بجائے وہ جلدی سے جھکتی اپنے پیچڑا کٹھے کرنے لگی۔۔۔ مومن جو سمجھا تھا کوئی لڑکی اس سے بات کرنے کے بہانے اس سے ٹکرائی ہے کیونکہ بہت سی لڑکیاں مومن سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈتی تھیں۔۔۔

غصہ اسے اس لڑکی کے چادر میں ہونے پر آیا تو کیا یہ ایک مسلمان لڑکی ہو کر اس طرح کی اوجھی حرکتیں کر رہی تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اس سے ڈپٹا اور اس کی عزت افزائی کرتا وہ اسے نیچے سے پیچڑا اٹھا تا دیکھ ٹھٹکا کیونکہ وہ اس سے بات کیے بغیر اپنے پیچڑا اٹھانے میں مصروف تھی نہ ہی اسے مڑ کے دیکھا تھا تو کیا یہ لڑکی اس سے غلطی سے ٹکرائی تھی وہ اس کے سامنے جھکا جیسے ہی اس کی مدد کرنے لگا اس کی نظر اس پر پڑی وہی آنکھیں۔ وہ وہیں ساکن ہوا تھا اتنے دنوں کی تلاش آج ایسے مکمل ہوئی تھی یہ اسے پتا نہ تھا۔

"آپ" اس کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا۔۔۔

www.kitabnagri.com

"جی"

مقابل کی آواز پر وفانے اپنی گھنی پلکوں کی جھالرا اٹھا کر اسے دیکھا اور یہی دیکھنا مومن کہ دل میں تیر کی طرح لگا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا انتظار کیا تھا مومن نے ان جھیل سی آنکھوں میں ڈوبنے کے لیئے اور جب وہ آنکھیں سامنے تھیں تو اس کا دل چاہا کہ وہ ان میں پوری طرح ڈوب جائے کہ اسے وہاں سے نکلنا نصیب نہ ہو۔۔۔۔۔

اس کی محویت کو دیکھ وفا کھٹھی۔۔۔ "جی"۔۔۔

آپ تو وہی ہیں جو میرے باغیچے میں آئی تھیں۔۔۔

مومن نے اسے یاد کرانے کی کوشش کی جس پر وفانا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

پھر اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا اور اسے وہ دو چھچھورے لڑکے یاد آ گئے۔۔۔۔

اور مومن کی وڈیرہ لک بھی یاد آئی تھی۔ جب اس نے پہلی دفعہ مومن کو دیکھا تھا تو وہ اسے کوئی سخت گیر وڈیرہ ہی لگا تھا۔ جس کی سخت نظروں نے ہی ان لڑکوں کی بولتی بند کر دی تھی۔۔۔۔

وفانے یاد آنے پر سمجھ کر سر ہلایا۔ تب تک وفا اپنے کاغذات بھی اکٹھے کر چکی تھی۔۔۔

وہ دونوں اکٹھے ہی کھڑے ہوئے اور وفا سے سوری کہتے ہوئے اپنی کلاس میں چلی گئی کیونکہ اسے دیر ہو رہی تھی پیچھے وہ کتنی دیر تک اس دروازے کو دیکھتا رہا جہاں سے وہ اندر گئی تھی۔۔۔

اسے اپنی زندگی کا حاصل مل چکا تھا اب بس اسے حاصل کرنا باقی تھا۔۔۔

کیا وہ اس کا ساتھ قبول کر لے گی اس کے دل نے سوچا۔۔۔۔

اگر نہ بھی کرے گی تو تب بھی وہ اسے حاصل کر کے ہی رہے گا اس کے دماغ نے فوراً دلیل دی۔۔۔

مگر اس دلیل پر دل کر لایا کبھی زبردستی بھی رشتہ ہوا کرتے ہیں۔۔۔۔

اب دل اور دماغ کی جنگ میں جیت کس کی ہونی تھی یہ تو وقت کے ساتھ ہی پتہ چلنا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وقت گزر تا گیا وفا کی مومن سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ جانے انجانے میں وہ ایک دوسرے کے کافی قریب آچکے تھے لیکن ابھی تک کسی نے بھی ایک دوسرے کو فون یا میسج نہیں کیا تھا ملاقات بھی سرسری ہوتی نہ ہی وہ اس بارے میں بات کرتے کہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں مومن کئی دفعہ اسے آزما چکا تھا۔ جب کبھی وہ دوستوں میں بیٹھتا تو وہ پاس سے ایسے گزر جاتی جیسے جانتی ہی نہ ہو۔ اس کی یہی ادا مومن کو متاثر کرتی تھی۔ وہ کب چاہتا تھا کہ اسکی ملکیت کو کوئی اور بھی دیکھے۔۔

دوسری طرف اسفند بھی وفا کو وقتاً فوقتاً میسج کرتا رہتا کبھی وہ پریشان ہوتی تو اسفند کا مسج خود بخود آ جاتا جس پر وہ بھی کبھی کبھار حیران ہوتی کہ اسکو کیسے پتا چل جاتا تھا کہ اس وقت وہ مصیبت میں ہے۔۔۔ اس کے مشوروں پر چل کر آج تک وفا کو مدد ہی ملی تھی۔۔۔

گل میں کچھ دنوں کے لیے لندن جا رہا ہوں۔ مومن نے وفا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ وفا کو گل لالہ کے نام سے ہی جانتا تھا۔ وہ اب تک اس کے اصل نام سے ناواقف تھا اور نہ ہی وفانے اسے بتایا تھا کیونکہ وفا کو مومن کے منہ سے گل کہنا ہی پسند تھا۔۔۔ مگر کیوں۔۔۔ وفانے بے چینی سے پوچھا پاپا کا بزنس دیکھنے۔۔۔ مومن نے اسے جواب دیا کیا جانا ام سے بھی زیادہ ضروری ہے۔۔۔ اسنے آنکھوں میں آنسو لیے کہا تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گل تم ایسے کرو گی تو کیسے چلے گا تمہیں ایک سردار کی بیوی بننا ہے۔ اسکے لیے تمہیں مضبوط ہونا ہو گا اپنے احساسات پر بند باندھنا ہو گا۔ تبھی جا کر تم اپنی محبت حاصل کر سکو گی۔ اسنے وفا کی چادر کا پلو اسکی پیشانی تک کرتے ہوئے کہا اور اسکی چادر پر بوسہ دیا۔ اب جتنی جلدی ہو سکے مجھے الوداع کہو اور اب تمہاری آنکھوں میں مجھے آنسو نظر نہ آئیں ورنہ مجھے یہ وہاں بھی بے سکون کرتے رہیں گے۔

مگر وفا سے یہ نہ کہ سکی کے محبت میں جزبات پر بند نہیں باندھا جاتا کیونکہ یہ تو بڑی بے پرواہ ہوتی ہے۔ اسکی بات سن کر گل لالہ نے سر ہلایا اور اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

اور اسے مسکراتے ہوئے خدا حافظ کہا۔۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اسکی آنکھوں سے او جھل ہو گیا پیچھے وہ اسکی خوشبو کے حصار میں ہی خود کو مکمل محسوس کرنے لگی تھی۔ مگر کب تک۔۔۔

کیا تمہارا کوئی رشتہ آیا تھا۔۔۔

اسفند کے مسج پر وفانے اچنبھے سے فون کو گھورا۔۔۔

ہاں مگر تم کو کیسے پتا کہ امار رشتہ آیا تھا۔۔۔ وفانے مشکوک ہوتے اے مسج کیا۔۔۔

کچھ نہیں بس ویسے ہی۔۔۔

کچھ دیر بعد بھابی نے بھی اسے رشتے کے متعلق بتایا تھا جسے سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی اسنے کچھ وقت مانگا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کیسے مومن کی جگہ کسی اور کو دے سکتی تھی کبھی نہیں وہ ایسا کر ہی نہیں سکتی تھی۔ یہ تو دھوکہ ہوتا مومن سے بھی اور اسکے شریک حیات سے بھی۔

وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی جب اچانک اسے اسفند کی بات یاد آئی۔۔۔ کہیں یہ اسفند۔۔۔ او ماڑا۔۔۔ یہ کیا ہو گیا۔۔۔ جیسے جیسے وہ سوچتی جا رہی تھی۔ کڑی سے کڑی ملتی گئی۔۔۔

اسفند کا گاؤں میں ملنا۔ اسے دیارِ غیر میں بچانا۔ اسکی ہر جگہ مدد کرنا۔ اسکی آنکھوں میں وہ بے نام لا محدود جزبہ یعنی محبت تھا۔۔۔

اففف وہ کیوں نا سمجھ سکی۔۔۔

یہ تو بوقت غلط ہو گئی اب ام کیا کرے۔ ام اسکو کیسے بتائے گا۔ کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ وہ تو بوقت پہلے ہی کسی اور کو دل دے چکا ہے۔۔۔

وفا کی آنکھوں سے اسفند کے لیے آنسو نکلنے لگے تھے۔۔۔

اسنے بارہا اسفند سے پوچھا تھا کہ وہ کس لڑکی سے محبت کرتا ہے مگر وہ ہر بار یہ کہ کر ٹال دیتا کہ جب تک وہ لڑکی خود اسکی بے لوث محبت کو نہیں پہچانے گی تب تک وہ خود سے کبھی اظہار نہیں کرے گا۔ اور وفا اسکی بے تحاشہ محبت دیکھ کر رشک کرتی تھی اس لڑکی پر اور اسکا بھی دل کرتا کہ مومن بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتا ہو جتنی اسفند اس لڑکی سے کرتا ہے۔ مگر اب آگاہی وفا کا دل چیر رہی تھی۔۔۔ اسے کیسے بھی کر کے اسفند کو سچائی بتانی تھی جو تلخ تھی اور ازیت بھری بھی۔۔۔

اسفند ام کو تم سے ملنا ہے کل یونی گراؤنڈ میں 11 بجے۔ اسنے کانپتے ہاتھوں سے میسج لکھ کر اسفند کے نمبر پر سینڈ کیا اور بے دم ہوتے بیڈ پر گری۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفند نے اسکا میسج صبح پڑھا تھا اور تب سے وہ بے چین تھا۔ اب بس بہت ہوا میں اب اور یہ بات اپنے تک نہیں رکھ سکتا۔ میں وفا کو اپنی محبت سے آج ہی آگاہ کروں گا۔ اسنے آنکھوں میں محبت کے جگنو لیے سوچا اور تیار ہو کر یونی کے لیے نکل پڑا اس بات سے بے خبر کے اسکا دل کتنی بری طرح ٹوٹنے والا ہے۔۔۔۔

وفا کو گراؤنڈ میں درخت کے نیچے بیٹھا دیکھ وہ فوراً اس تک پہنچا۔۔۔
سلام پٹھانی صاحبہ کیسی ہیں۔۔۔
اسنے شوخ ہوتے کہا۔۔۔
جسکے جواب میں وہ مسکرا بھی ناسکی۔۔
کیا اسکے جواب کے بعد وہ اس چہرے کو ایسے ہی چہکتا دیکھ سکے گی۔۔۔ دل نے نفی کی تھی۔۔۔
اسفند ام کو تم سے ضروری بات کرنا ہے۔۔۔
مجھے بھی۔۔۔ اسفند نے بے تابی سے کہا۔ وفا خوب سمجھ گئی کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔۔۔
مگر شاید امارا اس بات کے بعد تم وہ بات بھول جائے۔۔۔
کچھ تو تھا اسکے لہجے میں جو اسفند چونکا۔۔۔
کیا بات ہے وفا کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ۔۔۔
اسنے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ تم تھے نہ جس نے امارے گھر رشتہ بھیجا۔۔۔

او۔۔۔ اس نے جیسے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے اسے شرارت سے سر جھکا کر ہاتھ پاکٹ میں ڈال کر ایک پاؤں سے زمین کھرچتے پوچھا۔۔۔

ام کسی سے پیار کرتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفانے کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا اسکی بات اسفند کے سر پر سے گزر گئی۔۔۔
کیا مطلب۔۔۔

مطلب یہ کہ ام مومن سے پیار کرتا ہے۔۔۔

وفانے اسکے سر پر دھماکہ کیا۔۔۔

مومن یعنی۔۔۔ میرا۔۔۔ کزن۔۔۔ مومن۔۔۔

اسکے الفاظ جیسے ٹوٹ ٹوٹ کر نکلے جیسے اس وقت وہ خود ٹوٹا تھا۔۔۔

اسفند اماری بات۔۔۔

نہیں پلیر وفا مجھے سمجھنے تو دو وہ محبت جو میں تمہاری آنکھوں میں دیکھتا تھا وہ میرے لیے نہیں بلکہ میرے کزن
مومن کے لیے تھی۔۔۔

اسنے گھٹنوں کے بل گرتے ہوئے کہا۔۔۔ آنسو مسلسل اسکی آنکھوں سے بہتے اپنی قیمت کھورہے تھے۔۔۔

وفا بھی اسکے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ام کو معاف کر دو ام یہ سب نہیں چاہتا تھا۔۔۔ وفانے ہچکیوں کے بیچ روتے کہا۔۔۔

ایک منٹ وفا مجھے یقین تو کر لینے دو کہ وہ محبت تو میری تھی ہی نہیں جسے میں اپنا عشق سمجھ بیٹھا تھا۔۔۔

اسکا زخموں سے چور لہجہ وفا کو بری طرح رلا گیا۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اٹھا۔۔۔

کہاں جا رہی ہے تم۔۔۔

وفانے اسکی حالت کے پیش نظر فوراً پوچھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے اپنی سرخ بہتی آنکھوں سے وفا کو دیکھا جیسے آخری بار اپنی محبت کو نظروں میں اتار رہا ہو۔ چاہے پھر موقع ملے نہ ملے۔۔۔

تم میرے جگر جیسے بھائی کی محبت ہو۔۔۔ جسے اسنے خود بھی مجھ پر عیاں نہ کیا۔۔ تو میں کیسے اسکی محبت اس سے چھین سکتا ہوں۔

اب سے تم میرے لیے معتبر اور احترام کے قابل ہو۔۔۔

اسفند کی آواز میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھیں۔۔ جو وفا کے دل کو اندر تک لہو لہان کر گئی تھیں۔۔۔
اسفند۔۔۔ اسکے منہ سے فوراً اسکا نام نکلا۔۔۔

یوں میرا نام نہ لو کہیں میرا دم نہ نکل جائے اور محبوب کی آنکھوں کے سامنے جان نکلنے کا شرف شاید مجھے بخشا نہیں گیا۔۔۔

جا کہاں رہی ہے تم بتا کہ تو جاؤ۔۔۔

وہ اسکے پیچھے لپکتی تڑپ کر بولی۔۔۔

وہاں ہی جہاں اپنی محبت کو قتل کر کے اپنے ہاتھوں دفنا سکوں۔۔۔

اسفی۔۔۔ وفا کے منہ سے روتے ہوئے نکلا۔۔۔

کتنی چاہ تھی اسے یہ نام وفا کے منہ سے سننے کی اور پوری بھی کب ہوئی جب وہ کسی اور کی ہو چکی تھی۔۔۔

اسنے پلٹ کر وفا کو دیکھا جو خود بھی اسکے غم میں شریک اسکی طرح ہی رو رہی تھی۔۔۔

محبت نہ سہی مگر اسفند سے وفا کا دل کا رشتہ تھا جسے وہ جھٹلا نہیں سکتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تم میرے بھائی کی پسند ناہوتی تو خدا قسم تمہیں چرا کر اتنی دور لے جاتا جہاں کسی کی رسائی ممکن ناہوتی اور ایسا کرنے سے مجھے تم بھی نہ روک پاتی۔۔۔

وہ آخری بار مڑ کر اسے دل میں اتار کر بس کرب سے اتنا ہی بولا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

کیونکہ اب آنسو اسکی آنکھوں کو دھندلا کر رہے تھے اور دل پھٹ رہا تھا

لگ رہا تھا جیسے ابھی جان نکل جائے گی۔ اسلیے سب چھوڑ اپنی محبت کو زندہ دفنانے چلا گیا جسکے لیے بہت جگہ چاہیے تھا۔ جانے انجانے میں وہ مومن کے لیے بہت بڑی قربانی دے چکا تھا۔ اپنی محبت کو زندہ قربان کر چکا تھا پیچھے وفا بھی اسکے دکھ پر رو پڑی مگر وہ یہ جان نہیں پائی کہ اسے ٹوٹے دیکھ تکلیف اسکے دل میں کیوں ہو رہی تھی۔ سانس اسے کیوں نہیں آرہی تھی۔۔۔

ایک ہفتہ بیت چکا تھا اسے اسفندیار کو دیکھے نہ ہی اسے آنا تھا اور نہ ہی وہ آیا۔

وفا اسے ایک دفعہ دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ ٹھیک بھی ہے کہ نہیں لیکن اس نے تو اس کے میسجز تک کا بھی رپلائی نہیں کیا تھا۔۔۔ اس کے دوستوں کا کہنا تھا کہ وہ ایک ہفتے سے یونیورسٹی نہیں آرہا سبھی اس کے لیے پریشان تھے۔۔۔

یا اللہ کیا ام نے اس کے ساتھ کچھ غلط کر دیا کیا۔۔۔ ام کیا کرتا اللہ اس دل میں تو پہلے ہی مومن بسا ہے پھر اسفند کو جگہ کیسے دیتا۔۔۔ تو یہی بتا کے ام کہاں غلط ہے۔ کیا ام نے مومن کی محبت چن کر غلط کیا کیا۔۔۔

وفا اللہ کے سامنے گڑ گڑا رہی تھی۔۔۔

جب سے اس نے اسفند کا دل توڑا تھا اسے کسی پل چین نصیب نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج یونیورسٹی میں سینئر کی فیرویل پارٹی تھی اسفندیار اور مومن کی بھی آج آخری پارٹی تھی مگر مومن کسی کام میں بڑی ہونے کی وجہ سے یونیورسٹی نہیں آیا تھا اور نہ ہی اسفندیار کو کسی نے دیکھا تھا۔۔۔

یونیورسٹی میں بھانت بھانت کے لوگوں کا ہجوم لگا ہوا تھا ہر کوئی یہاں وہاں نک سک سے تیار ہو کر پھر رہا تھا۔۔۔

کئی جگہ تو لڑکیاں اور لڑکے ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈالے گھوم رہے تھے۔۔۔ ایسے میں وفا عیشل کے ساتھ اس پارٹی میں آئی خود کو بہت ان کفر ٹیبل فیل کر رہی تھی۔۔۔

ان کا بھی لاسٹ ایئر ہو چکا تھا وہ صرف اپنا سرٹیفکیٹ لینے آئی تھیں لیکن ان کی پریکٹس ابھی ایک سال کی باقی تھی۔۔۔

اگر سرٹیفکیٹ نہ لینا ہوتا یا اسفند سے ملنے کی آخری امید نہ ہوتی تو وہ کبھی نہ آتی۔۔۔

پورے ہجوم میں بس وہی تھی جو چادر میں لپیٹی تھی۔۔۔

انہیں سرٹیفکیٹ مل چکا تھا۔ انہوں نے ہر جگہ دیکھ لیا تھا مگر اسفند وہاں کہیں نہیں تھا۔ اب وہ تھک ہار کر واپس جانے لگیں تھیں کہ ایک دم میوزک بدلہ اور کسی انڈین نے بلیو ہے پانی پانی لگا دیا۔ جس پر سب ناچنے لگے۔ اس سب کے دوران دھکم پیل میں عیشل کا ہاتھ وفا کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

وفا اور عیشل ایک دوسرے کو پکارتیں ایک دوسرے کے پاس پہنچنے کی کوشش کرنے لگیں مگر رش کی وجہ سے ایک دوسرے کے پاس پہنچ نہیں پارہی تھیں۔۔۔ جوں ہی دو تین لڑکے وفا کے پاس آتے اسے ڈانس کی آفر

Posted On Kitab Nagri

کرنے لگے تو وہ قدم ہٹاتی پیچھے ہونے لگی یہاں تک کہ وہ سویمنگ پول کے پاس پہنچ گئی جس کی گہرائی آٹھ فیٹ تھی۔۔۔۔

اچانک وہ ایک لڑکی سے ٹکرائی جس نے اسے گھور کر دیکھا اور دھیرے دھیرے اس کے طرف بڑھنے لگی۔۔۔

جی ہاں وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ روزی تھی۔۔۔

تو وہ تم ہو جس کی خاطر اس مومن نے مجھے انکار کیا۔۔۔ روزی نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے کہا تو وہ ایک قدم پیچھے ہوئی اور حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

تمہاری خاطر اس نے مجھے ٹھکرایا۔ ہے کیا تم میں، تمہارے اس سوکالڈ تمبو میں۔۔۔۔

روزی نے حقارت سے اس کو دیکھتے اس پر چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایک دم میوزک بند ہوا اور سب انکی طرف متوجہ ہو گئے اور تماشہ دیکھنے لگے۔۔۔۔

لسٹن۔۔۔ وفانے اسے بعض رکھنا چاہا مگر وہ پھر بد تمیزی پر اتر آئی۔۔۔۔

اور اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر اسے پیچھے دھکیلنے لگی۔۔۔۔

مومن صرف میرا ہے صرف روزی کا میں اسے کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی کبھی نہیں۔ چاہے اس کے لیے مجھے تمہاری جان ہی کیوں نالینی پڑے۔۔۔

اسکی آنکھوں میں سفاکیت، نفرت اور جنون دیکھ وہ ٹھٹکی۔۔۔

خود کو سارے مجمع کا مرکز بنا دیکھ اس کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ آخر کار وہ مومن کی محبت کی وجہ سے زلیل ہو ہی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

....listen to me

وفانے اسے سمجھانے کی ناکام سے کوشش کی۔۔۔

روزی نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اس سے ایک قدم کے فاصلے پر پول کو۔۔۔

کچھ سوچ کے اس کے چہرے پر شاطر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

وہ آگے بڑھی اور دونوں ہاتھ وفا کے کندھے پر جمائے۔۔۔

مومن کو میں صرف ایک ہی صورت پاسکتی ہوں اگر ہم میں تم باقی نارہو اسنے کسی خبیثی عورت کی طرح وفا کو کہا

اور اس کو کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر پول میں پھینک دیا۔۔۔۔

"چھڑااااپ" کی آواز سے پانی میں ارتعاش پیدا ہوا۔۔۔ اور وفا اس کے اندر ڈوبتی چلی گئی۔۔۔۔

"لالہ رخ" عیشیل ایک چیخ کے ساتھ پول کی طرف لپکی اور اسے آوازیں دینے لگی۔۔۔۔

وفانے بہت ہاتھ پیر مارے۔۔۔ پانی اسی ناک، کان، گلے میں گھستا چلا جا رہا تھا۔ اسکی سانسیں اٹک رہی

تھیں۔۔۔۔

ٹھنڈے تخی پانی نے اس کے ہاتھ، پاؤں جمادیے تھے یہاں تک کہ اس کے ہاتھ پاؤں ساکت ہونے لگے اسکی چادر

اس سے جدا ہو کر پول کی سطح پر آگئی۔۔۔۔

عیشیل وفا کی چادر دیکھ ڈر کے مارے بری طرح چلانے لگی۔۔۔۔

...somebody help

Posted On Kitab Nagri

کوئی تو مدد کرو اسے تیرا نہیں آتا عیشیل نے سسکتے ہوئے پورے مجمع سے فریاد کی مگر سارے کان بند کیے بس
تماشہ انجوائے کر رہے تھے۔ روزی کے خلاف جانے کی ان میں ہمت کہاں تھی۔ بس روزی ہی تھی جس کے
چہرے پر قارون کے خزانے کو پالینے جیسی چمک تھی۔۔۔۔

عیشیل پھر وفا کو آوازیں دینے لگی۔۔۔۔

"رخ"۔۔۔

وفا کی سانسیں اب تھمنے لگیں تھیں۔ ایک شدید درد کی لہر اسکے جسم میں پھیل گئی تھی۔ اسکی آنکھیں بھاری
ہونے لگیں تھیں۔ آنکھیں بند ہونے سے پہلے دو مہربان ہاتھوں کو اسنے خود کو اسکی باہوں میں سمیٹتے دیکھا تھا اور
پھر اسکا دماغ بالکل معاف ہو گیا اور ذہن پر تاریکی چھا گئی پھر اسے کچھ یاد نہ رہا۔۔۔۔۔

اسفندیار جس نے وفا کو نہ دیکھنے کا عہد کیا تھا دل کے ہاتھوں مجبور ہوتا وہ پارٹی میں وفا کو آخری بار دیکھنے کھنچا چلا
آیا تھا۔۔۔

اور پھر اسے سمیر اپنے ایک خاص دوست سے بھی پتا چلا تھا کہ وفا اسکا پوچھنے یہاں آئی تھی تو یہ بات سن کر وہ
اس کو دیکھنے کے لیے پہلے سے زیادہ بے چین ہوا تھا۔

سمیر اسکی بے چینی اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔ وہ اسفندیار کی محبت سے اچھی طرح واقف تھا اور اسکے لیے اسے دلی
دکھ تھا۔ کیونکہ وہ خود گواہ تھا اسکے عشق کا اسکی بے لوث محبت کا۔ اسکے بس میں ہوتا تو وہ اسکی محبت کو سب سے
چھین لاتا مگر مقابل بھی مومن انکا سب سے اچھا دوست تھا۔ بس یہیں آکر انکے ہاتھ بندھ جاتے۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی بھی اسفند وفا کو آخری دفعہ دیکھنے لپکا تھا جب اسنے ایک جگہ رش لگا تھا۔ وہ وہاں سے ایسے ہی گزر جاتا مگر عیشل کی آواز نے اسے حیرت میں ڈال دیا جو سب سے مدد مانگ رہی تھی۔ ہونا ہو وہ عیشل کی ہی آواز تھی۔

عیشل نے سب کی سفاکی پر آخری امید بھی کھودی تھی۔ جب بھیڑ کو چیرتا ہوا ایک نوجوان بلیک ٹیکسیڈو میں بغیر کسی کو دیکھے بھاگتے ہوئے آیا اور اپنا کوٹ اتار کر پھینکتے ہوئے پانی میں چھلانگ لگا گیا۔

اس آدمی کے آنے کی امید تو اس وقت کسی نے نہیں کی تھی۔

عیشل نے بھی اس نوجوان کی پشت ہی دیکھی تھی مگر دل ہی دل میں اسکو دعائیں دینے لگی جو اسکی دوست کی زندگی بچانے پانی میں کودا تھا۔۔۔

اور پھر جب وہ اسکی بے ہوش دوست سمیت پانی سے نکلا تو اس نوجوان کی شکل دیکھ عیشل بھی حیران رہ گئی۔۔۔

تم۔۔۔ اسکے منہ سے بس یہی نکلا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسفند نے جب عیشل کی آواز سنی تو وہ بھیڑ کو چیرتے ہوئے آگے بڑھا اس نے ایک نظر عیشل کو دیکھا اور اس کے آس پاس وفا کو ڈھونڈنے کے لئے نظر دوڑائی مگر اسے وفا کہیں نظر نہ آئی پول کے سطح پر لہراتی چادر کو دیکھ کر اس کا دل مٹھی میں آگیا تھا اسے لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ وہ چادر کس کی ہے اس کی جان سے عزیز ہستی اس وقت پانی کی گہرائیوں میں تھی اس نے بغیر کچھ سوچے سمجھے آؤ دیکھا نہ تاؤ اپنا کوٹ اتار کر پھینکا اور پانی میں چھلانگ لگا گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جیسے ہی پانی میں گیا ٹھنڈے پانی نے اس کے اعصاب سے جھنجھوڑ دیے تھے۔۔۔
اسے کچھ لمحے لگے تھے پانی میں دیکھنے میں لیکن جب اس نے وفا کو نیچے زمین سے لگتے دیکھا تو وہ تیر کی تیزی سے
تیرتا ہوا اس تک جا پہنچا تھا۔۔۔

اس کے بے جان ہوتے وجود کو دیکھ کے اسفند کو اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔
اس نے وفا کو جھنجھوڑا اس کا منہ تھپتھپایا مگر اس کے بے جان وجود میں ذرا سی بھی جنبش نہ ہوئی۔۔۔
وہ جتنا جلدی ہو سکا تھا اسے پانی سے لے کر نکلا تھا۔۔۔

اس کے ایک جھٹکے سے نکلنے پر وفا کے گیلے لمبے بالوں کی آبشار جھٹکے سے اس کے منہ پر لگی تھی وہ ایک پل کے
لئے میسرانز ہوا مگر وہ پل صرف ایک پل ہی تھا کیونکہ یہ منظر نہ صرف اس نے بلکہ وہاں موجود ہر ایک نامحرم
نے دیکھا تھا۔ یہ بات اسے طیش دلا گئی۔۔۔

وہ جس نے کبھی اپنے بالوں کی نمائش نہیں کی تھی ہمیشہ خود کو ڈھک کر رکھا تھا آج کیسے وہ سب نامحرموں کے
سامنے سرعام ہو گئی تھی یہی بات اس کی دل میں تکلیف کا باعث بن رہی تھی وہ فوراً اسے وفا کو پانی سے باہر لے
کر نکلا اور اسے باہر زمین پر لٹایا۔ اور کسی کے بھی دیکھنے سے پہلے اسے اپنے کوٹ سے ڈھکا۔۔۔

عیشل۔۔۔ اسنے اشارے سے عیشل کو پکارا اس کی نظروں کا مطلب سمجھ کر عیشل فوراً آگے آئی اور اپنے دونوں
ہاتھوں کا دباؤ وفا کے سینے پر ڈالتے ہوئے اس کی سانس لینے میں مدد کرنے لگی اس کے دونوں ہاتھوں کا دباؤ جب
وفا کے سینے پر پڑتا تو تھوڑا سا پانی اس کے منہ سے نکل کر باہر گرتا۔۔۔

اسفند نے آؤ دیکھانہ تاؤ سیدھا روزی کی گردن دبوچتے ہوئے اسے پلر کے ساتھ لگایا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمت کیسے کی، ہمت کیسے کی اسے چھونے کی" اسفند ایک دم اس پر دھاڑا تو اسکی جان حلق میں اٹک گئی۔
ششدر رہا تو باقی سب بھی تھے کیونکہ آج تک کسی نے بھی اسفند کا یہ ہارش روپ نہیں دیکھا تھا وہ تو بڑا پولائیٹ سا
ٹھنڈی نیچر کا بند تھا پھر آج اسے یوں اچانک کیا ہو گیا۔۔۔
میرا گلا۔۔۔ روزی نے لال ہوتے منہ سے اٹک اٹک کر کہا۔۔۔ ساتھ اپنے ہاتھوں سے اسکے ہاتھ ہٹانے کی
کوشش جاری رکھی۔۔۔
"اگر اسے کچھ بھی ہوا تو اگلی سانس میں تمہیں لینے نہیں دوں گا" اسنے ایک ایک لفظ چباتے روزی کو خون رنگ
آنکھوں سے دیکھتے کہا۔۔۔
تو روزی کی سانسیں تنگ ہونے لگیں۔۔۔
گلے پر ابھی بھی اسفند کی فولادی گرفت تھی۔۔۔
اسفند جلدی کروا سے ہسپتال لے کر چلو۔۔۔
"دعا کرو وہ بچ جائے کیونکہ اسکی سانسوں سے اب تمہاری سانسیں جڑی ہیں۔ اگر دنیا کے کسی بھی کونے میں تم
چھپ بھی گئی تو تمہیں زندہ زمین میں گاڑنے میں مجھے وقت نہیں لگے گا۔۔۔
اسنے ایک ہی جھٹکے میں روزی کو پھینکا جو سیدھا کھانستی ہوئی پلر سے جا لگی پسلی اور سر میں اتنی زور کی چوٹ آئی
کہ اسے لگا وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔
اسفند بغیر وقت ضائع کیے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر باہر کی طرف بھاگا تھا جو بھی تھا اسے وفا کی زندگی سب
سے عزیز تھی

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں ڈاکٹر کے باہر آنے کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔۔۔
اسفند کی سانسیں الگ اٹکیں تھیں۔۔۔
کہنا آسان تھا کہ اس نے اپنی محبت و فنادی مگر اپنے عشق کا کیا کرتا
اپنے دل کا کیا کرتا جو وفا کی طرف بار بار چلا جاتا تھا۔ وہ تو ایک ہفتہ بمشکل گزار پایا تھا اسے دیکھے بغیر
زندگی کیسے گزار پاتا۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

اور اب وہ ملی بھی تو کس حالت میں تھی
ڈاکٹر کے باہر آنے پر وہ انکی طرف لپکا۔۔۔
ڈاکٹر۔۔۔ وہ۔۔۔

"یس شی از فائن ناؤ"

ڈاکٹر کے الفاظ اسکے سلگتے دل پر ٹھنڈی پھوار کی طرح پڑے تھے۔۔

وہ دونوں جلدی سے اندر گئے

جہاں وفا نقاہت زدہ سی لیٹی تھی جبکہ اسکے ایک ہاتھ میں ڈرپ لگی تھی۔ اسکی یہ حالت دیکھ اسفند کو اپنے دل میں
سوئیاں چبھتی محسوس ہوئیں تھیں۔۔

"رخ کیسی ہو میری جان" عیشیل نے بے تابی سے پوچھا جبکہ اسنے اسکے جواب میں ایک نظر اسفند کو دیکھا جسکی

بے چینی اور بے تابیاں اسکی آنکھوں سے عیاں ہو رہی تھیں۔۔۔
www.kitabnagri.com

"ام ٹھیک ہے اب"

"ام کو تم نے پچایا نہ" وفانے عیشیل کو جواب دیتے اسفند سے پوچھا۔۔۔

ایک دوست کو دوست نہیں بچائے گا تو کون بچائے گا اور ویسے بھی میں ابھی دھرتی کا بوجھ کم نہیں کرنا چاہتا

تھا۔۔۔

اسنے جلد ہی اپنے اوپر شوخی کا خول چڑھاتے شرارت سے وفا کو کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا سکی بات سن کر مسکرا دی۔۔۔

اوڑا کہاں کہاں نہیں ام نے تم کو ڈھونڈی اور اب تم ام کو ملی ہے۔۔۔۔

وفا کی بشاشت اسے دیکھ لوٹ آئی تھی۔ اسے اپنا دوست جو مل گیا تھا۔۔۔

لیکن میں اور مومن کل واپس جا رہے ہیں اسنے اپنا دکھ چھپاتے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

مگر کیوں ام یہاں ایک سال کیسے رہے گا۔۔۔ وفا کی آنکھیں جھٹ آنسوؤں سے بھری تھیں۔۔۔ جسے دیکھ

اسفند بے چین ہوا۔۔۔

ایسی بھی بات نہیں ہم رابطے میں رہیں گے نا تم ٹینشن مت لو میں ملنے آتا جاتا رہوں گا۔۔۔

مگر وفا کی اداسی کم نا ہوئی۔۔۔

"ام کیسے یقین کر لے تم آئے گی آخر تم بھی تو مومن کی دوست ہے جب اسکو وقت نہیں ملے گی تو تمہیں کیسے

ملے گی"

وفانے ناک پھلاتے کہا۔۔۔

اسفند اسکی معصومیت پر جی جان سے فدا ہوا۔۔۔

وہ ایک سردار کا بیٹا ہے جبکہ میں ٹھہراویلا۔۔۔

تم جب مجھے یاد کرو گی ملکہ کا غلام حاضر ہو جائے گا اسنے اٹھ کر وفا کہ آگے ایک ادا سے جھکتے کہا تو وہاں تینوں کے

قہقہے گونج گئے۔ اس بات سے انجان کے شاید یہ انکے ساتھ آخری حسین لمحے تھے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا کو جب خبر ملی کہ وہ پھپھو بن گئی ہے تو اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا۔ اوماڑا ام کیسے اتنی دیر نکالے گا اسے دیکھے بغیر امارا پیار اساکچھوٹو۔۔۔ وفا کابس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کے اپنے بھتیجے شہرام سے ملنے چلی جاتی مگر ابھی اسکی پریکٹس رہتی تھی۔ جسکے باعث وہ ویڈیو کال سے ہی دل بہلاتی۔۔۔

مومن اکثر لالہ رخ سے فون پر بات کرتا۔۔۔

آج پتا نہیں کیا سو جھی کہ وہ وفا سے پوچھ بیٹھا۔۔۔

رخ تمہیں مجھ سے محبت کیوں ہوئی۔۔۔

اسکے سوال پر وفا کچھ دیر چپ ہو گئی۔۔۔

کیا ہوا چپ کیوں ہو گئی۔۔۔ مومن کے پوچھنے پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔

ام نے تم سے محبت تمہارا عورت کے لیے عزت و احترام دیکھ کر کیا ہے۔۔۔ جب تم غیر عورت کو اتنا عزت دیتا

ہے تو ام کو کتنا عزت دے گا یہی سوچ ام کو تم سے زیادہ سے زیادہ محبت کرواتا ہے۔۔۔

بس یہی وجہ تھی۔۔۔ مومن حیران ہوا۔۔۔

ہاں۔۔۔

ٹھیک ہے اور تم نے اپنی اردو پر دھیان دیا کہ نہیں جب تک تم اپنی اردو ٹھیک نہیں کرو گی تو تم آگے کیسے بڑھو گی۔۔۔

مومن نے اس سے کہا

ام بہت کوشش کرتا ہے مگر ام سے نہیں ہوتا ام کیا کرے کہاں جائے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو رخ ہمیں کبھی بھی کسی کو کوئی موقع نہیں دینا چاہیے کہ وہ ہمیں کسی مقام پر ہر اسکے۔ اگر دشمن ہماری کمزوری جان جائے تو وہ ہمیں آسانی سے ہر اسکتا ہے جب اس کے پاس ہماری کوئی کمزوری ہی نہیں ہوگی تو وہ ہمیں ہر اے گا کیسے اپنی ہر کمزوری کو اپنی طاقت بنالو۔۔۔

رات دیر تک اس کی مومن سے بات ہوتی رہی تھی جوں ہی مومن کی کال بند ہوئی۔ اسفند کی کال آنا شروع ہو گئی جسے وفانے فوراً اٹینڈ کیا تھا۔۔۔

او ماڑا کیسی ہے تم۔۔۔

وفا پر جوش لہجے میں بولی تو اسفند نے اتنے دنوں بعد اس کی آواز سن کر اپنے دل کو پر سکون ہوتا محسوس کیا۔۔۔۔

میں تو ٹھیک ہوں تم بتاؤ تم کہاں بڑی تھی۔ وہ مومن کی کال آگیا تھا۔ وہ ام کو کہہ رہا تھی کہ ہم کو اپنی اردو ٹھیک کر لینا چاہیے ورنہ ام کو مقابل کبھی بھی ہر اسکتا ہے۔۔۔

اسفند کو مومن کی یہ بات بہت بری لگی۔۔۔۔
ایسی کوئی بات نہیں وفاتم جیسی ہو ویسی ہی ٹھیک ہو ہمیں کبھی بھی کسی کے کہنے پر اپنی شخصیت نہیں بدلنی چاہیے جو شخص آپ کو پیار کرتا ہے وہ آپ کو آپ کی خامیوں سمیت اپناتا ہے۔ تم خود اتنی مضبوط بن جاؤ کہ کسی کو تم پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے۔۔۔۔

اسفند یار کی باتوں نے وفا کے دل پر اثر کیا تھا کچھ دیر بات چیت کے بعد کال بند ہو گئی اور وہ ان دونوں کے مشورے کو سوچنے لگی کہ کون صحیح تھا اور کون غلط....

Posted On Kitab Nagri

مومن اور اسفند کی ایک پھپھو تھیں جو اپنے بیٹے قاسم کے ساتھ ابراڈر ہتی تھیں مگر اب ایک ہفتے سے ان کی حویلی میں مقیم تھیں۔ ان کا بیٹا قاسم بہت ہی عیاش طبیعت کا مالک تھا جو دیار غیر میں رنگینیوں میں کھو کر اپنا اصل بھول چکا تھا۔۔۔

مگر اسکی حقیقت سے سب حویلی والے انجان تھے اور یہ بے خبری کیا رنگ لانے والی تھی یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا میرا یقین کرو میں نے کہا نہ میں نے کچھ نہیں کیا زریاب چلا رہا تھا مگر کوئی بھی اس کی بات کا یقین نہیں کر رہا تھا۔۔۔

سحر اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی جو اس کی کوئی بھی مدد نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔

زریاب مجھے آپ پر پورا یقین ہے میں جانتی ہوں آپ نے کچھ نہیں کیا زریاب زریاب۔۔۔

رات کے پہر سحر کی چیخیں سن کر زریاب نے فوراً ساڈلیمپ آن کیا اور سحر کو اٹھانے لگا "سحر کیا ہوا اٹھو"۔۔۔

www.kitabnagri.com

زریاب کے اٹھانے پر وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔

اور خواب سمجھ کر شکر کا سانس لیا۔۔۔

زریاب اپ ٹھیک ہیں آپ کو پتا ہے میں کتنا ڈر گئی تھی۔ یہ سوچ ہی اتنی جان لیوا تھی کہ اسکا زریاب اس سے دور ہو رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں ٹھیک ہوں سحر مجھے کچھ نہیں ہوا اسنے ایک نظر بے بی کاٹ میں لیٹے اپنے بیٹے شہرام کی طرف دیکھتے
کہا۔۔۔

تو سحر کا دل پر سکون ہوا مگر کب تک اسکے دل میں انجانا سا ڈر بیٹھ گیا تھا مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ یہی ڈر
اسکے سامنے حقیقت بن کر آکھڑا ہو گا اور وہ کچھ نہیں کر پائے گی۔۔

اسفندیار اور مومن کو گئے چھ ماہ بیت چکے تھے۔ وقت بہت تیزی سے گزرا تھا۔ وفا مومن کی کچھ دیر پہلے آنے
والی کال کے بابت سوچ رہی تھی۔ مومن بضد تھا کہ وہ اسے گھر والوں کے بارے میں بتائے تاکہ وہ رشتہ لے جا
سکے مگر حیا ٹال مٹول سے کام لے رہی تھی کیونکہ وہ اپنی پریکٹس کمپلیٹ کرنا چاہتی تھی۔ ان دونوں کی دوری
نے انہیں مزید نزدیک کر دیا تھا۔ اب مومن کا اسکے بغیر گزارنا ممکن تھا تبھی وہ وفا سے اپنی بات منوانے کی
کوشش کر رہا تھا۔ مگر وفا بضد تھی جسکی وجہ سے وہ خاموش ہو جاتا۔ وہ پتا نہیں کتنی دیر اور انہیں سوچوں میں
ڈوبی رہتی جب باہر دروازہ ناک ہوا۔
www.kitabnagri.com

اسنے دروازہ کھولا تو وارڈن اسے خط پکڑا گئی۔ جسے وہ اپنی حیرت چھپاتے ہوئے اندر لے گئی ساتھ میں ایک ڈبہ
بھی پیک تھا۔ آج کے زمانے میں خط نے اسے حیرت میں ڈال دیا تھا۔

اسنی گفٹ پیک سامنے رکھتے ہوئے خط کو غور سے دیکھا۔ جس پر open with smile کا ٹائٹل تھا۔ جوں ہی
اسنے خط کھولا۔ سامنے پہلی لائن میں اسفند کا نام جگمگا رہا تھا۔
اسنے دلچسپی سے پہلی سطر پڑھنا شروع کی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام و علیکم!

کیسی ہو مس پٹھانی۔ امید ہے ٹھیک ہی ہوگی۔ جسکے مجھ جیسے دوست ہوں وہ کیسے برے حال میں ہو سکتا ہے۔
اس بات پر وہ کھل کر ہنسی۔۔۔

اب تم سوچ رہی ہوگی۔ میں نے اتنی دیر رابطہ کیوں نہ کیا کیونکہ میں تمہیں خط لکھنا چاہتا تھا اور خط ملنے کا مزہ تو
تب ہے جب لمبے عرصے تک بات نہ ہوئی ہو۔

اور ایک بات اس پیکٹ میں موتی چور کے لڈو ہیں امی نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں۔ تم نے کہا تھا کہ تمہیں
لڈو بہت پسند ہیں تبھی۔ تمہاری پسند کی چیزیں امی سے بنوائیں۔۔۔

اسے اب بھی یاد تھا کہ اسنے ایک دفعہ اسفند کو کہا تھا کہ اسے خط لکھنے اور ریسو کرنے کا بہت شوق ہے۔ میرا
بہت دل کرتا ہے پرانے زمانے کی طرح مجھے بھی کوئی خط لکھے۔ میں بھی کسی کے خط کا انتظار کروں۔ میں بھی
اس خط سے اسکی خلوص اور محبت محسوس کروں۔

آج اسفند سے ملنے والے خط کو ہیار سے وفانے آنکھوں سے لگایا اور ایک لمبی سانس کھینچ کر اسکی خوشبو محسوس
کرنی چاہی۔
www.kitabnagri.com

کتنا منفرد ہوتا ہے نہ وہ احساس جب کوئی اپنی پسند کا خیال رکھے اور اپنی چھوٹی سی چھوٹی بات کو بھی اہمیت دے۔
اسکی آنکھیں اسفند کی اتنی محبت پر نم ہو گئیں اور آنسو خط پر گر کر اپنے نشان چھوڑ گئے۔۔۔

اسنے آگے پڑھنا شروع کیا۔۔۔

اب رونے نہ لگنا مجھے پتا تھا تم رونے لگو گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

(وفا اسکے اتنی درست اندازے پر ششدر رہ گئی) اب اسکو کون بتاتا سچے عاشق دور بیٹھے محبوب کے دل کا حال جان لیتے ہیں۔۔۔

اب باقی باتیں بعد میں کھاؤ، خوش رہو، اور کھانے کے بعد مجھے کال کرو کیوں اب میرا نمبر تمہیں بند نہیں ملے گا۔ ویسے بھی کافی عرصے سے کسی خوبصورت دوشیزہ کی کال نہیں آئی۔۔۔
تمہاری چھچھوری گنڈی۔۔۔ (😊)

اسفند۔۔۔

آخری لائن پڑھ کر وہ کتنی دیر ہنستی رہی۔ اسنے وہ خط بار بار پڑھا۔۔۔
آج کا دن اسکے لیے یادگار بن گیا تھا۔۔۔

آج یونیورسٹی میں کلچرل ڈے تھا جہاں سب اپنی اپنی ثقافت کا لباس پہنے یہاں وہاں گھوم رہے تھے۔ ایسے میں عیشیل فل پنجا بن بنی ہوئی تھی۔ پٹیا لہ چلو ار کمیز کے ساتھ اپنے بالوں کو پراندہ ڈالے گول گول گھمار ہی تھی۔ جبکہ اسنے ضد کر کے وفا کو پٹھانی لال رنگ کا فراک پہنایا تھا جو سینے سے فل ڈھاگوں کی کڑھائی سے بھرا ہوا تھا۔ جبکہ ماتھے پر خوبصورت سی ماتھا پٹی سجائے بالوں کو دپٹے سے اس طرح کو رکھا گیا تھا کہ اس کا ایک بھی بال نظر نہیں آ رہا تھا۔

وفا کے نہ نہ کرنے کے باوجود بھی اس کو ہلکا پھلکا تیار کر چکی تھی اور اتنے میں ہی وہ دلوں کا چین لوٹ رہی تھی۔۔۔

آج بالکل وہ ایک پٹھانی گلاب لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جو بھی ان کے پاس سے گزرتا ایک دفعہ تو لازمی مڑ کر انکو دیکھتا جبکہ لڑکیاں تو اسکا گال چھو کر تعریف بھی کر جاتیں جس پر اسکے گولوں پر گلال ٹوٹ کر بکھرتا۔۔۔

ہائے یار تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ عیشیل نے فدا ہوتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ چلو ایک دو تصویر زرا مومن بھائی کو تو بھیج دو۔۔۔

مگر وفانے اسے گھوری دکھا کر چپ کرادیا اور وہ دونوں گراؤنڈ میں چلی گئیں۔۔۔۔۔
جہاں اسٹیج پر سب اپنے اپنے کلچر کو رپریزینٹ کر رہے تھے۔۔۔

مومن کمرے میں کھڑا اپنے کچھ دن والی پہلے والی باتیں یاد کر رہا تھا جو اسفندیار اور اس کے درمیان ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

اسفندیار تم نے بتایا نہیں کہ تم جس لڑکی کو پسند کرتے تھے اس کا کیا بنا کہاں ہے وہ۔۔۔ مومن نے اسفندیار سے دریافت کیا تو وہ کچھ پل کے لیے گڑبڑا گیا اور پھر بولا۔۔۔۔۔

وہ اب میری نہیں رہی وہ کسی اور سے محبت کرتی تھی اس لیے میں نے اس کی خوشی کو اپنی خوشی جانا اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا کیونکہ میں اسے دکھی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔

اسفندیار نے جب ٹوٹے لہجے میں کہا تو مومن کو اس کی آواز کرب زدہ لگی۔۔۔۔۔

کیوں تو ایسا کیوں کہہ رہا ہے اگر تیری جگہ میں ہوتا تو اسے اٹھلاتا کیونکہ جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے۔۔۔۔۔
نے اسے کسی اور کے لئے چھوڑا ہی کیوں۔۔۔۔۔

مومن نے غصے سے اسے پوچھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں صرف اس سے پیار ہی نہیں کرتا تھا بلکہ اب تو وہ میرا عشق بن چکی ہے اور تمہیں تو پتہ ہے عشق لا محدود ہوتا ہے جس میں کوئی حد نہیں ہوتی اور میں اسے حد بند نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جہاں وہ ایک قیدی کی طرح رہے اور کھل کر ناجی پائے میں اسے آزادی فراہم کرنا چاہتا تھا جہاں وہ خود بھی خوش رہے اور اس کی خوشی میں خوش رہوں۔

بہت قسمت والے ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں ان کا پیار نصیب ہوتا ہے اسفندیار نے مومن کی طرف دیکھتے رشک آمیز لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

مومن کو اسکی سوچ بڑی اعلیٰ ظرف لگی۔۔۔۔۔

خیر تم بتاؤ تمہاری محبت کا کیا سین ہے۔ خوش ہو تم۔۔۔؟

خوش، خوشی تو بہت چھوٹا لفظ ہے میں تو بہت زیادہ خوش ہوں جسے میں نے چاہا اسے میں نے پالیا۔۔۔۔۔

مومن میری ایک بات یاد رکھنا جو چیز آسانی سے مل جائے اس پر ہمیشہ شکر کرنا چاہیے کیا پتا وہ کتنی کٹھنائیوں اور قربانیوں کے بعد آپ تک آئی ہو کیونکہ محبت میں آزمائش شرط ہے اور پھر چاہے وہ شادی سے پہلے ہو یا شادی کے بعد۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسفندیار وہ میرا سب کچھ ہے اس کے لیے میں کسی بھی حد تک جاسکتا ہوں۔۔۔۔۔

اس کے لہجے سے اسفند کو خوف محسوس ہوا۔

مومن یہ تمہاری محبت نہیں تمہارا جنون ہے جو تمہارے لہجے میں بولتا ہے۔ دھیان رکھنا کہیں یہی جنون تمہاری محبت کے لیے آزمائش نہ بن جائے۔

Posted On Kitab Nagri

وعدہ کرو مجھ سے کبھی اپنی محبت پر کوئی آنچ نہ آنے دو گے۔ کیونکہ اگر محبت ایک دفعہ کھودو تو وہ دوبارہ آپ کی زندگی کا رخ نہیں کرتی۔۔۔

اسفندیار نے مومن کے آگے ہاتھ بڑھا کر وعدہ لینا چاہا جس پر مومن نے ایک آئبر و اچکا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔
وعدہ رہا اپنی محبت پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا مومن نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے وعدہ کیا۔
مگر اسفندیار یہ بھول گیا تھا کہ وعدے تو ٹوٹنے کے لیے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

اچھا تم نے تو مجھ سے وعدہ لے لیا مگر تم مجھے کیا دے سکتے ہو مومن نے اسے شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا جس پر اسفندیار ہولے سے مسکرا دیا اور بولا۔۔۔۔۔

میں نے تو تمہیں اپنی سانسیں (وفا) دے دیں ہیں اور کیا چاہتے ہو مجھ سے... اسفندیار کے لہجے میں ہلکا سا شکوہ تھا۔۔۔ مومن سمجھا اسفندیار اپنی دوستی کی بات کر رہا ہے جس پر اس نے اسفندیار کو گلے لگا لیا۔۔۔۔۔

میں نے تو تمہیں اپنی زندگی کی سب سے بڑی وجہ اپنا عشق دے دیا ہے مومن تم کیا جانو میں نے تمہارے لئے کونسی قربانی دی ہے اسفندیار دل میں بولا اور ضبط سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔۔

مومن کو اپنی کچھ دن پہلے کی باتیں یاد آئیں تو وہ چونکا کاش اسفندیار کو بھی اس کی محبت مل جاتی تو وہ یوں تنہا نہ ہوتا اسنے سر جھٹکا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

یار کیا بتاؤں سحر کا شوہر کتنا ہینڈ سم ہے میں جب بھی اس سے مل کر آتی ہوں تو میری نظریں تو اس کے شوہر سے ہی نہیں ہٹتیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یار کیا بتاؤں میرا دل کرتا ہے کہ میں سحر کو ہٹا کے خود اس کی جگہ فٹ ہو جاؤں۔ جس سے زریاب صرف میرا ہو جائے صرف میرا۔ (اجالاجو کہ سحر اور مومن کی سوتیلی بہن تھی اپنے فون پر اپنی دوست سے راض و نیاز کرنے میں مگن تھی)۔۔

وہ یہ بھول بیٹھی تھی کہ وہ اپنی بہن سے حسد کر رہی ہے چاہے وہ سوتیلی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔
باہر موجود شخص نے اس کی لفظ بالفظ گفتگو سنی تھی اور اسے اپنا گلامرہ چکا تھا۔۔ (اپنے شیطانی عمل کو سوچ کر اس کے چہرے پر شیطانیت بھری مسکان چھا گئی تھی)۔۔۔۔

وفا اور عیشل فنکشن پہنچائے کر رہی تھیں جب ایک لڑکے نے وفا کو سیٹج پر آکر اپنے کلچر کی زبان میں گانا بولنے کا کہا۔۔۔

جس پر وہ دونوں ششدر رہ گئیں۔۔۔

سبھی آہستہ آہستہ وفا کا نام پکارنے لگے تھے وہاں سب وفا کو لالہ رخ کے نام سے جانتے تھے۔۔۔
پلیز رخ کم اون دا سیٹج۔۔۔

www.kitabnagri.com

بار بار اپنے نام کی پکار پر وفا کا جسم بری طرح کپکپانے لگا جبکہ عیشل بھی پریشان ہو گئی۔۔۔۔

رخ کول ڈاؤن کچھ نہیں ہوتا اس جسٹ آسونگ۔۔ اتنی دیر میں وفا پر سپاٹ لائٹ آٹھری اب بچنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔۔۔

اسے کھڑا ہونا پڑا۔۔ سبکی نظریں اس پر ہی تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب اسنے روزی کو اپنی طرف تمسخرانہ نظروں سے دیکھتے پایا لمحہ لگا تھا اسنے سمجھنے میں کہ یہ روزی کی ایک چال ہے تاکہ وہ سب کے سامنے اسے نیچا دکھاسکے۔۔۔۔

غصے سے وہ سرخ پڑ گئی پٹھانوں کا غصہ عود کر آیا اور وہ تن فن کرتی سیٹج پر پہنچی ساتھ عیشل بھی تھی۔ مگر سیٹج پر پہنچتے ہی اسکا سارا کانفیڈنس بری طرح ڈاؤن ہوا۔۔۔۔

اتنے لوگوں کے سامنے اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔۔۔ عیشل نے وفا کے کہنے پر ایک پشتوبیک گراؤنڈ میوزک لگوایا اور نیچے اتر گئی۔

جبکہ سب بار بار اسکا نام پکار رہے تھے۔ وہ اب بھی چپ تھی۔ رخ یو کین ڈواٹ بولو۔۔۔ عیشل چیخی۔۔۔ وفا کو لگا وہ گر جائے گی جب اپنے پاس سے مردانہ آواز پر وہ چونکی۔۔۔

"لر شاپخاور تاکمز طور ملارورہ تازہ تازہ گلونہ درے سلور ملارورہ"
مردانہ خوبصورت آواز میں اس نوجوان نے گانے کی پہلی لائن بولی۔۔۔
"تم"۔۔۔

حیرت سے اسکے منہ سے بس یہی نکلا۔۔۔
www.kitabnagri.com

"لر شاپخاور تاکمز طور ملارورہ تازہ تازہ گلونہ درے سلور ملارورہ"
مردانہ خوبصورت آواز میں اس نوجوان نے گانے کی پہلی لائن بولی۔۔۔
"تم"۔۔۔

حیرت سے اسکے منہ سے بس یہی نکلا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفند کو یہاں دیکھ اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔ اسفند اسکی حیرانگی پر دل کھول کر مسکرایا اور اسے آگے گانے کا اشارہ کیا جسے سمجھ کر اسنے فوراً گانا شروع کیا۔۔۔

"لر شاپخاور تا کمز طور ملارورہ تازہ تازہ گلونہ درے سلور ملارورہ"

اسکی خوبصورت سریلی آواز چاروں طرف بکھری تو لوگ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

اس کی آواز کی مٹھاس اور جادو نے لوگوں کو اپنے سحر میں گرفتار کر لیا تھا جو وہ سب جو اباً ہو ٹنگ کر کے اسے سراہ رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ وفا اسفند کے آنے سے پر جوش ہوتی چارو سو اپنی آواز کا جادو چلا رہی تھی۔۔۔

"لیلیٰ چی چیر تا قدم کیڑے او چیر تا قدم کیڑے با جور گلونہ"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ہلتا گدار کے تازہ کیگئی زیر گلوں کمزور اور طور اور طور ملا روہ"

اسفند نے وفا کو دیکھ کر گاتے ہوئے کہا اور ہلکے ہلکے کندھوں کو ہلاتے اسکے گرد چکر کاٹنے لگا۔۔۔

"تازہ تازہ گلوں درے سلور ملا روہ"

لر شاپخاور تا کمزور طور ملا روہ"

وفانے بھی اسکے ساتھ گاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

خوشی اسکے چہرے سے ٹپک رہی تھی۔ عیشیل نے توجہ ساختہ اسکی بلائیں لے ڈالیں اور اسکے پورے گانے کی ویڈیو بنائی وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔

جب وہ دونوں گا کر نیچے آئے تو سب انکی تعریف کرنے لگے۔۔۔

مگر وہ روزی کو گھورنا نہ بھولا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ روزی جل کے سیاہ ہوئی وہ جب بھی وفا کو نقصان پہچانے کی کوشش کرتی اسفند ہر بار اسکی ڈھال بن جاتا۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے میرا مطلب رہا ہے۔۔۔

وفا کے اسفند سے پوچھنے پر پہلے وہ اسکے صحیح تلفظ پر ٹھٹکا جب اسنے دوبارہ اپنی ٹون میں آتے کہا۔۔۔۔

وفا تم ایسے کیوں بول رہی ہو۔۔۔ عیشیل نے اس سے نا سمجھی سے پوچھا تو اسنے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے اشارہ کیا جسے سمجھ کر اسنے سر ہلایا۔۔

اسفند چونکا کیا مطلب۔۔۔۔

ارے کچھ نہیں تم بتاؤ تم اچانک کہاں سے ٹپک پڑے۔۔۔۔ عیشیل نے فٹافٹ اسفند کا دیہان بھٹکایا ورنہ وہ جان جاتا کہ وفادو بولنا سیکھ چکی ہے۔۔۔

وفا مشکل میں ہو اور میں نہ آوں ایسا ہو نہیں سکتا اسنے فرضی کالر جھاڑ کر کہا تو وہ تینوں ہی ہنس دیے۔۔۔

وفانے اسفند کو پیار سے دیکھا جو ہر مشکل میں اسکے ساتھ شانہ باشانہ کھڑا رہتا تھا۔۔۔

او ماڑا کہاں جاتا ہے۔۔۔۔ اسفند کو جاتا دیکھ وفا پوچھنے لگی۔۔۔

یہ تو بس تمہیں سر پر انزدینے آیا تھا ابھی فلائٹ ہے میری پاکستان کی انشا اللہ اب پاکستان میں ہی ملاقات ہو گی۔۔۔۔

اسفند جانتا تھا وفادو ہفتے بعد پاکستان لوٹ رہی ہے تبھی کہا اور الوداعی کلمات کہ کر اسنے ملتے پاکستان کے لیے نکل پڑا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ قسمت اگلے دو دن کے اندر اندر اسکی ملاقات وفا سے کتنے برے حالات میں کروانے والی ہے۔۔۔

پیچھے وفا سے جاتا دیکھ مسکرا دی یہ آخری دو ہفتے وہ عیشیل کے ساتھ گھوم پھر کر گزارنا چاہتی تھی مگر اب اسے یہ موقع ملنا تھا یا نہیں یہ تو وقت بتانے والا تھا۔۔۔

آج ایک ہفتے بعد مومن وفا کو کال کر رہا تھا کیونکہ پچھلے ہفتے اسکی دستار بندی تھی جسکی مصروفیت کی وجہ سے ایک ہفتہ کہاں گیا پتا ہی نہ چلا اب وہ وفا کو منارہا تھا۔۔۔

"یار میں واقعی مصروف تھا مومن نے چہرے پر جہاں بھر کی معصومیت لاتے کہا تو وفازر اسانگھلی جو اس سے اتنی دیر بعد بات کرنے پر منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔"

"ماڑا سچ بتاؤ کہیں تم نے شادی تو نہیں رچا لیا اگر ایسا ہوا تو ام تمہارے سر پر ایک بال نہیں چھوڑے گا" وفا کی جیلیسی سے بھرپور آواز اور آنکھیں چھوٹی کر کے مشق لہجے میں پوچھنے پر مومن کے قہقہوں کا ایک ناخننے والا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

"اومائے گاڈ شادی ہا ہا ہا ہا رخ سیریلی ہا ہا ہا"

تم منہ پھاڑ کے کیوں ہنس رہا ہے جبکہ ام نے اتنا سیریس بات کیا ہے۔۔۔

اسنے رخ کے بگڑتے موڈ پر بمشکل اپنی ہنسی ضبط کرتے وفا سے پوچھا۔۔۔

ویسے رخ اگر میں تمہارے بعد دوسری شادی کر لوں تو کیا کرو گی تم مومن نے وفا کو چڑاتے آنکھ مارتے پوچھا تو اسکی سوچ کے مطابق وفا غصے سے لال ٹماٹر بن گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے ایسا سوچا بھی کیسے وہ چیخی تو مومن نے پھر قہقہہ لگایا۔۔۔
بتاؤ نارخ کیا کرو گی مومن نے پھر اسے زچ کیا لیکن وفا کی آنکھوں میں سرد مہری چھا گئی تھی۔
"باخدا مومن اگر تم نے کبھی دوسری شادی کا سوچا بھی نا تو ام تمہیں ایسا چھوڑے گا کہ تم تا قیامت کسی کو
چھوڑنے لائق نہیں بنے گا"

پہلی دفعہ مومن نے وفا کے انداز میں جنون دیکھا تھا۔۔۔
"ریلیکس رخ آئی واز جسٹ کڈنگ لیکن یہ کیسی سزا ہوئی تم بدلہ بھی تولے سکتی ہو"۔۔۔
"مارے نزدیک چھوڑ دینا ہی سب سے بہتر بدلہ ہے کیونکہ اول تو وہ آپ کی محبت نہیں جو آسانی سے کسی اور کی
ہو جائے اور دوسرا چھوڑنا اسکی لیے ایسی سزا بنے گا کہ وہ کسی اور کو بھی اپنا نہیں پائے گا"

مومن رات کو ایک بجے حویلی لوٹ رہا تھا جب ایک انجان نمبر سے اسے اطلاع ملی جو اسکے ہوش اڑا گئی اسنے آؤ
دیکھا نہ تاؤ گاڑی ریورس گھمائی اور فل سپیڈ میں اپنے ڈیرے پر گیا جہاں ایک قیامت خیز منظر اسکا منتظر تھا۔ وہ
جیسے ہی ڈیرے میں اپنے کمرے میں آیا اپنے سالے کو اپنی سوتیلی بہن اجالا کے اوپر جھکے پایا جبکہ اجالا کو اتنی
قابل اعتراض حالت میں دیکھ اسکا خون کھول اٹھا اور وہ ایک ہی جست میں زریاب تک پہنچتا اسکو پے درپے
مکوں اور جوتوں کی نوک پر رکھا غصہ اسکے اعصاب پر بری طرح چھا گیا تھا۔۔۔۔
بھائی میری بات سنیں آپ غلط سمجھ رہیں میں نے کچھ نہیں کیا زریاب نے منہ سے خون صاف کرتے
کہا۔۔۔۔

سالے میں یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد بھی تجھ پر یقین کروں گا میں تجھے زندہ جلا دوں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شور سن کر اسکے ملازم بھی جاگ گئے تھے اور فوری طور انہوں نے اسفند کو بلایا جس نے بمشکل مومن کو زریاب سے جدا کیا جو غصے میں اسکی جان لینے کے در پر تھا۔۔۔

مومن ہوش کر یہ ہماری سحر کا شوہر ہے۔۔۔

شوہر مائے فوٹ اسنے ہمارے گھر کی عزت پر نقب لگائی کیسے۔۔۔

اسکی دھاڑ سے سارا کمرہ گونج اٹھا اسفند چاہ کر بھی زریاب کی مدد نہیں کر پار ہا تھا۔۔۔

جیسے تیسے کر کہ اسنے مومن کا دیہان اجالا کی طرف کروایا جس پر درندگی کی اعلیٰ مثال قائم کر دی گئی تھی اس کے کپڑے سارے پھٹ چکے تھے جبکہ منہ اور گردن پر دانتوں کے نشان واضح تھے۔ مومن کو اپنا سینہ پھٹتا

محسوس ہوا جو بھی تھا بے شک وہ اسکی سوتیلی بہن تھی مگر مومن سحر اور اجالا سے ایک جیسی محبت ہی کرتا تھا اسنے فوراً اجالا کو اٹھاتے ہسپتال کی طرف دوڑ لگائی جسکی سانسیں وقت کے ساتھ ساتھ سست پڑ رہی تھیں۔۔۔

جبکہ اسفند یار زخمی زریاب کو جیسے تیسے اسکے گھر لیکر روانہ ہوا۔۔۔

مومن تم ایسا کچھ نہیں کرو گے وہ ہماری سحر کا شوہر ہے۔ اسفند نے مومن کو گرکھا جو انتہائی قدم اٹھانے کا سوچ چکا تھا۔

"اب تو یا خون کے بدلے خون یا عزت کے بدلے عزت"۔۔۔

اسنے خون آشام نظروں کو دیوار کی طرف ٹکاتے کہا۔۔۔

جبکہ اسفند اسکے ارادے سن کر دہل گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب سے زریاب لہو لہان ہو کر گھر آیا تھا طاہر صاحب اور صائمہ بیگم اپنے بیٹے کی حالت دیکھ خون کے آنسو رو رہے تھے۔

جبکہ سحر اسکے زخموں پر مرہم رکھ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"کتنی بے رحمی سے مارا ہے لالہ نے وہ ایک دفعہ آپ کی بات سن تو لیتے"

کوئی بات نہیں سحر اگر اسکی جگہ کوئی بھی غیرت مند بھائی ہوتا تو اپنی بہن کی بکھری حالت اور ایک نامحرم کو دیکھ وہ غلط ہی سمجھتا۔۔۔۔

مگر تم بتاؤ کیا تمہیں یقین ہے کہ میں نے تمہاری بہن کے ساتھ زیادتی نہیں کی۔۔۔

زریاب کے پوچھنے پر سحر کے زہن میں چھم سے رات کا منظر آیا جب زریاب رات کے ایک بجے ایک فون کال پر افراتفری میں نکلا تھا۔۔۔

"مجھے آپ پر آپ کی محبت پر خود سے زیادہ یقین ہے میں کبھی مان ہی نہیں سکتی کہ میرے زریاب مجھے دکھ دینے کا سبب بنیں گے"

اسکی باتیں سن زریاب کو اتنی بری حالت میں بھی سکون محسوس ہوا۔۔۔۔

مگر مجھے نہیں لگتا کہ اب کچھ ٹھیک ہو گا میرے خاص ملازم نے مجھے اطلاع دی ہے کہ پر سو جرگہ بیٹھ رہا ہے مومن کسی طور نرم نہیں پڑ رہا وہ زریاب کو سزا دلوانا چاہتا ہے۔۔۔۔

اور جرگہ میں دو ہی سزائیں ہیں خون کا بدلہ خون یا عزت کے بدلے عزت۔۔۔۔۔

طاہر صاحب نے تشویش سے کہا۔۔۔ جن کی بات پر صائمہ بیگم بری طرح رو دیں۔۔۔

طاہر صاحب کچھ بھی کی جیسے میرے بچوں پر آنچ بھی نہیں آنی چاہیے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب کہ زریاب کی آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔۔۔
وہ مر کر بھی وفا کو ان کے حوالے نہ کرتا ابھی تو شکر تھا کہ وہ باہر تھی ورنہ کیا ہوتا یہ سوچ کر ہی اس کا دل کانپ گیا۔۔۔

مومن اور اسفند رات سے آئی سی یو کے باہر جلے پیر کی بلی کی طرح گھوم رہے تھے۔۔۔
ان دونوں کو کسی طور چین نہیں آرہا تھا۔۔۔
دروازے کے پیچھے دونوں کی ہی عزیز ہستی تھی۔۔۔

مومن کا غصہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ شریانیں غصے کی زیادتی سے پھٹنے کے قریب تھیں۔۔۔
اور اسفند مومن کو دیکھ دیکھ کر گھبرا رہا تھا۔ اسکی بے چینی کم ہونے پر ہی نہیں آرہی تھی۔ اسے لگا اس کا دل
سحر کی وجہ سے گھبرا رہا ہے مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ اس کے دل گھبرانے کی وجہ یہ ماحول نہیں بلکہ اسکی
عزیز ترین ہستی ہے جس کا اندازہ اسے آنے والے وقت میں ہونے والا تھا۔

ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی دونوں تیر کی تہزی سے ڈاکٹر تک پہنچے تھے۔۔۔

ڈاکٹر کیا ہوا اجالا ٹھیک تو ہے نا اسفندیار نے بے چینی سے پوچھا کیونکہ آنے والا وقت اجالا کی صحت یابی پر ہی
منحصر تھا۔۔۔

اور مومن اس کے الفاظ تو جیسے کہیں کھو گئے تھے۔ جنہوں نے زبان کا ساتھ تک نادیا تھا۔ جبکہ دل الگ پریشانی
سے بند ہونے کے قریب تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے دونوں نوجوانوں کو تاسف سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

رت جلے کی سرخی ان دونوں کی آنکھوں سے واضح تھی۔

ڈاکٹر کو بتاتے ہوئے دلی دکھ ہوا۔

آئی ایم ویری سوری۔۔۔۔۔

یہ الفاظ دونوں پر بجلی بن کر گرے تھے۔

یہ سننا تھا کہ اسفندیار بند آنکھوں سے کرسی پر ڈھے گیا۔۔۔

اور مومن اسکی حالت کا ٹوٹو بدن میں لہو نہیں والی تھی۔

کچھ دیر بعد جب اسکے حواسوں نے کام کیا تو اسکی آنکھوں میں سلگتی ہوئی آگ بھڑک اٹھی تھی اور یہ آگ

بدلے کی آگ تھی جسکی زد میں نجانے کتنی زندگیاں آنے والی تھیں۔

اسکو جاتا دیکھ اسفندیار روک بھی ناپایا کیونکہ اب زریاب کو مومن کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔ وہ خود بھی

نہیں۔۔۔

Kitab Nagri

مومن سحر کو لینے آیا تھا اتنا سب کچھ ہونے کے بعد وہ اپنی بہن کو اس دھوکے باز کے ساتھ کبھی نہیں رہنے

دے سکتا تھا۔

وہ گاڑی میں بیٹھا ہارن پر ہارن بجا رہا تھا کیونکہ وہ کسی صورت اندر جا کر زریاب کی شکل نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

سحر اسکی گاڑی دیکھ فوراً باہر کر طرف بھاگی اور تیزی سے اسکے پاس باہر آئی لالہ آپ یہاں۔۔۔

سحر چلو میں تمہیں لینے آیا ہوں اب اس مجرم کے ساتھ میں تمہیں ایک پل نہیں برداشت کر سکتا فوراً گاڑی میں

بیٹھو مومن نے لب بھیج کر کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر لالہ زریاب بے قصور ہیں انہوں نے کچھ نہیں کیا۔۔

اسکی بات پر مومن کا دماغ بھک سے اڑا۔۔

کیا بکو اس کر رہی ہو سب جانتے بوجھتے اپنی بہن کے مجرم کا ساتھ دے رہی ہو شرم آنی چاہیے تمہیں۔۔۔۔

بس لالہ بار بار انہیں مجرم مت کہیے جب انہوں نے جرم کیا ہی نہیں تو کیسا مجرم۔۔

سحر بھی زریاب کی گواہی میں بولی آج نہ بولتی تو شاید وہ ہمیشہ ہمیشہ کہ لیے زریاب سے جدا ہو جاتی۔۔

او تو اس نے تمہیں بھی کوئی جھوٹی کہانی سنا کر اپنے جال میں پھانس لیا۔ مومن نے اس کے پیچھے زریاب کو دیکھتے کہا۔۔۔۔

تم میرے ساتھ چل رہی ہو یا نہیں، میری ایک بات یاد رکھنا سحر اگر آج تم میرے ساتھ نہ گئی تو خان حویلی کے

دروازے تم پر ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں گے۔۔

لالہ پلیر ایسا تو مت کہیں میں آپ دونوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑ سکتی۔۔

سحر نے تڑپ کر کہا۔۔۔۔

سحر آرہی ہو یا نہیں۔۔ مومن دھاڑا۔۔۔۔

لالہ میری بات۔۔۔۔ "ہاں یانا"

سحر کی بات کاٹ کر چیخا۔۔۔

نہیں۔۔۔ جواب دیتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

مومن کی آنکھوں میں اسکا جواب سن کر حیرت ابھری پھر بے یقینی۔۔

اب سے ہم سمجھیں گے کہ خان حویلی کی دوسری بیٹی بھی مر گئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کہتے ہی مومن نے ایک نفرت بھری نگاہ زریاب پر ڈالی اور تیز رفتار سے گاڑی دوڑاتا نکلتا چلا گیا۔۔۔
جبکہ سحر بے بسی سے مومن کی دھول اڑاتی گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔
زریاب نے فوراً آکر اسے گلے سے لگایا۔۔۔

شاہ صاحب کچھ کریں میری بیٹی پتا نہیں کس حال میں ہو گی مومن بھی فون نہیں اٹھا رہا۔۔
شہناز بیگم نے روتے ہوئے ثاقب صاحب سے کہا۔۔
بے شک اجالا انکی سوتیلی بیٹی تھی مگر اسے انہوں نے ہی پالا تھا اور زیادتی کا نام سن انکو اپنا کلیجہ پھٹتا ہوا محسوس ہو
رہا تھا۔۔۔۔
اگر میری بیٹی کو کچھ بھی ہوا تو سحر کا لہاز کیے بغیر میں زریاب کو زندہ زمین میں دفن کر دوں گا۔ میں ایسے ہی اسے
بخشنے والا نہیں۔۔۔
اسکا فیصلہ تو اب جرگہ ہی کرے گا۔۔۔ ان کے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

مومن آتش فشاں بنا حویلی پہنچا تھا اسنے آتے ہی اجالا کی حالت کے بارے میں سب کو بتا دیا تھا۔
یہ سن کر شہناز بیگم اپنے ہوش و حواس کھوتے زمین پر گر پڑیں جبکہ انکی جیٹھانی اور دیورانی روتے ہوئے ان کو
سمبھالنے لگیں۔ انکی حویلی کا شیرازہ ایک دم بکھر کے رہ گیا تھا۔
گاؤں میں یہ بات آگ کی طرح پھیلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور مومن وہ تو زریاب کے خون کا پیاسہ ہوا پھر رہا تھا۔ ساری حویلی کے فرد سمیت ملازموں کو بھی زریاب سے نفرت ہو گئی تھی۔ ٹھوٹی چچی تو زریاب اور اسکے گھر والوں کو منہ بھر بھر کے بد دعائیں دے بیٹھیں تھیں۔ یہ دودن پلک جھپکتے گزرے تھے جرگہ میں سبھی معزز لوگوں سمیت پورا گاؤں جمع تھا۔۔۔ جن میں سے ایک معزز فرد بولا۔۔

خان حویلی والوں کا کہنا ہے کہ ملزم زریاب بن طاہر خان نے انکی بیٹی اجالا کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا جس کی وجہ سے وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔۔۔ کیا یہ سچ ہے۔۔؟
نہیں رومی صاحب یہ جھوٹ ہے میں بے قصور ہوں۔ مجھے پھنسا یا جا رہا ہے۔
زریاب بے بسی سے بولا۔۔۔

کمینے جرگے میں جھوٹ بولتا ہے میں تیری کھال ادھیڑ دوں گا۔۔"
مومن اسکے جھوٹ بولنے پر طیش میں آتا اس پر جھپٹا جسے بمشکل ہی اس سے الگ کیا گیا۔۔۔
کیا گواہ ہے آپ کے پاس کے آپ نے بدکاری نہیں کی معزز رومی نے زریاب سے پوچھا۔۔۔
میرے پاس کوئی گواہ نہیں رومی صاحب لیکن اس بات کا بھی کوئی گواہ نہیں کہ میں نے بدکاری کی۔۔۔
وہ اپنی بے گناہی پر چلایا۔۔۔
گواہ ہے۔۔۔ مومن چلایا۔۔۔

جس پر سب نے حیرت سے پھٹی نظروں سے اسے دیکھا جس کے اشارے پر دو کسانوں کو حاضر کیا گیا۔۔۔
صاحب جی ہم جو کہیں گے سچ کہیں گے کیونکہ ہمارے گھروں میں بھی عزت ہے ہم کسی کو یوں بغیر انصاف کے نہیں دیکھ سکتے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ان میں سے ایک چلایا۔۔

یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔۔ زیریاب دھاڑا۔۔۔

صاحب ہم نے خود اس ہوس پرست انسان کو ڈیرے پر اجالائی بی کوزبردستی لاتے اور ان سے بدسلوکی کرتے دیکھا۔ ہم نے فوراً۔۔ مومن صاحب کو فون کیا۔۔ لیکن جب تک وہ آئے یہ بھیڑیا اپنا کام کر چکا تھا دوسرے شخص نے زریاب کو بھری محفل میں شرمندہ کر دیا تھا۔۔

لوگ زریاب کو برا بھلا کہنے لگے۔۔۔

یہ جھوٹ ہے میں نے کچھ نہیں کیا میری بات کا کوئی یقین کیوں نہیں کرتا۔۔۔ وہ چیخا چلایا مگر بے سود۔۔۔

گواہوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جرگہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یازریاب کو خون کے بدلے میں قتل کر دیا جائے یا

اسکی بہن کو ونی کے طور پر خان حویلی رخصت کر دیا جائے۔۔۔

کبھی نہیں میں کبھی اپنی بہن کو نہیں دوں گا وہ دھاڑا۔۔۔

زریاب کے دھاڑ پر مومن نے اسے گردن سے دبوچا اور نیچے پٹخا۔۔۔ تیری موت تو میرے ہاتھوں لکھی ہے۔
لوگ اسے پیچھے ہٹا رہے تھے مگر وہ ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

رک جائیں مومن خان ابھی فیصلہ نہیں ہوا طاہر صاحب نے کہا تو لوگوں نے مومن کو اس پر سے اٹھایا۔۔۔
آپ کیا کہ رہے ہیں ڈیڈ میں مر تا مر جاؤں گا مگر اپنی بہن کو اس بھیڑیے کے حوالے نہیں کروں گا جو سچ کو
نہیں پہچان سکتا۔۔۔ میں جانتے بوجھتے اسے اس سانکھو کے حوالے کر کہ اسکی زندگی جہنم نہیں بناؤں گا۔۔۔
زریاب نے نفرت آمیز لہجے میں مومن کو دیکھتے کہا جسے بمشکل اسفند نے قابو کیا ہوا تھا۔۔۔

اسکی باتیں سن کر مومن کو آگ لگ گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر یہی بات ہے تو ٹھیک ہے مجھے اسکی بہن چاہیے میں بھی دیکھتا ہوں اب تو اپنی بہن کو کیسے بچاتا ہے مومن پھنکار تو زریاب اپنی بہن کا نام سن تڑپ اٹھا جب معزز رومی نے وفا کو جرگہ میں بلانے کا کہا۔۔۔ وہ یہاں نہیں ہے معزز رومی وہ دیارِ غیر ہے اور ویسے بھی میں بے قصور ہوتے ہوئے بھی اپنی جان دینے کو تیار ہوں تو میری بہن کو بیچ میں کیوں گھسیٹا جا رہا ہے۔۔۔ اسکی تڑپ کسی طور کم نا ہو رہی تھی۔۔۔

لیکن میں اب تمہاری بہن کو وہی ونی کی رسم کے طور پر لوں گا اور تمہارا بدلہ اس نازک جان سے لوں گا اور اسکی بدتر حالت دیکھ کر تم کتنا تڑپو گے میں ابھی سے اندازہ لگا سکتا ہوں۔۔۔ مومن نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے آرام سے بیٹھتے کہا۔۔۔ کیونکہ اب وہ سمجھ چکا تھا کہ زریاب کی بہن وہ طوطہ ہے جس میں زریاب کی جان ہے۔۔۔ اب وہ اپنی ذلت کا بدلہ اس نامعلوم سے لینے کے در پر تھا۔۔۔

نہیں کبھی نہیں میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا مرد کا بچہ ہے تو مجھے ابھی مار دے یوں بزدلوں کی طرح عورتوں سے کیوں انتقام لیتا ہے۔۔۔

اسکی بات پر مومن نے آدیکھانا تاؤ اپنے ملازم سے گن جھپٹی اور عین اسے دل پر رکھ کے دھاڑا۔۔۔ تو لے مر جا۔۔۔

"رکیے اگر سزا دینی ہے تو مجھے دی جیے میرے بھائی کو نہیں میں ونی میں جانے کے لیے تیار ہوں کیونکہ خون کا بدلہ خون ہوتا ہے جو میرے بھائی نے کیا ہی نہیں اور عزت کے بدلے عزت۔"

اس سے پہلے کے وہ فار کر تا ایک صنفِ نازک کی مضبوط آواز پر اسکی ریو الو پر گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔۔۔ اس آواز پر تین لوگوں کے دل دھڑکنا بھول گئے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا جو عیشل کے ساتھ کہیں نکلنے کی تیاری کر رہی تھی فون بجنے پر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ بھابی کالنگ دیکھ کر اسنے فٹ فون اٹھایا اور سلام جھاڑا۔۔۔
او ماڑا کیسا ہے ہمارا برنی۔۔۔ اسنے شوخ لہجے میں پوچھا تو جو ابّا سحر کی سسکیاں سن وہ ٹھٹک گئی۔۔۔
کیا ہوا ہے بھابی وہ فوراً سنجیدہ ہوئی۔۔۔
وفا پلیر زریاب کو بچالو۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

سحر نے زریاب کی لہو لہان حالت کو سدھارنے کے بعد فوراً وفا کو کال ملائی تھی۔۔۔
اور اس سب واقعے کو سن کر وفا کو اپنا جسم بے جان ہوتا محسوس ہوا۔۔۔
اسکے لالے پر کسی نے ہاتھ اٹھایا بھی کیسے وہ وہاں ہوتی تو اس ہاتھ کو جڑ سے اکھاڑ دیتی۔۔۔۔
وفا معاملے کی سنگینی کے باعث ارجنٹ فلائٹ لے کر ایک دن بعد پہنچی تھی جہاں اسے پتہ چلا کہ جرگہ بیٹھ چکا ہے۔

وہ بغیر دیر کیے جرگے کے طرف روانہ ہوئی جہاں فیصلے کی گھڑی تھی۔
وہاں پہنچ کر وفانے جو دیکھا وہ اسکی سانسیں کھینچ لینے کے مترادف تھا۔ اپنے محبوب کو یوں اپنے بھائی پر تشدد کرتا دیکھ اسکی سانسیں تنگ ہونے لگیں۔۔۔۔
اور پھر جو ہوا اسکی وفانے کبھی زندگی میں امید نہیں کی تھی۔
وہ مومن جسے اسنے چاہا ہی عورتوں کی عزت کرنے والے کی بنا پر تھا آج وہی دھڑلے سے جرگے میں سینہ ٹھوک کر اسکی عزت کی دھجیاں اڑا رہا تھا۔

یہ تو وہ مومن تھا ہی نہیں جس سے اسنے محبت کی تھی۔ یہ تو کوئی اور ہی جنونی شخص تھا جو عورت زات کا تقدس بھلائے وئی کی بیچ رسم میں اسکی ڈیمانڈ کر رہا تھا۔ وفا کی یقین کی عمارت دھڑ دھڑ کرتی گرتی چلی گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہاری بہن کو ذلیل کر کہ اپنی بہن کی عزت کا بدلہ لوں گا پھر دیکھوں گا کہ تم زندہ کیسے بچتے ہو" مومن کے ان الفاظوں نے وفا کی محبت پر پہلے ضرب لگائی تھی۔۔۔۔۔
وہ اس سے زیادہ اپنی محبت کی توہین برداشت نہیں کر پائی تھی۔ اس سے پہلے کہ مومن اپنا آپا کھو کر زریاب کے دل کو گولیوں سے چھلنی کرتا۔۔۔۔۔

اسنے بے ساختہ اونچی آواز میں اسے روک دیا۔۔۔

اسے لمحہ لگا تھا فیصلہ کرنے میں وہ اپنے بے قصور جان سے عزیز بھائی کو یوں مٹی میں ملتے نہیں دیکھ سکتی تھی سو خود کو اس پر قربان کر دیا۔۔۔۔۔

اسکی آواز پر پورے میدان میں خاموشی چھا گئی۔

مومن نے صنفِ نازک کی آواز پر اس سمت دیکھا تو ایک نازک سی لڑکی کو چادر سے اپنا چہرہ ڈھکا دیکھ وہ چونکا۔۔۔۔۔

آواز کچھ جانی پہچانی تھی۔۔۔۔۔

اسنے سر جھٹکا پھر اسنے تمسخرانہ نظروں سے دیکھتے زریاب کا گریبان ایک جھٹکے سے چھوڑا اور معزز رومی کو مولانا کو بلانے کا کہا۔۔۔۔۔

مولوی کو بلائیے میں نکاح ابھی کروں گا جس نے جو اکھاڑنا ہے اکھاڑ لے۔۔۔

اسکی آنکھوں میں جیت دیکھ زریاب تڑپ کر وفا کی جانب بھاگا۔۔۔ وہ کیسے نہ پہچانتا اپنی ماں جانی کو۔۔۔

اسنے وفا کا رخ پلٹا جس سے وفا کی پیٹھ جڑے کی طرف ہو گئی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا یہ تم کیا کر رہی ہو جاؤ یہاں سے میں کسی طور ایسا نہیں ہونے دوں گا میں مرتا مر جاؤں گا مگر تمہیں اس بھٹی میں نہیں جھونکوں گا۔۔۔

اسنے بہتی آنکھوں کو زبردستی صاف کرتے وفا کو دھکیلتے کہا جو ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔

کہا تھا نہ لالہ کے اگر تمہارے لیے جان بھی گروی رکھنی پڑی تو کر گزروں گی کیوں کہ تم دل ہے میرا اگر دل دھڑکے گا تو ہی میں زندہ رہوں گی نہ اور اگر تمہیں کچھ ہوا تو میں تو جیتے جی مر جاؤں گی کیونکہ تم جڑواں ہو میرے اسنے زریاب کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں پیار سے تھامتے کہا اور پیاسی نگاہوں سے اسے دیکھتی اپنی آنکھوں کی پیاس بجھانے لگی پتہ نہیں پھر کب اس چہرے کو جی بھر کر دیکھ سکے گی یہ سوچتے ہی اسکے آنسو ٹوٹ کر اسکے چہرے پر بکھرتے چلے گئے۔۔۔۔

"کیا تم بھی ان سب کی طرح مجھے مجرم قرار دے چکی ہو" زریاب نے شکوہ کرتی آنکھوں سے پوچھا تو فوراً نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔۔

جس دن میرا میرے لالے پر سے اعتبار اٹھا اس دن میرا اس دنیا میں آخری دن ہو گا۔ اسنے ایک جذب سے کہا تو وہ اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

تو پھر کیوں اس ظلم کو سہنے جا رہی ہو میں تم پر ایک کڑی نگاہ برداشت نہیں کر سکتا کجا کہ ظالمانہ سلوک کبھی نہیں۔۔۔

زریاب نے شدت سے نفی کی۔۔۔

جب اسفند کے آنے پر وہ اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس مجمع میں ایک اسفند بھی تھا جو اس نسوانی آواز پر ٹھٹکا اور پھر سناٹوں میں گھرا رہ گیا۔۔۔۔۔
وہ کیسے نا پہچانتا اس آواز کو یہ تو اسکے محبوب کی آواز تھی جسے اس نے پوری عمر سننے کی چاہ کی تھی مگر قسمت کو کچھ اور منظور تھا۔

بے شک وہ حسینہ پردے میں تھی مگر وہ تو اسے جھکی نگاہوں سے ہی پہچان چکا تھا۔
وہ بھی کوئی عاشق ہوا جو اپنے محبوب کی موجودگی نہ پہچان سکے۔
اسکے اعصاب سن ہو چکے تھے اسنے بمشکل خود کو ہوش دلایا وہ کبھی بھی وفا کو اپنی جان خطرے میں ڈالنے نہیں دے سکتا تھا بے شک مقابل اسکا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔
وہ فوراً سے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اس تک پہنچا جو اپنے بھائی کے سینے لگی اپنا غم غلط کر رہی تھی۔۔۔۔۔
وفا یہ کیا بے وقوفی ہے۔۔۔۔۔ وہ اسکے قریب پہنچ کر اسکا ایک بازو دبوچ کر اسے اپنے سامنے کرتے دھیمے مگر سرد لہجے میں غرایا۔۔۔

وفا سن سی اسے دیکھنے لگی اسنے کبھی اسفند کو غصے میں نہیں دیکھا تھا کجا کہ اسکا سرد لہجہ۔۔۔۔۔
زریاب بھی الجھن سے اسفند کو دیکھنے لگا اپنے مخالفین کے بندے کی آنکھوں میں وفا کے لیے فکر دیکھ اسکا ماتھا ٹھنکا۔۔۔

تمہیں اندازہ بھی ہے کہ تم خود کو کس کھائی میں دھکیل رہی ہو۔۔۔۔۔
میں تمہیں یوں اپنے پیروں پر کلہاڑی مارتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔
اسکا لہجہ کانپتا ہوا اور آنکھیں ضبط کے باوجود نم تھیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جانتی بھی ہو مومن کی جنونیت کو وہ ادھیڑ کے رکھ دے گا تمہیں اور مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں کہ تمہیں لہو لہان دیکھ سکوں۔۔۔

پلیز ابھی بھی پیچھے ہٹ جاؤ اسنے منت کی۔۔۔ اسے وفا کی آنکھوں میں آریا پار کی تحریر نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔ اسکا دل کیا کسی طرح وفا کو غائب کر دے۔۔۔

اب ایسا ممکن نہیں اسفند جنگ شروع ہو ہی چکی ہے تو آخری سانس تک مقابلہ کروں گی کیونکہ میں خان حویلی کسی کی محبت نہیں بلکہ کسی بے قصور قاتل کی بہن بن کر جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ اسکا اشارہ مومن کی محبت کی طرف تھا جسے اسفند باخوبی سمجھ چکا تھا۔۔۔۔۔ جب وہ بولی تو اسکے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔۔۔۔۔ لیکن زریاب اسفند کی بے چینی کی وجہ جان چکا تھا اور اسے ایک نئی راہ دکھی تھی

میں تیار ہوں اپنی بہن کو ونی میں دینے کے لیے لیکن میری ایک شرط ہے۔۔۔۔۔

زریاب کی آواز پر میدان میں سناٹا چھا گیا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

بولو کیا بات ہے معزز رومی بولے۔۔۔۔۔

اگر میری بہن کو خان حویلی ہی ونی کر کے لے جایا جا رہا ہے تو میں چاہتا ہوں میری بہن کا نکاح خان حویلی کے بیٹے مومن سے نہیں بلکہ اسفند یا خان سے ہو گا۔۔۔۔۔

اسکی آواز خان حویلی والوں پر بم بن کر گری تھی۔۔۔۔۔*****

زریاب کی بات نے مومن کی انا پر کاری ضرب لگائی تھی کہ وہ بلبلا اٹھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں ایسا ممکن ہی نہیں وہ جو ابا دھاڑا۔۔۔

کیوں کیوں ممکن نہیں زریاب نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھتے کہا۔۔۔

کیونکہ بہن میری مری ہے۔۔۔ اسکی اس بات پر جرگہ بالکل متفق تھا اس لیے زریاب کی لاکھ کوششوں اور منتوں کو نظر انداز کیے۔

وفا کو مومن کے حوالے کرنے کا فیصلہ ہوا۔۔۔

"مومن یہ تو کیا کر رہا ہے ایسا مت کرو ورنہ بہت پچھتائے گا تو"

اسفند وفا کی طرف سے انکار سن کر فوراً مومن کی طرف بھاگ کر آیا تھا کہ اسے آنے والے پچھتاؤں سے بچا سکے مگر مومن اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔۔۔

"اسفند یار خان ایک اور لفظ مطلب ایک اور لفظ نہیں" مومن نے تند ہی نظروں سے اسے تنبیہ کی۔۔۔

مومن ایک دفعہ میری بات سن لے اور اس نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب موڑا مگر مومن جھٹکے سے وہ بازو چھڑا چکا تھا اور غصے سے دھاڑا۔۔۔

"بس کر دے سب جانتا ہوں میں اجالا تیری بہن نہیں ہے اس لئے تو یہ سب کہہ رہا ہے اگر یہی سب تیری بہن کے ساتھ ہوتا تو تب میں تجھ سے پوچھتا۔۔۔"

مومن کی اتنی سخت بات پر اسفند یار سکتے کی زد میں آگیا وہ کب سوچ سکتا تھا کہ مومن بھی اس سے کوئی ایسی بات کر سکتا ہے اجالا اس کی بھی تو بہن تھی کیا ہوا جو وہ اسکی سگی بہن نہیں تھی لیکن اس کی بہن جیسی تو تھی وہ تو اس کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

لفظ سارے جیسے کہیں کھو گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

چونکا تو وہ تب جب ان دونوں کا نکاح شروع ہوا۔۔۔

وفا کی طرف سے نکاح قبول ہو چکا تھا اب مومن کی باری تھی۔۔۔۔

مومن خان ولد ثاقب خان کیا آپ کو وفا خان ولد طاہر خان سے نکاح بعوض پانچ لاکھ روپے حق مہر قبول ہے۔۔۔

اس سے پہلے کہ مومن قبول ہے کہتا اسفندیار پھر ایک دفعہ مومن کے کان میں جھک کر کہنے لگا۔۔۔
"مومن بس ایک دفعہ میری بات سن لو مجھے وفا کے بارے میں تمہیں کچھ بتانا ہے کہ وفا کوئی اور نہیں بلکہ تمہاری"۔۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ اسفند سٹے اوے فرام می۔۔۔۔"

قبول ہے تین دفعہ کہتے ہی اسنے زریاب کو تمسخرانہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ اسفند مومن کو بتاتا کہ وفا ہی گل رخ ہے مومن نے دھاڑ کر اسے چپ کروادیا جس پر اسفند لب بھیج کر رہ گیا۔۔۔

ویسے بھی مومن کا غصہ کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا کہ کیسے زریاب نے مومن کی جگہ اسفندیار کا نام لیا۔۔۔۔

یہ بات اس کی انا پر کوڑے کی طرح لگی تھی جس کا غصہ وہ اسفندیار پر نکال رہا تھا۔۔۔۔

مگر اسفند کی بات نہ سن کر وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اسفندیار کا دل تقریباً بند ہونے کے قریب تھا

اسفندیار خود پر جبر کر کر وفا کو مومن کے حوالے تو کر سکتا تھا مگر اس پر کسی قسم کا ظلم برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے سرخ آنکھوں سمیت آسمان کی طرف ایک نگاہ ڈالی اور اپنے رب سے دعا کی تھی اب اس کی دعا کتنی قبولیت کا درجہ پاتی یہ تو خدا ہی جانتا تھا۔۔۔

لالے تمہیں بے گناہ ثابت نہ کیا تو مجھے اپنی بہن مت کہنا۔ یہ وعدہ ہے میرا میں اگر مر بھی گئی تو بھی لوٹوں گی یا غازی بن کر لیکن آنا مجھے تمہارے پاس ہی ہے بس ایک بات کہوں گی مجھ پر یقین رکھنا اتنا کہتے ہی وہ زور سے زریاب کے گلے لگی۔۔۔

زریاب نے بھی کس کر اسے گلے لگایا جیسے اس سے اسکی کوئی قیمتی چیز چھن جانے کا ڈر ہو اور وہ اسے چھوڑنا نہ چاہتا ہو۔ وفانے زبردستی خود کو اس سے الگ کیا اور طاہر صاحب کے گلے لگی۔

بابا روئیں تو مت آج آپ کی بیٹی کی رخصتی ہے۔۔۔

اسنے طاہر صاحب کے آنسو صاف کرتے کہا۔۔۔

ہنس کر رخصت کریں مجھے کیونکہ میں رونے نہیں رلانے جا رہی ہوں۔۔۔

اسنے روتے روتے ہنس کر ایک آنکھ مرتے کہا تو وہ بہتی آنکھوں سے اپنی بیٹی کے تسلی دینے کے انداز پر مسکرا دیے۔۔۔

بابا میں واپس ضرور آؤں گی فکر مت کریں آپ کے پاس اپنی جان چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ بس اسکی حفاظت کی جیے گا۔۔۔

وفانے زریاب کو نظروں میں رکھ کر کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے ثاقب صاحب نے اسکو ہاتھ سے کھینچتے انسے الگ کیا اور گاڑی میں بٹھا۔۔۔ آج انہیں پتہ لگا تھا کہ انکی بیٹی واقعی بڑی ہو گئی ہے۔۔۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ وفا خان سے وفا مومن خان بن کر زبردستی ہی سہی خان حویلی گھسیٹی چلی گئی۔۔۔

تینوں گاڑیاں ایک قطار میں خان حویلی کے آگے آکر رکی تھیں۔ جن میں سے ایک سے مومن دوسری سے اسفند جب کے تیسری سے ثاقب خان وفا کو کھینچتے ہوئے نکلے جس نے اپنی چادر کو مٹھی سے پکڑے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا۔ مومن تو کسی کو دیکھے بغیر ناک کی سیدھ میں جلتا ہوا جا کر اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔ اسے تو اپنے آپ پر غصہ ہی بہت تھا وہ کرنے کیا گیا تھا اور کیا کر آیا تھا وہ تو زریاب کو مارنے گیا تھا تو پھر اس کی بہن کو کیسے لے آیا۔ سب صحیح چل رہا تھا پھر زریاب کا اسے غصہ دلانا اور اس کا غصہ میں آکر اس کی بہن ڈیمانڈ کرنا سب کچھ غلط ہو گیا تھا۔ وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا اسے اپنے آپ پر بے حد غصہ آرہا تھا۔

پیچھے ثاقب صاحب نے وفا کو لا کر شہناز بیگم کے قدموں میں بٹھا۔۔۔

یہ کون ہے ثاقب صاحب اور مومن اتنے غصے میں کیوں گیا ہے۔۔۔

شہناز بیگم کو جو حالات نظر آرہے تھے وہ سوچنا نہیں چاہتی تھیں۔

انہوں نے ونی میں اپنی بہن دے دی ہے۔ اب اس کے ساتھ جو سلوک کرنا ہے وہ آپ پر منحصر ہے۔ مگر یہ بات یاد رکھیے گا کہ یہ ہماری بیٹی کے بیچ قاتل کی بہن ہے۔ اس کی اوقات اس حویلی کے ملازمین سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے انہوں نے سر دلچے میں شہناز بیگم کو وارن کیا اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے ان کے دونوں بھائی ابراہیم اور ناصر صاحب تاسف سے سر ہلاتے رہ گئے پتا نہیں یہ بھائی ان کا کس پر چلا گیا تھا وہ دونوں تو بہت رحم دل تھے۔۔۔
"میرالہ قاتل نہیں ہے"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted On Kitab Nagri

اپنے بھائی کے بارے میں اتنے گھٹیا الفاظ سن کر اس کی بس ہو چکی تھی وہ خود پر تو بات سن سکتے تھے مگر اپنے جڑواں بھائی پر کبھی بھی نہیں۔ آخر ضبط کرتی کرتی وہ بول ہی پڑی تھی۔۔۔
گرنے سے اس کی ہتھیلیاں چھل چکی تھیں جب کہ آنکھیں رونے رونے کے باعث سرخ پڑ چکی تھیں۔۔۔
"کیا کہا ایک تو ہماری بیٹی کھا گئی اوپر سے بکو اس کرتی ہے" عصمت بیگم نے پیچھے سے آکر اس کے بال دبوچتے ہوئے اسے کھڑا کیا اور منہ پر رکھ کر تھپڑ مارا۔۔۔

چٹاخ۔۔۔

اس کا نازک گال سنسنا اٹھا تھا۔۔۔ دماغ سن ہو گیا تھا۔ آنسو بکھرتے چلے گئے۔۔۔
بول بول اپنے منہ سے کہ تیرا بھائی بے غیرت ہے جو دوسروں کی عزت پر نظر ڈالتا ہے۔۔۔۔
"بس بہت ہو گیا بہت کہہ لیا آپ نے بہت سن لیا میں نے"

اس نے عصمت بیگم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے کہا جس ہاتھ سے انہوں نے اس کے بال دبوچے ہوئے تھے۔۔۔۔

میں پہلے بھی کہہ چکی تھی اور اب بھی کہہ رہی ہو میرے بھائی نے کچھ نہیں کیا میرا بھائی بے قصور ہے۔
اگر اب آپ نے ایک لفظ بھی میرے بھائی کے خلاف کہا تو میں بھول جاؤں گی کہ آپ عمر میں مجھ سے بڑی ہیں۔۔۔۔

"کیا کیا کر لو گی تم بولو کیا کر لو گی ایک تو تمہارے بھائی نے میری معصوم بیٹی ماردی اور اوپر سے تم ہمیں تیور دکھا رہی ہو" شہناز بیگم نے اس کا رخ اپنی طرف پلٹ کر دوچار تھپڑ اس کے منہ پر جھڑ دیے۔۔۔
وفا کا منہ پوری طرح سوہ چکا تھا بلکہ ایک طرف سے اس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بال کھینچے جانے کی وجہ سے الجھ گئے تھے مکمل وہ ایک قابل رحم حالت میں لگ رہی تھی۔۔۔ عصمت اور شہناز بیگم نے اسے دھنک کر رکھ دیا تھا مگر اس کے لبوں پر ایک ہی بات جاری تھی کہ اس کا بھائی بے قصور ہے جو ان دونوں کے طیش میں مزید اضافہ کر رہی تھیں۔۔۔

نعیمہ بیگم سے اور نہ دیکھا گیا تو وہ فوراً وفا کے آگے آگئی اور اسے اپنی نرم آغوش میں چھپا لیا۔۔۔

کیا کر رہی ہیں آپ شہناز، عصمت بس کریں مار دے گی کیا اسے۔۔۔ انہوں نے اپنی دیو رانیوں کا روکا جو وفا کی جان لینے کے در پر تھیں۔ انہیں کسی طرح بھی نہ رکتا دیکھ عمر فوراً آگے آیا اور ان دونوں کو پکڑ کر پیچھے کیا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو کچھ تو خدا کا خوف کریں وہ بھی انسان ہیں۔۔۔

عمر کو ان دونوں پر افسوس ہوا جو خدا کا خوف بھلائے اس بے قصور کو اذیت میں مبتلا کر رہی تھیں اور نازیہ شازیہ جو یہ دیکھ کر انجوائے کر رہی تھیں عمر نے ڈانٹ کر ان دونوں کو کمرے میں بھیجا۔۔۔

اسے اپنی دونوں بہنوں پر بھی افسوس ہوا جو بالکل اپنی ماں پر گئی تھیں۔۔۔

نعیمہ بیگم بہت مشکل سے وفا کو مومن کے کمرے میں چھوڑ آئیں۔۔۔

آپ نے مجھے ان سے کیوں بچایا نعیمہ بیگم جو وفا کو بیڈ پر صحیح طریقے سے بٹھا رہی تھی اس کی بات پر چونکی۔۔۔

اب اسے کیا بتائیں کہ وہ تو ان کے لاڈلے اکلوتے بیٹے کی پسند تھی پھر وہ اسے کیوں نہ پسند کرتیں مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔

میں سمجھ گئی آپ اسفند کی ماما ہے نا۔۔۔

اس کے اتنے صحیح اندازے پر وہ حیران ہوئیں۔۔۔

حیران مت ہوں اسنے اپنے زخمی لب سے خون صاف کرتے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس حویلی میں آنے سے پہلے مجھے رحم کی امید صرف دو لوگوں سے ایک اسفند اور ایک اس کی ماں سے۔۔۔
میں کسی کو فرسٹ ایڈ باکس دے کر بھجواتی ہوں وہ کچھ دیر تو اسے نم آنکھوں سے دیکھتی رہی تھیں جب
برداشت نہ ہو تو بشکل بولتے ہوئے باہر کی طرف چلی گئیں۔۔۔
پیچھے وہ زخموں سے چور اپنے لب بھینچ کر رہ گئی۔۔۔۔

مومن جو واشر روم میں شاور کے نیچے اپنا غصہ ٹھنڈا کر رہا تھا فریش ہو کر باہر نکلا تو اپنے کمرے میں ایک وجود کا
اضافہ دیکھ اسکے ماتھے پر تیوری چڑھی۔۔۔
وہ اسکی طرف بڑھا اور اسکے عین مقابل آیا۔۔۔
اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کہتا سامنے وجود کے چہرے پر نظریں پڑتے ہی وہ سن رہ گیا۔۔۔۔
اس سے پہلے کہ وہ اسے کھری کھری سناتا۔۔۔ اس کا لال سو جا ہوا چہرہ دیکھ کر رکا۔۔۔
نظریں ہونٹوں سے ہوتی ہوئی ناک تک گئیں ناک سے نتھ تک، ہیرے کی نتھ سے آنکھوں تک اور آنکھوں پر
آکر نظریں تھم چکی تھیں۔۔۔
www.kitabnagri.com
اس کا ایک ایک نقش گل رخ سے چر آیا ہوا تھا۔ تو کیا یہ گل رخ تھی اور یہاں آتے ہی اس کی سانس سینے میں
اٹک گئی۔۔۔

وفا بھی مومن کو سامنے پا کر اٹھ کر اس کے مقابل آگئی اور اس کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں ڈالے دیکھنے
لگی۔۔۔

یوں لگتا تھا جیسے ابھی اس کی آنکھوں سے خون چھلک پڑے گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں ہی پلک جھپکنے سے قاصر تھے جیسے اگر کسی ایک نے بھی پلک جھپکی تو گناہ ہو جائے گا۔۔۔
"گل رخ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔"

اور یہ سب کیا ہے کس نے کیا ہے یہ سب تمہارے ساتھ "
اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر غصے سے لب بھینچتے کہا۔۔۔
اسے بیڈ پر بیٹھا کر فرسٹ ایڈ باکس لے کے آیا۔۔۔

"ارے واہ زخم بھی خود ہی دیتے ہو اور پھر مرہم بھی خود ہی رکھتے ہو یہ کون سی طرز ہے مسیحائی کی"
وفا کی کرب ناک آواز نے کمرے کا سکتا توڑا اور مومن کے ہاتھ اس کے چہرے پر مرہم رکھتے ٹھٹک کر رک گئے۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہوں اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔
میں کیسی باتیں کر رہی ہوں یا تم سمجھنا نہیں چاہتے۔۔۔
وفانے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا جس پر مومن اسے ماتھے پر بل ڈالے دیکھنے لگا۔۔۔
غور سے دیکھو پہچانا نہیں مجھے میں کون ہوں۔۔۔
وفانے اسے ایک آئی برو طنزیہ اچکاتے کہا۔۔۔

اس کا لہجہ اور اس کی آنکھیں مومن کو ایسی بات سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے جو وہ سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ایک دم دنیا جہاں کی حیرت امنڈ آئی تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تم زریاب کی..."

اس سے آگے مومن سے کچھ بولا نہیں گیا...

ہاں میں ہی ہوں زریاب کی بد بخت بہن جسے تم ونی میں لائے۔۔۔

وفا ہی جانتی تھی اس نے یہ لفظ اپنے منہ سے کیسے ادا کیے تھے۔۔۔

مومن جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا جیسے کسی اچھوت چیز کو چھو لیا ہو۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تم، تم کیسے ہو سکتی ہو اس کی بہن اس کی بہن کا نام تو وفا تھا۔۔۔"

"وفا میرا ہی دوسرا نام ہے مومن وفا" نے تمسخرانہ انداز اپناتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر مجھے ذرا سا بھی علم ہوتا کہ تمہیں اس کی بہن ہو تو میں کبھی تمہیں ونی کی رسم میں نہ مانگتا۔۔۔۔

وفا اس کی بات سن کر ایک دم ہنسنا شروع ہوئی اور ہنستی ہی چلی گئی یہاں تک کہ اس کی آنکھوں سے ہنستے ہنستے

آنسو بہنے لگے اور وہ نیچے گھٹنوں کے بل جھک گئی۔۔۔۔

"پتا نہیں چلا مومن کیسے پتا نہیں چلا....؟ تم ہی تم تو مجھ سے محبت کے دعویدار تھے تو تم مجھے دیکھ کر بھی نہ جان

پائے کہ میں کوئی اور نہیں بلکہ تمہاری محبت ہوں، جب اسفندیار مجھے ایک نظر میں دیکھ کر پہچان سکتا ہے تو پھر

تم کیوں نہیں۔۔۔۔"

تو تم پھر کون سی محبت کی سیڑھی پر کھڑے ہو جہاں ایک محبت کرنے والا اپنی چاہت کو ہی نہیں پہچان

سکا۔۔۔۔

اب تو وفا کی آنکھوں سے آنسو بھی ختم ہو چکے تھے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مومن کو لگا اس کی نسیم پھٹ جائیں گی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتا وفا اس کے آگے دیوار بن کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

مجھے اپنا جواب چاہیے مومن۔۔۔۔۔

"تم تو وہ مومن ہی نہیں جس سے میں نے محبت کی۔۔"

جس مومن کو میں جانتی تھی وہ تو عورتوں کی عزت کرتے نہیں تھکتا تھا لیکن آج میں نے جس مومن کو جرگہ میں دیکھا اس نے تو اپنی ہی محبت کی عزت کی دھجیاں اڑا دیں۔۔۔۔

وفانے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"تمہارا بھائی قاتل ہے میری بہن کا اس نے میری بہن کی عزت لوٹی بتاؤ اس بات کا کیا جواب ہے تمہارے پاس۔۔۔"

مومن نے اس کے دونوں بازوؤں کو سختی سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو وفا کو لگا مومن کی انگلیاں اس کے بازو میں دھنس جائیں گی۔۔۔۔۔

اس نے ضبط سے اپنے لبوں کو دانتوں تلے بھینچ لیا۔۔۔۔۔
مجھے اپنے بھائی پر آنکھ بند کر کے یقین ہے نہ وہ ایسا تھا نہ وہ ایسا کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

اس کے اتنے یقین پر مومن کی آنکھوں سے لہو چھلکنے لگا۔۔۔

"تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں میں نے اپنی آنکھوں سے اس کو یہ سب اپنی بہن کے ساتھ کرتے دیکھا اور میں اپنی کیفیت بیان نہیں کر سکتا لیکن تم، تم اپنے بھائی پر ہی یقین رکھو اس نے وفا کو ایک جھٹکے سے زمین پر

چھوڑتے ہوئے کہا اور باہر نکلتا چلا گیا".....

Posted On Kitab Nagri

پیچھے وفا اپنے شکستہ وجود کے ساتھ اپنی قسمت کی ستم ظریفی پر آنسو بہانے لگی جس کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ نہ تھا اب تو صبح کا سورج اس کے لیے کیسی نئی آزمائشیں لانے والا تھا یہ تو صبح ہی بتا چلا تھا۔۔۔

دوسری طرف نعيمہ بیگم جب اسفندیار کے کمرے میں آئیں تو گھپ اندھیرے اور سگریٹ کے دھوئیں نے انکا استقبال کیا کہ وہ ایک دم منہ کے آگے ہاتھ کرتی کھانسنے لگیں۔۔۔

انہوں نے فوراً تمام لائٹیں آن کیں۔۔۔

لائٹ آن ہونے سے ایک دم کمرہ روشن ہو گیا۔۔۔

جب انکی نظر بیڈ کے ساتھ نیچے لگ کر بیٹھے اسفندیار کو بے حال دیکھا تو انکا کلیجہ منہ کو آ گیا۔۔۔

اسفند۔۔۔ اسفند بیٹے یہ کیا حال بنا لیا تم نے میرے چاند وہ فوراً چیزوں پر سے پھلانگتی جو اسفند کے غصہ کی نظر ہو چکیں تھی) ہوئی اس تک پہنچی اور اسکا جھکا سر اٹھا کے کہا۔۔۔

کمرہ تو وہ تہس نہس کر چکا تھا جبکہ خود کا حال بھی مختلف نہ تھا۔۔۔

خون رنگ آنکھیں، سلوٹ زدہ شلوار کمیز، گریبان کھلا ہوا بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

وہ ایک ہارا ہوا انسان لگ رہا تھا جس کی دنیا ہی لٹ گئی ہو۔۔۔

کیوں امی کیوں۔۔۔

اسکے منہ سے بس ٹوٹے لفظوں میں یہی نکلا تھا۔۔۔

اسکی امی اسکا یہ حال دیکھ کر رو دیں وہی تو جانتی تھیں کہ انکا بیٹا اس لڑکی سے عشق کرتا ہے۔۔۔۔

"آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ زریاب وفا کا بھائی ہے یہ بات مجھ سے کیوں چھپائی"

Posted On Kitab Nagri

اسکی آواز میں اتنا دکھ اتنا کرب تھا کہ انہیں لگا انکا دل پھٹ جائے گا۔۔۔۔

بیٹا مجھے معاف کر دو مجھے لگا تم برداشت نہیں کر پاؤ گے۔۔۔۔۔ انہوں نے روتے ہوئے کہا تو وہ طنزیہ ہنسی ہنس دیا۔۔۔۔

"تو میں اب کونسا خوش ہوں دیکھیں مجھے غور سے دیکھیں سلگ رہا ہوں میں میرا انگ انگ سلگ رہا ہے میں چاہ کے بھی اپنی محبت کو نہیں بچا پایا جسکی خوشیوں کے لیے اسے چھوڑا تھا وہ خوشیاں عزاب بن گئیں اسکے لیے اور میں کچھ نہ کر سکا کیوں۔۔۔۔۔"

وہ دھاڑا تو نعیمہ بیگم کانپ اٹھیں۔۔۔۔

اگر آپ مجھے پہلے بتا دیتیں تو میں کچھ کر لیتا بچا لیتا اپنی زندگی کو مگر اب میں کیا کروں گا۔۔۔۔۔ کیسے بچاؤں گا اسے۔۔۔۔۔ ان سب کے ظلم سے۔۔۔۔۔

وہ ایک دم اٹھ کر بالوں میں میں ہاتھ پھیرتے ادھر ادھر چکر کاٹنے لگا اور ایسا کرتا وہ کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نعیمہ بیگم اپنے بیٹے کو اس حال میں دیکھ بے بسی سے رو دیں۔۔۔۔۔
"میں ایسا کرتا ہوں ابھی اس سے مل کر آتا ہوں ایسے مجھے چین نہیں آئے گا، عجیب سی بے چینی ہے جیسے وہ دکھ میں ہو۔۔۔۔۔"

اسنے اپنا سینہ مسلتے کہا۔۔۔۔۔

اس بات سے انجان کے دونوں کی روحیں تو آپس میں ملی ہیں زخم محبوب کو ملے تو درد عاشق کو ہوتا ہے۔۔۔۔۔
اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتا نعیمہ بیگم نے اسے روکا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

امی مجھے جانے دیں مجھے مت روکیں اسنے سرخ آنکھوں سے کہا تو نعیہ بیگم نے لب بھینچے اور کہا۔۔۔۔

وہ اس حالت میں نہیں کہ تم سے مل سکے۔۔۔۔

کیوں آپ ایسے کیوں کہ رہی ہیں اور نظریں کیوں چرا رہی ہیں امی میری طرف دیکھ کربات کریں اسفند نے انکا منہ اپنی طرف کرتے کہا۔۔۔۔

شہناز اور عصمت نے مل کر اسے بہت مارا ہے اور وہ اس حال میں نہیں کہ تم اسے دیکھ سکو۔۔۔۔

اسکے ہاتھ ایک دم بے جان ہو کر انکے کندھوں سے گرے۔۔۔۔

"وہ دونوں مل کر آپ کے بیٹے کی زندگی کی سانسیں تنگ کرتی رہیں اور آپ نے کچھ نہ کیا"

اسنے خالی آنکھوں سے انہیں دیکھتے کہا۔۔۔۔

بیٹا ایسی بات نہیں عمر اور میں نے بمشکل اسے چھڑایا اور اسے مومن کے کمرے میں چھوڑ آئے ہیں۔ اب تمہارا

وہاں جانا ٹھیک نہیں انہوں نے اسفندیار کو دبے لفظوں میں سمجھایا۔۔۔۔

اسفندیار کے لفظ جیسے کہیں کھو گئے۔۔۔۔

تو مطلب ایک اور عزیت میں چھوڑ آئیں اسے۔۔۔۔

"لیکن میری ایک بات سن لیں امی میں اسکے ساتھ اس حویلی میں کوئی ظالمانہ سلوک برداشت نہیں کروں گا

اگر کسی نے اسے کوئی تکلیف پہنچائی تو اسکا ز مہدار وہ خود ہو گا"۔۔۔۔

اسنے دروازے پر مکامارتے کہا اور تن فن کرتا نکل گیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

صبح کا سورج نئی آزمائشیں لے کر آیا تھا وفا کے لیے۔ وہ جو رو کر نڈھال سی زمین پر لیٹی تھی۔ دسمبر کے ماہ میں ٹھنڈا بخ پانی پورے جسم پر پڑتے ہی ہڑبڑا کر اٹھی۔ جسم الگ ٹھنڈ کے مارے کپکپانے لگا۔۔۔

"اٹھو مہارانی صاحبہ تم دلہن بن کر نہیں آئی جو یوں آرام فرما رہی ہو ونی میں آئی ہو تم ہماری باندھی بن کر چل اٹھو اور حویلی والوں کے لیے ناشتہ بنا"

عصمت بیگم نے اس کمزور جان کو نخوت سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا جس کا جسم بخار میں تپ رہا تھا۔۔۔

اب وہ اتنے بڑے کچن میں ملازمین کے بیچ کنفیوز کھڑی تھی کیونکہ پر اٹھے اسے بنانے نہیں آتے تھے۔۔۔

جب ہی ایک لڑکی جس کا نام نوری تھا فوراً آگے بڑھی۔۔۔

ادی آپ رہنے دیں میں بنا دیتی ہوں آپ کی طبیعت خراب ہے اسنے وفا کا سو جا ہوا سرخ منہ دیکھتے ہمدردی سے کہا اور فٹافٹ ناشتہ بنانے لگی جبکہ وفانے چائے کا پانی چڑھایا۔۔۔

اور تشکرانہ نظروں سے نوری کو دیکھا جو اپنی معصوم سی بیگم صاحبہ پر فدا نظر آرہی تھی۔۔۔

باہر کھانے کی سربراہی کر سی پر مومن بیٹھا تھا کیونکہ حال ہی میں وہ سردار بنا تھا جبکہ سب بڑے اسکے اطراف اور باقی کزن بھی لائن میں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

خان حویلی کا یہ اصول تھا کہ تین وقت کا کھانا وہ سب اکٹھے ہی کھاتے تھے۔ کیونکہ یہ ان کے بزرگوں کا اصول تھا۔۔۔

اسفندیار بھی مارے بندھے ہی اپنی امی کے اتنے اصرار پر وہاں بیٹھا تھا کیونکہ وہ یہ سب تماشہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے او منحوس کہاں مرگئی ناشتہ کہا تھا پائے جو اتنی دیر لگا رہی ہے" عصمت بیگم کی پھٹکار سنتے وہ کانپتے ہاتھوں سے چائے کی ٹرے پکڑے نوری کے ساتھ آئی۔۔۔

اور سب کو چائے سرو کرنے لگی۔۔۔

سب کا اسکو دیکھ کر منہ بن چکا تھا جبکہ اسفند جہاں تھا وہیں رہ گیا۔۔۔

اس چاند سے چہرے کا اتنا برا حال۔۔۔ اسکا یہ حال اسکا دل چیر گیا تھا نوالہ جیسے حلق میں اٹکا تھا۔۔۔

غوطہ لگتے ہی فوراً سب اسکی طرف متوجہ ہوئے جواب پانی پی رہا تھا۔۔۔

جب شازیہ نے سب کا دیہان اسفند پر دیکھا تو وفا کے پاؤں میں ٹانگ اڑائی جو عصمت بیگم کے لیے چائے ڈال رہی تھی۔۔۔۔

اسکا ہاتھ لڑکھڑایا اور تھوڑی سے چائے کے چھینٹے انکا نفیس سوٹ داغ دار کر گئے۔۔۔

"ارے کم ذات منحوس ماری تجھے میرے ہی کپڑے ملے تھے"۔۔۔

انہوں نے بغیر کسی کا لہاز کیے اسکے منہ پر اٹے ہاتھ کا تھپڑ مارا جس پر وہ لڑکھڑا کر پیچھے گری۔۔۔۔

مومن نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی اور ایک لفظ منہ پر نہ لایا۔۔۔ اسفند کا خون مومن کو دیکھ کر کھولنے لگا جو اپنی

محبت کی رسوائی پر خاموش تماشا بنی بیٹھا تھا۔۔۔

عصمت بیگم نے بغیر اسکی پروا کیے کپ میں بچی گرم چائے اسکے ہاتھ اور پاؤں پر پھینک دی جو اسکا ہاتھ اور سفید

پاؤں جلا کر سرخ کر گئی۔۔۔

آہستہ

اسکی دردناک چیخوں سے حویلی گونج اٹھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بس" اسفند ایک دھاڑ سے اٹھا جس کی بدولت اسکی کرسی پیچھے جاگری اور اسکی آگے کی پلیٹس نیچے گر گئیں۔۔۔

"بس بہت ہو گیا سمجھتے کیا ہیں آپ سب آپ لوگوں کے سینے میں دل نہیں جو دھڑکتا ہے یا پتھر فٹ ہے جسی اس معصوم کا کوئی خیال ہی نہیں"

اسنے خون رنگ آنکھوں سے سب کو دیکھتے کہا۔۔۔

جو سب ہونکوں کی طرح اسکا چہرہ تک رہے تھے۔۔۔

"نوری"

"نوری"

اپنی آواز کی پکار پر وہ دوڑی چلی آئی۔۔۔

نوری فوراً انہیں کمرے میں لے کر جاؤ اور مرہم پٹی کرو۔۔۔
اسکی بات پر سب لوگوں کے منہ پر غصہ چھلکنے لگا۔۔۔ جبکہ وفانے اسے تشکر آمیز نظروں سے دیکھا جسے دیکھتے وہ نظریں چرا گیا۔۔۔

وہ پہلے تو کچھ نہ کر سکا تھا اسکے لیے مگر اب اسنے سوچ لیا تھا اسکے ہوتے ہوئے وہ کسی کو بھی وفا کو نقصان پہنچانے نہیں دے گا۔

نوری جب وفا کو لے گئی تو اسفند یار وہاں سے جانے لگا۔ جب مومن کی بات نے اسکے قدم روکے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اسفندیار میں اس گاؤں کا سردار ابھی زندہ ہوں۔ جب میں اس کا شوہر ہو کر نہیں بولا تو تم کیوں بولے یہ بڑوں کا معاملہ ہے بہتر ہے تم ان سب سے دور رہو"

اسنے وارنگ دیتے لہجے میں کہا تو اسفند پلٹا اور اسکے قریب آیا۔۔۔

مجھے معاف کی جیے گا سردار مومن صاحب کے میں نے آپ کی شان میں گستاخی کی۔ To hell with your

restrictions and bloody vani rasam

اسکی بات پر سب غصے سے کھڑے ہوئے۔۔۔

اسفند زبان سمجھال کر بات کرو... ثاقب صاحب دھاڑے۔۔۔ تم گاؤں کے سردار سے بات کر رہے ہو۔۔۔

"مجھے معاف کی جیے گا چاچا میں سردار صاحب کو اپنا بھائی سمجھ بیٹھا تھا مگر مجھے کیا علم تھا کہ یہ تو کٹھور سردار ہیں جنہیں اپنی انا اپنے رشتے سے زیادہ عزیز ہے"۔۔۔

اسنے بھی بھگو بھگو کے ماری۔۔۔

"میرا دم گھٹتا ہے یہاں۔ خدا کی قسم جس دن میری مجبوری ختم ہوئی اس دن خود یہاں سے سارے رشتے ختم کر کے چلا جاؤں گا اور نہ ہی تب کوئی مجھے روک سکے گا اور نہ ہی کوئی سردار حکم چلا پائے گا"۔۔۔ اسنے مومن کو طنزیہ نظروں سے دیکھتے کہا۔۔۔

اسکی بات پر سارے گڑ بڑا گئے اور اسے ٹھنڈا کرنے لگے۔۔۔

جب کے مومن اسے گھوریوں سے نوازا رہا تھا جسنے اسے بھائی اور جگری یار سے سیدھا سردار بنا دیا تھا۔۔۔

"اسفند ہم آرام سے بیٹھ کے بات کرتے ہیں"۔۔۔ مومن نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تمہیں واقعی یقین ہے کہ میں تمہاری بات سنوں گا" مومن اسفندیار نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔۔

"یقین کرو جس دن میری مجبوری ختم ہوئی وہ دن میرا اس حویلی میں آخری دن ہو گا اور تم پچھتاتے رہ جاؤ گے۔۔۔۔

مومن کو اس لمحے وہ کوئی اور ہی شخص لگا۔۔۔

"کہا تھا نہ اپنی محبت کا خیال رکھنا مگر تم وعدہ وفانہ کر پائے اب بھول جاؤ تمہارا کوئی دوست تھا" اسفندیار نے اسکے کان میں سرگوشی کی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

نوری جیسے ہی اسکی مرہم پٹی کر کے گئی تھی عصمت نے اسے پھر بلوایا تھا۔۔۔

"مردوں کو قابو کرنا تو اچھی طرح آتا ہے تم جیسی بیچ لڑکیوں کو جیسا بھائی ویسی بہن"

اسکے آتے ہی عصمت بیگم نے اسپر نشتر کی برسات کر دی تھی جس سے اسکی روح گھائل ہو کر رہ گئی تھی مگر ابھی صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

یہ برتن دیکھ رہی ہو یہ سب رات کے کھانے سے پہلے دھل جانے چاہیے۔۔۔۔ اگر ان میں سے ایک بھی بچا تو رات کے کھانے تک تم نہیں بچو گی۔۔۔۔

اسنے ایک نظر اپنے سامنے لگے برتنوں کے ڈھیر کو دیکھا۔ ایسا لگ رہا تھا انہوں نے جان بوجھ کر یہ دھلے برتن دھونے والے کیے ہیں تاکہ اسے عزیت دے سکیں کیونکہ پورا سنک اور تینوں شیلو گندے برتنوں سے بھری تھیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے ایک نظر اپنے جھلسے ہاتھوں کو دیکھا جن پر بڑے بڑے سرخ پانی والی آبلے پڑے تھے اور پھر برتنوں کو۔۔۔

اسنے خدا کا نام لیا اور لگی برتن دھونے۔۔۔۔

بمشکل ہی سہی لیکن وفانے رات تک جیسے تیسے کر کے سارے برتنوں کا ڈھیر دھو دیا تھا مگر صرف وہی جانتی تھی کہ اسے یہ سب کرنے میں کتنی تکلیف ہوئی اور اب تو اس کے ہاتھ کسی کام کے نہیں رہے تھے۔ ہاتھوں پر پڑے پانی کے آبلے پھٹ چکے تھے اور ان میں سے پانی رس رہا تھا۔۔۔۔۔
آنسو بہہ بہہ کہ آنکھیں سوچ کی تھیں۔۔۔۔

بخار کی تپش سے ہلکان ہوتی وہ کبھی ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو قابو کرتی اور کبھی پانی پی کر اپنا پیٹ بھرتی۔۔۔
بھوک سے اسے اب چکر آنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔

جب اس سے باہر کھانا لگانے کا بلاوا آیا۔۔۔ تو وہ اپنی ساری ہمت جمع کر کے اٹھی اور نوری کے ساتھ مل کر باہر ٹیبل پر کھانا لگانے لگی اس کا یہ حال دیکھ کر شازیہ، نازیہ، عصمت بیگم اور شہناز بیگم بہت خوش تھیں۔۔۔
کھانا سرو کرتے وقت بھی اس کے ہاتھ کپکپاہٹ کا شکار تھے۔۔۔۔۔
یہ کون ہے بھئی۔۔۔۔

قاسم جو آج ہی شہر سے آیا تھا وفا کو اوپر سے نیچے تک دلچسپی سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔
"ہنہہہ" ونی میں آئی یے کم زات۔۔۔ نائلہ بیگم (اسفند اور مومن کی پھپھو)۔۔۔ تنفر سے بولیں۔۔۔
قاسم کے لب اوو کہ انداز میں کھلے اور ستائشی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔
وفا اسکی گہری اور بے باک نظروں سے الجھن کا شکار تھی جی بھی اپنے گرد لی چادر بار بار درست کرتی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کسی نے نوٹ کیا ہوا نہیں مگر اسفندیار اسکی بے چینی بھانپ چکا تھا۔۔۔

مومن کو وفا کے ہاتھ دیکھ تشویش نے آن گھیرا مگر وہ زبان پر خاموشی کا پہرہ بیٹھائے کھانا کھانے لگا۔۔۔

لیکن جب وہی ہاتھ اسفند کے آگے آئے تو اس کا دل دکھ سے بھر گیا۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنی آنکھوں میں نمی آنے سے نہ روک سکا۔۔۔

بھوک پل میں مری تھی۔۔۔

اور اس نے اپنی پلیٹ کی آگے ہاتھ کر کے اسے کھانا ڈالنے سے روک دیا تو وہ اچھبے سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

اسفند کی نظریں مسلسل اس کے ہاتھوں کی طرف تھی جب کہ سبھی ہاتھ روکے اسے دیکھنے لگے۔۔۔۔

آپ اپنے کمرے میں جائیں۔۔۔ اسفند کی بات پر اس نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔
"مگر"

میں نے کہا نہ آپ اپنے کمرے میں جائیں اس حویلی میں ملازمین کی کمی نہیں ہے غصہ ضبط کرنے کے باوجود اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسے وفا کی طبیعت کے ساتھ ساتھ اس کی الجھن بھی سمجھ آ گئی تھی جو وہ بار بار قاسم کی نظروں سے محسوس کر رہی تھی تبھی اسے منظر سے ہٹانا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔

اس کے ہٹتے ہی سارے اسفندیار کو گھورنے لگے جبکہ اس کی گھورتی نظریں قاسم پر تھیں جو ہر بڑا کر نظریں جھکا گیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے غصے کی وجہ سے کوئی کچھ نہ بولا لیکن وہ صرف اپنی پلیٹ میں چیچ ہلاتا رہا بھوک تو ویسے بھی مر گئی تھی اور پھر کچھ دیر بعد وہ اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted On Kitab Nagri

رات کے بارہ بج چکے تھے۔ حویلی میں ہو کا عالم تھا۔ سب ہی اتنی سردی میں اپنے کمروں میں دبکے ہوئے تھے۔ ایسے میں وفاسروینٹ کو ارٹریں۔ زمین پر ایک پتلی چادر پر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے اکڑوں بیٹھی تھی۔ ہاتھ اور پاؤں جلن کے مارے بے حال تھے۔ آنسو بے لگام ہوتے اسکی آنکھوں سے ٹپکتے جارہے تھے۔ وقفے وقفے سے اسکی سسکی کی آواز گونج رہی تھی۔ درد کے مارے اسکا برا حال ہو چکا تھا۔۔۔

ایسے میں اپنے کمرے کے باہر قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ ٹھٹکی۔۔۔ کوئی دبے پاؤں اندر داخل ہوا۔۔۔

وفانے آرام سے اپنی آنکھیں موندھ لی تھیں۔۔۔

"برداشت کیوں نہیں ہوتا تم سے آخر کار چلے آئے"

وہ جیسے اسکی موجودگی سے واقف تھی تبھی آنکھیں بند کر کے ہی پہچان لیا تھا کہ آنے والا کوئی اور نہیں اسفند ہے۔۔۔

وہ بھی اپنے نئے کلف لگے سوٹ کی پروا کیے بغیر اس سے کچھ دور سامنے کی دیوار سے لگ کر اکڑوں بیٹھ گیا۔۔۔ نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

"تم کچھ کہتی کیوں نہیں کیوں چپ چاپ سہتی ہو یہ سب ظلم جس وفا کو میں جانتا ہوں وہ ایسی تو نہ تھی" اسفند یار نے دکھ سے کہا۔۔۔

"ہنہ جس وفا کو تم جانتے تھے اسے اسکی محبت پر ناز تھا، بلکہ کامل یقین تھا جبکہ یہاں آتے ہی وہ یقین پل میں مسمار ہو چکا ہے ایک برباد ہوئی عمارت کی طرح پھر کہاں کی بہادری کہاں کا انصاف ہم تو اپنی ہی محبت کے ڈسے ہیں" اسنے تمسخرانہ انداز میں کہا جبکہ اسفند کو اسکی بات میں تمسخر سے زیادہ شکستہ حالی نظر آئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا تھی وہ اور کیا سے کیا بن گئی تھی۔۔۔

"وفا تمہیں سب کا ہمت سے مقابلہ کرنا ہو گا"

"ہا ہا ہا میری محبت نے ہی مجھے یوں منہ کے بل گرایا ہے کہ اٹھنے کی سکت نہیں پھر کہاں کا مقابلہ کیسا مقابلہ"

اسکا تھقہ بھی اسکی طرح کھوکھلا ہو چکا تھا۔۔۔

تو تم زریاب کو گناہگار مانتی ہو۔۔۔

اسفند کی بات پر اسنے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔۔

"تو پھر یوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے کیسے ہار مان سکتی ہو، اسے بے قصور ثابت کرنے کے لیے لڑو"

اسفند کی بات اسکے دل کو جا کر لگی تھی وہ سیدھی ہو بیٹھی۔۔۔

"تم اپنی بہن کے عزت کے لوٹیرے کا ساتھ دے رہے ہو"

اسکے سوال میں تفتیش سے زیادہ حیرت تھی۔۔۔

"تم اپنے بھائی کو عزت کا لوٹیرا سمجھتی ہو" اسفند یار نے آئسبر واٹھا کر سوال کیا تو وہ فوراً بولی۔۔۔

"کبھی نہیں میں مر کر بھی یقین نہیں کر سکتی کہ زریاب ایسا کر سکتا ہے مجھے اس پر پورا یقین ہے لیکن تم کیوں

میرا ساتھ دے رہے ہو تم کیوں اسے بے قصور سمجھتے ہو۔ تم تو وہاں نہیں تھے نہ، نہ تم نے دیکھا جبکہ مومن کہتا

ہے اسنے یہ سب دیکھا تم پھر بھی میرا ساتھ دے رہے ہو"

وفانے یقین سے کہتے ہوئے حیرت میں اس سے سوال کیا۔۔۔

تو وہ سر جھکا کر مسکرا دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے تمہیں اپنی محبت پر یقین ہے ویسے ہی مجھے اپنی محبت پر یقین ہے اگر تم کہتی کہ زریاب وہاں نہیں گیا تھا میں تب بھی یقین کر لیتا کیونکہ مجھے تم پر اندھا یقین ہے "اسنے ٹھہر کر ایک ایک لفظ ادا کیا جو وفا کو کسی اور جہاں لے جا چکا تھا اور کتنے احسان کرے گا یہ لڑکا اس پر۔۔۔۔

وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔

اسکی محبت سچی تھی تبھی وہ اسے نہ پا کر بھی سکون میں ہے جبکہ میں اور مومن ہم میں سے کسی کی محبت میں اتنا صدق نہیں تھا کہ ہماری محبت کامل ہو سکتی۔۔۔۔

وفا سفند کو دیکھ کر دل میں بولی۔۔۔

چونکی تو تب جب نوری مرہم لے کر آئی اور اسے لگانے لگی۔۔۔

درد ضبط کرتے اسے منہ سے کبھی سسکی کبھی آہ نکل رہی تھی جو اسفندیار کے دل میں درد کی لہر برپا کر دیتی۔۔۔۔

وہ چاہتا تو اسکی مرہم پٹی خود بھی کر سکتا تھا مگر اسے وفا کی عزت زیادہ عزیز تھی مگر اس دل کا کیا کرتا جو ہر وقت وفا کی طرف ہمکتا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

پھر نوری بھی تو اسکے حال سے واقف تھی۔ وہ اسے ہمیشہ بہنوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔ جب ہی وفا کے بارے میں بھی نوری کا سارا علم تھا۔۔۔

جب اس سے وفا کا درد برداشت نہ ہوا تو وہ جانے لگا جب وفا کے لفظوں نے اسکے قدم زنجیر کیے۔۔۔۔

پہلی دفعہ ہوا ایسا کہ مجھے چوٹ لگی اور تم نے آنکھ اٹھا کر مجھے دیکھا بھی نہیں۔۔۔

اسکی بات پر وہ تڑپ کر پلٹا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا نہیں ہے وفابس ڈرتا ہوں تمہیں دیکھ کر میری نظریں کوئی گستاخی نا کر بیٹھیں۔۔۔۔ اور ویسے بھی اب تم کسی کی امانت ہو میرے پاس ایسا کوئی حق بچا ہی نہیں جس کی بنا پر تمہیں نظر بھر کر دیکھ سکوں"

"اور سنا تو ہو گا تم نے ادب و احترام پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں۔۔۔"

اسنے اپنے بازو سے زبردستی آنکھوں سے بے لگام ہوتے آنسو پونچھتے کہا۔۔۔۔

"چلتا ہوں اس سے پہلے کہ کچھ اور بول دوں جو بولنا نہیں ویسا بھی آج کل منہ سے دل کی بات ہی نکل جاتی ہے خدا حافظ اپنا خیال رکھنا اور کھانا کھالینا"

"اسفی" اسکی ہلکی سی آواز پر اسفند کا دل کیا سب چھوڑ چھاڑ کر اسکے پاس بیٹھیں رہ جائے۔۔۔

"تم بھی کھانا کھالینا حیران مت ہو اچھی طرح جانتی ہو تمہیں، محبت نہ صحیح تم سے دل کا رشتہ ہے پتا ہے مجھے کہ میرے جاتے ہی تم کھانا کھائے بغیر اٹھ گئے ہو گے"

اسفند کو حیران ہوتے دیکھ اسنے بات مکمل کی۔۔۔۔

اسفند اسکی بات پوری ہوتے ہی نکلتا چلا گیا کیونکہ کچھ دیر اور رکتا تو جانہ پاتا۔۔۔۔

پیچھے وفانم آنکھوں سے اس رستے کو دیکھتی رہی جہاں سے وہ گزرا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی اسفند کمرے میں گیا مومن کے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ ٹہلتے ٹہلتے نیچے آیا تو نوری کو کچن میں رات کے اس پہر دیکھ کر چونکا۔۔۔

نوری تم رات کے اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نوری جو وفا کی مرہم پٹی کر کے اسے کھانا کھلا کر ابھی کچن میں برتن رکھنے آئی تھی مومن کی آواز پر ہڑبڑا کر مڑی۔۔۔

جی! وہ وفابی بی کو کھانا کھلا کر ان کے جھلسے ہوئے ہاتھوں پر مرہم لگا کر یہ بس برتن رکھنے آئی تھی میں جارہی ہوں"

اس نے فوراً کہا اور چلتی بنی اس سے پہلے کہ وہ جاتی مومن نے اسے روکا اور کہا۔۔۔۔۔
"وفا کو میرے کمرے میں بھیج دو"
"جی"

اس نے حیرت سے پوچھا کیوں کہ صبح ہی شہناز بیگم نے وفا کو سرونٹ کو ارٹری میں شفٹ کر لیا تھا۔۔۔
اور اسے مومن کے کمرے میں جانے کی پابندی لگائی تھی اس وجہ سے وہ پورا منہ اور آنکھیں کھول مومن کو حیرت سے تنکے لگی جس پر اس نے اسے جھڑک دیا۔۔۔۔۔
"جتنا کہا ہے اتنا کرو وفا کو میرے کمرے میں بھیجو جھڑک کر یہ کہتے ہی وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور نوری وفا کو مومن کا پیغام دینے چلی گئی۔۔۔۔۔

یہ دو دن زریاب نے سولی پر لٹک کر گزارے تھے اسے کسی پل چین نہیں آرہا تھا اس کی بہن اتنی مشکل میں تھی تو وہ کیسے نرم بستر پر لیٹ سکتا تھا۔ وہ مسلسل اذیت کا شکار تھا۔۔۔۔۔
اب اس کی بس ہو چکی تھی اگر وہ اور صبر کرتا تو یقیناً اس کی نسلیں پھٹ جاتیں۔ اس نے سوچ لیا تھا اب آریا پار

Posted On Kitab Nagri

اب وہ اپنی بہن کو وہاں نہیں رہنے دے سکتا تھا کیونکہ اس نے مومن کی آنکھوں میں جو آگ دیکھی تھی اس نے کسی کو تو جلا کر راکھ کرنا تھا۔ مگر وہ وفا کو اس سلگتی آگ سے بچانا چاہتا تھا مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ وہ اس سلگتی آگ میں پہلے ہی جھلس چکی ہے۔۔۔۔

وہ غصے میں گاڑی کی چابی لے کر باہر نکلا تھا طاہر صاحب اور اس کی والدہ نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہ رکا نہ ہی وہ سحر کی کسی منت سماجت پر رکا تھا۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر وہ وفا کو نہ لاسکا تو خود کو ہی ان کے حوالے کر دے گا۔۔۔۔ وہ جیسے ہی گاڑی لے کر نکلا تھا آدھے راستے میں اس کی گاڑی کا ٹائر برسٹ ہو گیا اور ایک جھٹکے سے اسکی گاڑی رکی تھی۔۔۔۔

جیسے ہی وہ ٹائر دیکھنے باہر نکلا کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھ کر اسے بے ہوش کر دیا تھا اور وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ جیل میں تھا جہاں اس پر جسمانی ریمانڈ ہو رہا تھا۔۔۔۔ پولیس والوں نے اس پر ڈنڈے برسائے مگر اس کے جسم کو لہو لہان کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ چلا چلا کر پوچھتا رہا کہ اس کا قصور کیا ہے مگر سارے منہ بند کیے بس اپنا کام کر رہے تھے۔۔۔۔

اس نے درد سے آنکھیں بند کیں تو چھن سے اس کی آنکھوں کے سامنے وفا کا چہرہ اہرایا اس کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔۔۔۔

اسے بس اس بات کی خوشی تھی کہ اگر اس کی بہن دکھ میں تھی تو سکھ میں وہ بھی نہ تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

زریاب جیل میں ہے اس کی خبر کانوں کان کسی کو نہیں ہونی چاہیے خاص کر اسفندیار کو اگر اس کو ذرا سی بھی بھنک لگ گئی تو وہ اس کو نکلوانے کی سر توڑ کوشش کرے گا اس لیے میں نے تمہیں اس کام کے لیے چنا اس شخص نے سامنے بیٹھے شخص پر ہاتھ رکھ کے کہا تو وہ شیطانی مسکراہٹ لئے سر ہلا گیا۔۔۔

جبکہ زریاب ان دونوں کو دیکھ ساری کارستانی سمجھ گیا کہ وہ اس حالت تک کس کی بدولت پہنچا۔ لیکن دکھ اسے اس بات کا تھا کہ وفا کو وہ پھر بھی رہانہ کر پایا۔۔۔۔

"اگر مجھے ہی قید کرنا تھا تو پھر وفا کو کیوں مانگا ہم سے"

زریاب دھاڑا۔۔۔

باہر کھڑے ان دونوں میں سے ایک شخص مسکرا دیا جلتی مسکراہٹ۔۔۔۔۔

اتنی رات کو مومن کا بلاوا وفا کو تشویش میں مبتلا کر چکا تھا وہ جیسے ہی کھٹکھٹا کر اندر آئی تو مومن نے اسے دروازہ بند کرنے کا کہا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دروازہ بند کر کے وہ اگلے حکم کی منتظر تھی۔۔۔

"یہاں آؤ" دو لفظی جواب میں مومن نے اسے اپنے قریب بلایا۔

جو صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا اور ایک ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی جو اس کی ذہنی کیفیت کے ابتر ہونے کا شکار تھی۔۔۔

رات کے اس پہر ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر کوئی کچھ بھی سوچ سکتا تھا اور جو سوچ وفا کے ذہن میں چل رہی تھی وہ وفا سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شام سے مومن غصے میں بھرا پھر رہا تھا کیونکہ اسکی اسفند سے پہلی دفعہ بول چال بند ہوئی تھی اور وجہ وفا تھی اب اس کا غصہ تو وفا پر ہی نکلنا تھا نا۔۔۔

اس لیے رات کے اس پہر اسے اذیت دینے کے لیے بلایا تھا۔۔۔

وہ اس وقت وفا کو بس زریاب کی بہن کی طرح سوچ رہا تھا اس کے علاوہ اس کے دل میں کوئی جذبہ نہ تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک دم اٹھ کے کھڑا ہوا اور وفا کے ارد گرد چکر لگانے لگا اور طنزیہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم اپنے اوپر معصومیت کا چولا اوڑھ کر لوگوں سے ہمدردی لیتی پھر وگئی اور میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا"۔۔۔۔

"مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا"۔۔۔

وفالہ بھینچ کر بولی۔۔۔

"تم جو اسفند کے سامنے معصومیت اور مسکین بننے کا ڈرامہ کرتی ہو کیا میں انجان ہوں اس سب سے۔ ہنہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ یہ، تم کیا سمجھی میرا جگری یار تم پر ترس کھا کر میرے مقابل اتر آئے گا تو میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ دوں گا نہ وفابی بی نا"۔۔۔

www.kitabnagri.com

"میری محبت گل رخ تم صرف اس حویلی کے باہر تھی لیکن جس دن تم نے اس حویلی کی دہلیز پار کی، اس دن سے تم میرے لیے صرف ایک لونڈی ہو دل بہلانے کا سامان جس سے دل تو بہلایا جاسکتا ہے مگر محبت نہیں کی جا سکتی"۔۔۔۔

وفای جانتی تھی اسکی باتوں نے وفا کے دل کا کیا حال کیا، اسے کیسے لہو لہان کیا۔۔۔۔

"تو تم بھی نکلے نا ایک پست زہنیت کے وڈیرے جسے صرف جسموں سے محبت ہے"

Posted On Kitab Nagri

وفا کی بات مومن کو کوڑے کی طرح لگی جس پر وہ بلبلا اٹھا اور وفا کو بالوں سے کھینچ کر اپنے مقابل کیا۔۔۔۔
"بہت زبان نہیں چلنے لگی میرے آگے پہلے تو مجھے آپ کہا کرتی تھی اب تم پر آگئی۔۔۔۔
اسکے طنزیہ لہجے پر وہ تمسخرانہ انداز میں مسکرائی۔۔۔۔

"آپ پہلے تمہیں میں اس لیے کہتی تھی کہ تم میری محبت تھے۔ جس کے لیے احترام واجب تھا۔ مگر اب تم میرے لیے صرف ایک وڈیرے ہو جس کی عزت میری نظر میں دو کوڑی کی بھی نہیں جو اپنی عزت کو عزت نہ دے سکے"

وفا کی بات ختم ہوتے ہی مومن نے اسکے لبوں کو اپنی دسترس میں لیا اور اس پر اپنے غصے کی شدت لوٹانے لگا۔۔۔۔

وفانے اسے پیچھے کرنا چاہا تو مومن نے اسکے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف موڑ دیے۔۔۔۔
وفا تکلیف سے بلبلا اٹھی مگر مومن نے اس پر رحم ناکھایا بلکہ اور اسکی سانسیں تنگ کر دیں۔۔۔۔
وفا کے حواس سن ہو چکے تھے اس سے پہلے کہ وہ گرتی مومن پیچھے ہٹا۔۔۔۔ وہ کھانستی ہوئی نیچے بیٹھ گئی اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

دوسرے ہاتھ سے ہونٹوں کو رگڑتے خون صاف کیا اور رگڑتی گئی۔۔۔۔
تاکہ اس بے رحم کا لمس مٹا سکے۔۔۔۔

"ہنہ میرا لمس مٹانے کی کوشش اچھی تھی لیکن تب کیا کرو گی جب تمہاری مرضی کے خلاف تمہاری روح میں سرایت کروں گا آئی ایم ڈیم شیور تڑپو گی تم"

اسکی مسکراہٹ سے اس وقت وفا کو کراہیت محسوس ہوئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"یونواٹ مومن تم سے محبت کرنا میری زندگی کی سب سے بڑی بھول تھی مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں نے تم جیسے پتھر دل سے محبت کی جو محبت کے م سے بھی واقف نہیں جو سمجھتا ہے بستر پر اچھے ہونے سے وہ عورت کو اپنا غلام بنالے گا۔ بٹ یو آر ہائی مسٹیکن مرد وہ نہیں جو بستر پر اچھا ہو مرد وہ ہے جو اپنی عورت کو تحفظ فراہم کرے جو تم مجھے نہ کر سکے"

مومن کو وفا کی باتوں نے سرتاپیر جھلسا دیا تھا اسنے مومن کو اسکا ایسا رخ دکھایا تھا جس میں اسکی شکل نہایت کراہیت آمیز تھی۔۔۔ جو مومن برداشت نہ کر سکا۔۔۔

اسنے کمرے سے باہر جاتی وفا کو کمر سے پکڑ کر اندر کھینچا اور کمرہ لاک کرتے اسے بیڈ پر پٹھا۔۔۔

اور اپنے بٹن کھولنے لگا۔۔۔ اسنے جانے انجانے میں مومن کی مردانگی کو چیلنج کر دیا تھا۔۔۔ اور وہ انا کا مارا شخص اب اپنی محبت کو بری طرح روندھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

وفا اسکے ارادے دیکھ ڈر گئی۔ وہ جیسے ہی بیڈ سے اٹھنے لگی مومن نے اسکے دونوں ہاتھوں کو بیڈ سے لگا کر اس پر تشدد شروع کیا۔۔۔

"کہاں جا رہی تھی، ابھی تو تمہیں پوری رات اپنی کہی ہوئی باتوں پر پچھتانا ہے، اب تمہیں پتا چلے گا کہ میں اصل مرد ہوں یا نہیں"

وفا بری طرح بلکنے لگی تھی۔۔۔

"ایسا مت کرو مومن میری محبت کو دفن مت کرو، میں مر جاؤں گی، میری محبت کی اتنی بڑی سزا مت دو مجھے کہ دوبارہ تمہیں اس نگاہ سے نہ دیکھ پاؤں"

Posted On Kitab Nagri

"نانا ناڈار لنگ اب تو میں تم پر ایسی مہر لگاؤں گا کہ تم میرے علاوہ کسی کو سوچو گی بھی نہیں دیکھنا تو دور کی بات ہے"

مومن نے اسکو بری طرح جگہ جگہ سے نوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ جنونیت میں اس پر ظلم ڈھاتے ہوئے بھی یہ چاہتا تھا کہ وفا صرف اس سے محبت کرے اسے چاہے اس بات سے انجان اسکا یہ فعل وفا کے دل سے اسکی محبت ختم کر دے گا۔۔۔

وفا کی مزاحمت کرتے ہاتھ بے جان ہوتے جا رہے تھے۔ جسم کا پور پور زخمی ہو چکا تھا۔

"خدا ارامو من رک جاؤ میری محبت مر جائے گی"

اسکی کانپتی ہوئی سرگوشی پر مومن ایک لمحے کو رک لیکن پھر کان بند کیے مکمل مدہوش ہوتا چلا گیا اور وفا کو اپنی جنونیت دکھانے لگا۔۔۔

صبح کے پانچ بجے اسنے وفا کی جان بخشی کی اور اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

اگر کبھی نفس کے ہاتھوں مجبور ہو ڈار لنگ تو کہیں باہر منہ مارنے کی بجائے میرے کمرے میں آ جانا میں سمجھ

جاؤں گا اور تمہیں تمہارے حق سے نوازوں گا آخر کار محبت ہو تم میری"

یہ کہتے ہوئے وہ اس پر سے ہٹا وفانے نیم بے ہوشی میں اسکے یہ الفاظ سنے اور پھر وہ ہوش و خرد سے بے گانہ ہوتی چلی گئی۔۔۔۔

مومن اس بات سے انجان مزے کی نیند لوٹنے لگا کہ اسنے وفا کی محبت پر کاری ضرب لگائی ہے۔

جس سے وفا کی محبت اپنی موت آپ مر گئی تھی۔ اب جو بچا تھا وہ خالی جسم تھا بغیر کسی احساسات کہ یا شاید اب جان باقی ہی نہ رہی تھی اسکے وجود میں یہ تو سورج نکلنے پر پتا چلنا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

صبح سب ملازموں کو کام کرتا دیکھ عصمت بیگم کی ماتھے پر تیوری چڑھی۔۔۔
"ارے یہ کمبخت وئی کہاں گئی سورج سر پر ہے اور اس مہارانی کی نیندیں نہیں پوری ہو رہیں، ہماری نیندیں اڑا کر
یہ کمبخت اپنی نیندیں پوری کر رہی ہے"
ان کے چلانے پر سب ہی انکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔
اے نوری جا جا کر اس بلا کو لے کر آ۔۔۔ نائلہ بیگم پھنکاریں۔۔۔
بی بی جی وہ تورات سے مومن صاحب کے کمرے میں ہیں۔۔۔۔
"کیا کیا کیا یہ میرے گناہ گار کان کیا سن رہے ہیں دیکھ رہی ہیں بھابی آپ کیسے اس کم ذات نے ہمارے بیٹے پر
بھی جادو کر دیا آپ کے منع کرنے کے باوجود وہ لڑکی مومن کے کمرے میں گئی۔۔۔
نائلہ بیگم نے اپنی نند شہناز بیگم کو دیکھتے سینہ پیٹتے کہا۔۔۔
شہناز بیگم کا چہرہ غصے سے بھر گیا۔۔۔
جاؤ نوری فوراً اس لڑکی کو بلا کر لاؤ۔۔۔ شہناز بیگم نے غصے سے کہا تو وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی۔۔۔
آج آجائے صحیح یہ دیکھنا میں کیسے اسکی چمڑی ادھیڑتی۔۔۔

نوری کے دروازہ کھٹکھٹانے پر مومن کی آنکھ کھلی۔۔۔
کون ہے۔۔۔ وہ اندر سے ہی غصے سے چیخا۔۔۔
صاحب جی میں نوری۔۔۔ وہ بیگم صاحبہ وفابی بی کو بلارہی ہیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جوا بھی بھی نیند میں تھا وفا کے بابت سن کر اسکی نیند بھک سے اڑی اور اسنے فوراً پلٹ کر اپنے بازو میں دیکھا
جہاں وفا پور پور زخمی حالت میں پڑی ہوئی تھی۔ اسکی رنگت خطرناک حد تک سفید پڑ چکی تھی۔۔۔
مومن فوراً اٹھا اور اسے جھنجھوڑا۔۔۔

گل رخ، گل رخ اٹھو۔۔۔

وفا کے وجود میں کوئی جنبش نہ ہوئی جبکہ اسکا سر د جسم محسوس کرتے مومن کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔
"گل رخ میری جان آنکھیں کھولو دیکھو میری طرف"

اسنے کانپتے لہجے میں کہہ کر اسکا منہ تھپتھپایا اس امید میں کہ وہ اٹھ جائے گی مگر بے سد۔۔۔
اگر وفا مومن کا یہ فکر مند لہجہ دیکھ لیتی تو شاید خوشی سے مر جاتی مگر دیر ہو چکی تھی۔۔۔

"اومائے گاڈ یہ میں نے کیا کر دیا اپنے ہاتھوں اپنی ہی محبت کو ادھیڑ دیا اسنے دونوں ہاتھ سے اپنے بال پکڑ کر نم
آنکھوں سے خود کو کوسا اسے خود سے شدید نفرت ہو رہی تھی"۔۔۔

وفا کا خیال آتے وہ فوراً ڈاکٹر کا کال کرتا اسے بلانے لگا۔۔۔

"وفا میری جان اٹھو پلیز معاف کر دو میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا میں پاگل ہو گیا تھا غصے سے، نہیں سمجھ سکا کہ اب
بھی تمہیں جان سے بڑھ کر چاہتا ہوں"

اسنے وفا کو جھنجھوڑتے کہا تو وفا کہہ جسم پر اپنے وحشی پن کے نشان دیکھ کر اپنے منہ پر تھپڑ مارنے لگا۔۔۔
یہاں تک کہ منہ لال پڑ گیا۔۔۔ زخمی ہاتھوں سے خون نکلنے لگا۔۔۔
اسنے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو اسے وہ لمحہ یاد آیا جب وفا کے ہاتھ جلے تھے تو اس نے اپنے کمرے میں جا کر اپنے بھی ہاتھ زخمی کر لیے تھے یہاں تک کہ اسکے ہاتھ خون سے بھر گئے تھے۔۔۔

وہ بے شک سب کے سامنے سردار بن کر وفا سے نفرت کرتا مگر اند سے وہ اب بھی وہی مومن تھا جو اسکی تکلیف پر تڑپ کر خود بھی اپنے آپ کو عزیت دیتا۔۔۔

مگر کل اسکے بدترین غصہ اسکی عقل کھا گیا تھا اور وہ، وہ فعل سر انجام دے گیا جس کے لیے وہ خود کو کبھی معاف نہ کر پاتا۔۔۔

دروازہ کھٹکنے پر وہ اپنا حلیہ درست کرتا اٹھا اور وفا کا وجود کمفرٹر سے ڈھک کر دروازہ کھولا جہاں شہناز بیگم غصہ لیے اندر داخل ہوئیں اور بغیر اسے دیکھے وفا کی طرف بڑھیں تاکہ اسے بالوں سے کھینچ کر نیچے لے جاسکیں مگر وفا کو دیکھ کر انکے بھی قدم ٹھٹھک کر رکے۔۔۔

اسکی اتنی بری حالت دیکھ کر انکا ہاتھ بے ساختہ دل پر گیا اور انہوں نے حیرت زدہ نظروں سے مومن کو دیکھا جیسا اس سب کی امید نہ ہو۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس تک گئیں اور تھوڑی سے شیٹ ہٹا کر دیکھا تو اسکے جسم پر جگہ جگہ اپنے بیٹے کے حیوانیت کے نشان دیکھ کر کپکپا اٹھیں۔۔۔

انہیں بے ساختہ اس لڑکی پر ترس آیا۔ بے شک وہ بھی اس سے نفرت کرتی تھیں۔ مگر اسکی یہ حالت انکا بھی دل چیر گئی تھی۔۔۔

انکے بیٹے نے بھی تو وہی کیا جس کے بدلے میں یہ لڑکی یہاں آئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا سفید پڑتا جسم نیلے پڑتے ہونٹ۔ مدھم سانسیں۔ انکو انکار بیا دلا گئی تھیں۔ کیا وہ اتنی سفاک ہو گئی تھیں کہ دوسروں کی بیٹی سے بھی خود حساب لینے چلیں تھیں۔

وہ فوراً پیچھے ہونیں۔ انکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ وہ مومن کی طرف گئیں اور رکھ کر اسکے منہ پر تھپڑ مارا۔ "تم میں اور زریاب میں آج کوئی فرق نہیں رہا..."

مومن شرمندگی سے نظریں جھکا گیا۔۔۔

اگر اسے کچھ ہو گیا تو میرے سے نظریں مت ملانا۔۔۔

مومن جتنی دفعہ خود کو کوستا کوس چکا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے جب اسکا چیک اپ کیا تو مومن کو تاسف سے دیکھنے لگی۔۔۔

میں نے دوائیاں دے دیں ہیں۔ اور بے ہوشی کا ڈوز بھی کیونکہ یہ جتنی تکلیف میں ہیں۔ انکا ہوش میں نا آنا ہی اچھا ہے۔۔۔

ویسے ایک بات کہنا چاہوں گی مومن تمہاری دوست ہونے کی حیثیت سے جو تم نے آج اس بے ضرر لڑکی کے ساتھ کیا ہے شاید ہی وہ لڑکی اب تمہیں معاف کر سکے کیونکہ جو جسم پر جو تم نے زخم دیے ہیں وہ تو شاید مندمل ہو جائیں مگر جو زخم روح پر لگے ہوں انکی کوئی معافی نہیں ہوتی۔۔۔

مومن سوچوں میں ڈوبا وفا کو دیکھ رہا تھا جو دنیا جہاں سے بے خبر بے ہوش تھی۔

اب پتا نہیں ہوش میں آکر اسکا کیاری ایکشن ہوتا۔۔۔

رات ہونے کو آئی تھی مگر وفا کمرے سے باہر نہ نکلی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو اسفندیار کو تشویش ہوئی۔۔۔

ایسا تو کوئی دن نہیں گزرا تھا جب گھر کے بڑوں نے مل کر اس سے کوئی کام نہ لیا ہو تو پھر آج کیسے وہ نظر نہیں آرہی۔۔۔

دل ہی دل میں خیریت کی دعا کرتے اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی مگر بے سود وہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔۔۔ کسی سے پوچھ کر وہ اس کا کردار بھی مشکوک نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس طرح خاموشی میں ہی بہتری جانی۔۔۔ رات جب سب اپنے کمرے میں چلے گئے تو اس نے نوری کو اپنے کمرے میں بلایا اور وفا کا پوچھا تھا جس کے جواب میں اس نے کہا۔۔۔

وہ اسفند لالہ وفابی بی تو آج اپنے کمرے سے باہر نہیں آئیں ان کی طبیعت بہت خراب تھی۔۔۔ لیکن میں تو سرونٹ کو اڑنے کے آ رہا ہوں وہاں تو وہ موجود نہیں ہے۔۔۔ جی وہ وہاں نہیں ہیں اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو پھر کہاں ہیں اس نے حیرت سے پوچھا۔۔۔ وہ جی جب آپ رات کو چلے گئے تھے تو مومن لالہ نے اسے اپنے کمرے میں بلایا۔۔۔ اتنا کہتے ہی وہ رک گئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی جیسے بولنا نہ چاہتی ہو۔۔۔

میں منتظر ہوں نوری اپنی بات مکمل کرو اس نے غصے سے کہا تو وہ فر فر شروع ہو گئی۔۔۔

کہ کیسے جب وہ رات کو وہاں سے گیا تو مومن نے وفا کو کمرے میں بلایا اور اس کے بعد کیا کیا ہوا۔۔۔

اس کی ایک ایک بات سنتے ہی اسفندیار کی آنکھوں میں سرخی بڑھنے لگی یہاں تک کہ اس نے سائیڈ پر پڑا ہوا ڈیو کوریشن پیس ہاتھ مار کر نیچے پھینکا کہ نوری کی چیخ نکل گئی اور اسفند کا ہاتھ زخمی ہو گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا مومن اس کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی۔۔۔۔۔"
اس کی خون رنگ آنکھیں دیوار پر لٹکی ہوئی اپنی اور مومن کی تصویر کی طرف گئیں۔۔۔۔۔
جسے دیکھتے ہوئے وہ چباچبا کر بول۔۔۔۔۔

وفا کو شام میں ہوش آپکا تھا تب سے مومن اس کی کیئر کر رہا تھا کبھی کوئی دوائی دیتا تو کبھی کوئی، کبھی کھانا کھلاتا تو کبھی زخموں پر پٹی کرتا۔۔۔۔۔

جبکہ وفا تو صرف سامنے والی دیوار کو گھورے جارہی تھی۔۔۔۔۔

تب سے اب تک اس نے اپنی زبان سے ایک لفظ نہ کہا تھا نہ ہی مومن کی طرف دیکھا تھا نہ ہی کوئی بات کی تھی اس کی خاموشی مومن کو بری طرح چھنے لگی تھی تب ہی اس نے بولنے میں پہل کی۔۔۔۔۔

"میں وہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا جو کل رات ہمارے درمیان ہوا۔۔۔۔۔"

اگر تم مجھے غصہ نہ دلاتی اور میری انا کو ٹھیس نہ پہنچاتی تو ایسا کبھی نہیں ہوتا بہر حال آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

اس کے بولنے پر وفانے ایک نظر اس کو دیکھا جس کے چہرے پر شرمندگی تو تھی مگر پچھتاوا نہیں تھا۔۔۔۔۔

"محبت میں انا نہیں ہوتی اور جس محبت میں انا ہو، وہ محبت نہیں ہوتی"

وفانے خالی آنکھوں سے دیکھتے شکستہ لہجے میں مومن کو کہا۔۔۔۔۔

جو اسکے لفظوں پر تڑپ کر اسے دیکھنے لگا تو کیا اسکی انانے وفا کی محبت بھی ختم کر دی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفندیار دودن سے وفا سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ اسے دیکھ کر کترا کے نکل جاتی اور وہ ہاتھ ملتارہ جاتا آج ایک ہفتے بعد اسے وفا سے بات کرنے کا موقع مل ہی گیا تھا۔۔۔۔۔
وہ جانے لگی تو وہ ایک دم اس کے آگے آکر رک گیا۔

وفامیری بات سنویوں کب تک کترائی پھرتی رہو گئی مجھ سے۔۔۔۔۔ جبکہ قصور وار بھی میں ہوں۔۔۔۔۔
اسفند کے کہنے پر وفانے اسے زخمی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

"اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں یہ تو میرے نصیب کا لکھا ہے جو مجھے مل رہا ہے"۔۔۔۔۔

وہ الگ بات ہے کہ میں نے اپنے ماں باپ کا چنار شتہ چھوڑ کر اپنی محبت کو ترجیح دی تو اس کی سزا تو مجھے ملنی ہی تھی۔۔۔۔۔

"لیکن وفا کب تک خاموش رہ کر خود پر ظلم برداشت کرو گی ایک نہ ایک دن تمہیں آواز اٹھانی ہی پڑے گی اور وہ دن چاہے آج کا ہی کیوں نہ ہو"۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو تمہاری چپ میری بھی تکلیف کا باعث بن رہی ہے خدا کے لیے اپنے لیے کچھ کرو کیونکہ جب تک ہم خود اپنے لئے کچھ نہیں کریں گے کوئی ہمارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

اس نے وہاں سے نکلتے ہوئے اسفند کے آخری فقرے پر غور کیا اور سر جھٹک کر چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ کچن میں کام کر رہی تھی کہ جھبی شازیہ کی آواز آئی۔۔۔۔۔

"اولڑ کی میرے لیے کافی لے آؤ"۔۔۔۔۔

جو باہر مصروف انداز میں صوفے پر بیٹھی ہوئی اپنے ناخنوں پر نیل پالش لگا رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اور میرے لیے پکوڑے بھی کر لینا کیونکہ میرا موڈ آج پکوڑوں کا ہو رہا ہے ساتھ ہری چٹنی لانا نہ بھولنا"۔۔۔۔۔
وفانے جیسے ہی ان دونوں کی آواز سنی تو برتن پٹج کر شیلو پر رکھے۔ ان دونوں نے اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

اس عرصے میں ان دونوں لڑکیوں نے اس کو تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دیا تھا اور آج وفا کی بس ہو چکی تھی آخر کب تک برداشت کرتی وہ انکی منمائیاں۔۔۔۔۔

اور پھر صبح سے اس کے ذہن میں اسفندیار کی باتیں گردش کر رہی تھیں۔ جس پر عمل درآمد کرنے کا اس نے سوچا اور اس کے ذہن میں ایک شیطانی سوچ آئی اور اس نے اس سوچ پر فوراً عمل کیا۔۔۔۔۔
"اے کمبخت کہاں مر گئی"

آدھے گھنٹے تک جب وہ باہر نہ گئی تو شازیہ تملاتی ہوئی کچن کے دروازے سے اندر داخل ہو کر اسکی کلاس لینے لگی کہ اس کا پاؤں پھسلا اور وہ منہ کے بل نیچے گر کر زمین کو سلامی دے گئی۔
جس کو دیکھتے ہی وفا کا قہقہہ بے ساختہ تھا اور باقی ملازمین بھی اس کی حالت دیکھ کر جھکائے ہنسنے لگے۔۔۔۔۔
"ہائے امی مر گئی میں"

www.kitabnagri.com

شازیہ نے کلپ کر دہائی دی اور نازیہ کو اپنی مدد کے لیے بلایا۔۔۔۔۔

"ارے کہاں ہو شازی تمہیں تو اس کلمو ہی کو لانے بھیجا تھا تو پھر آآآآ....."

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی وہ بھی دھڑام سے زمین پر گرے تیل کی وجہ سے شازیہ کے اوپر ہی گر گئی جس کے باعث ان دونوں کا سر ٹکرا گیا اور پھر ان دونوں کی چیخیں تھیں۔۔۔۔۔
"ہائے اماں میری ٹانگ"

Posted On Kitab Nagri

نازیہ نے اپنا رونا روایا۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ان دونوں کی ہی کمر، ٹانگیں اور بازو اچھے خاصے ڈتج ہو چکے تھے جو وفا کے دل میں لڈو پھوٹنے کا کام کر رہے

تھے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس کا اندازہ اس کے چہرے پر کھنکتی ہنسی سے ہو رہا تھا۔۔۔۔
جو شاید ہی اس حویلی کے درودیوار نے پہلی دفعہ سنے تھے۔۔۔۔
اسفندیار جو وہاں سے گزر رہا تھا اس کے قہقہے پر فوراً بچن کی طرف گیا۔۔۔۔
کتنی دیر بعد اس نے وفا کو یوں کھل کر ہنستے دیکھا تھا آج تو اس کی دلی مراد بر آئی تھی۔ اس کا دل وفا کو خوش دیکھ کر بے حد خوش ہو چکا تھا اور شازی اور نازی کو نیچے گرا دیکھ اس کی ساری کارستانی سمجھ گیا۔۔۔۔۔
اسفندیار کو دروازے میں کھڑا دیکھ وفانے معصومیت سے دونوں کندھے اچکائے۔۔۔۔
"کہ جیسے میں نے کچھ نہیں کیا یہ ان کا اپنا قصور تھا"
جس پر اسفندیار نے سر دھنتے ہوئے شرارتی انداز میں اسے اشارہ کیا۔۔۔۔
جیسے کہنا چاہ رہا ہوں جیسے میں تمہیں جانتا ہی نہیں اور سر جھٹک کر ہنستے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔
جو بھی تھا وہ بہت خوش تھا۔ اب اسے یقین تھا پرانی وفا جلد لوٹ آئے گی مگر کئی لوگوں کو خوشیوں کے لیے بہت سی آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

ڈیرے پر اسفندیار اپنے ایک دوست سے ملنے آیا تھا۔ جب مومن نے اس کا راستہ روکا۔۔۔۔
اسفندیار مومن کو دیکھ کر اس کے قریب سے نظر انداز کر کے گزر جانا چاہتا تھا مگر مومن کے راستے میں آنے سے اسے رکنا پڑا۔۔۔۔
"ایسی بھی کیا ناراضگی اسفندیار کے تم نے دو ماہ سے مجھ سے بات ہی نہیں کی"

Posted On Kitab Nagri

مومن کے شکوے پر اسفند نے لب بھینچے۔۔۔ ویسے ہی اسے مومن کی وفاسے کی گئی بد تمیزی پر غصہ تھا۔ اسنے پھر جواب دیے بغیر نکلنا چاہا تھا تو مومن پھر اسکے راستے میں حائل ہوا۔۔۔
تم جواب دیے بغیر نہیں جاسکتے اسنے کڑے تیوروں سے کہا۔۔۔۔
"میرے راستے سے ہٹ جائیے سردار صاحب کیونکہ میں ایک سخت گیر وڈیرے سے بات کر کے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا جو اپنی بیوی کو عزت نہ دے سکے۔۔۔۔"

اسنے جب کہا تو اسکا لہجہ برف کی طرح سرد جب کے آنکھیں مومن کو نگلنے کے در پر تھیں۔۔۔۔
مومن ششدر رہ گیا۔۔۔
بھلا زریاب کو کیسے پتا چلا اس بات کا۔۔۔
اسکو حیرت میں دیکھ۔۔۔
اسفند بولا۔۔۔۔
حیران مت ہو میں بھی اسی حویلی میں رہتا ہوں جس میں تم اور ایسی باتیں چھپائے نہیں چھپتیں۔۔۔۔
اسنے مومن کو دیکھ کر طنز کیا۔۔۔
"اسفند تم ایسے تو نہ تھے"

مومن نے اسکا آگ برساتا لہجہ سن کر کہا۔۔۔
ہنہہ میں بھی تمہیں ایسا نہیں سمجھتا تھا مومن لیکن اس خون بہا کی تیج رسم نے مجھے تمہارا اصل رنگ بھی دکھا دیا اب مجھے تمہارے ساتھ ایسے رویے پر کوئی پچھتاوا نہیں اور اگر تم چاہتے ہو ہم پہلے جیسے ہو جائیں تو دوبارہ وہی مومن بن جاؤ جو سب کا اپنا تھا اور گل رخ کی محبت تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے حیران چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔

اے لڑکی جازرا میرے بیٹے کے بھی کمرے میں چائے دے آج صبح سے سردرد کا شکار ہے۔۔۔

نائلہ بیگم نے وفا کو گھورتے ہوئے آرڈر دیا جیسے وہ ان کی زر خرید غلام ہو۔۔

وفا جو سب مہمانوں کو لاؤنج میں چائے ڈال کر دیکھ رہی تھی انکی بات پر چونک کر انہیں دیکھا۔۔

"میں" اسنے عجیب بے زاری سے کہا۔۔۔

نہیں تو اور کیا تیرے نوکر جادفعہ ہو لے کر جا اور باہر باغ کی صفائی کرنا آکر۔۔۔

وفا ناچاہتے ہوئے بھی قاسم کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

اسے یہ بندہ شروع دن سے ہی زہر سے بھی بدتر لگتا تھا جو ہر وقت اسے حوس بھری نظروں سے دیکھتا رہتا کبھی

اکیلے میں اس پر شوخ فقرے کستا۔۔۔

وہ جتنا اسے اگنور کرتی وہ اور جان کر اسکے ارد گرد منڈلاتا۔۔۔

انہی سوچوں میں وہ اسکے کمرے کے باہر پہنچ گئی اور زہر کا گھونٹ پیتے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔

اندر سے اجازت ملتے ہی وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔

وہ جو بیڈ پر آڑے ترچھے انداز میں لیٹا تھا وفا کو اندر آتے دیکھ بجلی کی تیزی سے اٹھا۔۔

ارے واہ آئیے سرکار آئیے قدم رکھیں ہمارے مہ خانے میں۔ ناچیز بے چینی سے ایکا انتظار کر رہا تھا۔۔

اسنے اوباش انداز میں اسے آنکھ مارتے کہا تو وہ جی جان سے سلگ اٹھی۔۔

وہ فوراً آگے بڑھ کر میز پر چائے رکھ کر جانے کے لیے پلٹی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کے وہ جاتی قاسم نے فوراً اسکی کلائی پکڑی۔۔۔

"ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے من زرا اس ناچیز کا دل ہی خوش کر جاؤ تھوڑی سے کرم نوازی کر دو مجھ پر اسنے جھٹکے سے اسے قریب کرتے اسکے ہونٹوں کو فوکس کرتے کہا۔۔۔۔

تو وہ اسے جھٹکنے لگی۔۔۔۔

کمینے انسان پیچھے ہٹو میں تمہاری پرائیویٹ پر اپرٹی نہیں جسے تم ہتھیانے کے چکروں میں ہو۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ اسکے گلابی چہرے پر پھیرتا اسنے تنفر سے سر پیچھے جھٹکا۔۔۔

"یہی ایک یہی ادا مجھے تمہارا دیوانہ کرتی ہے یہ جو تم مجھ سے دور جاتی ہو بھاؤ کھاتی ہو غرور کرتی ہو۔ یہ تو تم پر جتنا بھی ہے جانِ جگر۔۔۔ اور یہی چیزیں مجھے تمہارے لیے اور بے قرار کرتی ہیں"

اس سے پہلے کے وہ اس پر جھکتا و فانی آؤ دیکھنا تاؤ سیدھا رکھ کر ایک گھٹنا اسکے ٹانگوں کے درمیان مارا کہ وہ بلبلا کر رہ گیا اور اسے چھوڑا اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا درد سے۔۔۔۔۔۔۔

"تمہاری اتنی اوقات نہیں کے کہ مجھے اپنی دسترس میں لے سکو تم جیسا ناپاک انسان صرف جہنم میں جانے کے لیے بنا ہے"

www.kitabnagri.com

وفا اس پر لعنت بھیجتے جا چکی تھی۔۔۔

ہا ہا میری جلیبی کتنی دیر بھاگو گی مجھ سے۔ پا کر تو میں تمہیں رہوں گا۔ پہلے ہی بہت پا پڑ بیلے ہیں تمہارے لیے۔۔۔۔

حویلی میں نازیہ کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔ اس لیے وفا کا نیچے دیر سے آنا کسی نے اتنا نوٹ نہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

مہمانوں سے ہے ویلی بھری پڑی تھی۔

ارے عصمت تم نازیہ کی شادی پہلے کر رہی ہو جب کہ شازیہ بڑی ہے۔۔۔

عصمت بیگم کی خالہ زاد بہن کی بات پر سارے ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگے جب عصمت بیگم نے راز کھولا۔۔۔

ارے شازیہ کی شادی تو ہمارے سردار مومن سے طے ہے نائیوں باجی انہوں نے شہناز بیگم کو اپنی طرف متوجہ کرتے کہا تو وہ بھی مسکرا کر ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگی۔۔۔

جب کہ مہمانوں کو میٹھا سرو کرتی وفا کے ہاتھ کپکپائے تھے ان کی اس بات پر۔۔۔۔
"لیکن یہ ونی بھی تو اس کے نکاح میں ہے نا"

ایک عورت نے پوچھا۔۔۔

"ہے تو یہ اس کے نکاح میں مگر ہمارا مومن اس سے کوئی تعلق قائم نہیں کرے گا اس کی حیثیت اس حویلی میں بس ایک نوکر کی سی ہے اور نوکر ہی رہے گی یہ کم ذات انہوں نے وفا کو نخوت سے دیکھا اور اسے بھیج دیا جب کہ وہ اپنے آنسو کا گلا گھونٹی رات دیر تک کام کرنے کے بعد اپنے کمرے میں پہنچی تھی جہاں مومن اس کا پہلے سے منتظر تھا۔۔۔۔

کہاں تھی تم۔۔؟

مومن کی کڑک آواز نے اس کا استقبال کیا۔۔۔

وفا جو پہلے ہی ضبط کی انتہا پر تھی مومن کے دیکھ کر اسکے زخم اور ہرے ہو گئے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔

مومن نے کہا تو وفانے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

میں کام کر رہی تھی نیچے اور کہاں جاسکتی ہوں۔۔۔

اسنے استخرا یہ لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا کام کر رہی تھی کیا تمہیں یقین ہے اسنے اوپر سے نیچے تک وفا کو دیکھتے کہا۔۔۔

تو وفا جھنجلا گئی۔۔۔

"یقین تو مجھے یہ بھی نہیں تھا کہ آپ کا رشتہ شازیہ سے طے تھا پھر آپ نے مجھ سے محبت کے جھوٹے وعدے

کیوں کیے"۔۔۔

وفانے آخر اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔۔۔

"میں اپنے ہر فیصلے میں خود مختار ہوں نا ہی آج تک مجھ پر کوئی فیصلہ تھوپ پایا ہے نہ ہی میں کبھی اپنی مرضی کے

خلاف گیا ہوں"۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسنے سرد لہجے میں وفا کی بولتی بند کی۔۔۔

وفا بھی اسکا جواب سن کر خاموش ہو گئی تو یہ صرف بڑوں کی مرضی تھی تو مومن ایسا کچھ نہیں کرے گا یہ سوچ

کر وفا کو تسلی ہوئی۔۔۔

مومن وفا کے قریب آیا۔۔۔

اگر تم کام کر رہی تھی تو یہ کلائی پر انگلیوں کے نشان کیسے آئے۔۔۔

اسنے تفتیشی لہجے میں کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا ہڑ بڑا گئی۔۔۔۔

اگر وہ مومن کو قاسم کے بارے میں بتاتی تو کیا وہ یقین کرتا کبھی نہیں۔۔۔

اس لیے اسنے جھوٹ کا سہارا لیا۔۔۔

وہ کچھ نہیں نوری نے ہی زور سے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

پتچ پتچ تم مجھ سے جھوٹ کب سے بولنے لگی۔۔۔

اسنے تمسخر سے کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر بادل زور سے گرے موسم اچانک خراب ہوا تھا بوند اباندی شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

کیا مطلب وفانے کہا۔۔۔۔

یہی کہ تم قاسم کہ کمرے میں کیوں گئی۔۔۔

کیا میں تمہارے حق میں کوتاہی برت رہا ہوں۔۔۔

اسنے ایک ایک لفظ چباتے کہا۔۔۔

تو وفا صدمے میں گھری اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

مومن یہ کیا بکواس کر رہے ہو پتا بھی ہے کہ تم مجھ پر کونسا الزام لگا رہے۔۔۔۔

"چلاومت میرے پر بس مجھے اتنا بتاؤ کہ تم اتنی رات کو قاسم کے کمرے میں کیا کر رہی تھی"۔۔۔۔

اور یہ تمہارے ہاتھ پر اس کے نشان کیسے پڑے اس نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا جو وفا کے دل میں خنجر کی

طرح اترے تھے۔۔۔

خدا را بس کرو مومن میری محبت کو گالی مت دو۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ روتے وہ نیچے بیٹھ گئی تھی مگر مومن کے سر پر تو غصہ سوار تھا جو اس کی عقل کو کھاجاتا تھا۔۔۔۔۔
اس نے بغیر اس کا لحاظ کیے اس کا ہاتھ پکڑ کر بالکنی سے باہر نکال دیا۔ جہاں بوند اباندی نے تیز بارش کا روپ دھار
لیا تھا۔۔۔۔۔

اور سلائیڈنگ ڈور بند کر دیا یہاں تک کہ پردے بھی آگے کر دیئے تاکہ وفا کو دیکھ نہ سکے نہ اسے اندر بلا
سکے۔۔۔۔۔

مومن مومن یہ کیا کر رہے ہو پلیز دروازہ کھولو اس نے ادھر ادھر اندھیرے میں دیکھ کے کہا بارش نے اسے
پل میں بھگو کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

ٹھنڈی بارش میں وہ کپکپانے لگی تھی۔۔۔۔۔

مومن کان بند کیے بیڈ پر لیٹ گیا اور اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے۔۔۔۔۔

اور کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہ چلا باہر وفا سردی میں ٹھٹھرتی ہوئی کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے مسلسل

دروازہ بجا رہی تھی مگر مومن پر کوئی اثر نہ ہوا۔۔۔۔۔

چچھ گھنٹے بود وفا ٹھنڈ سے نیلی پڑ چکی تھی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اب تو اس کی سانسیں بھی تھمنے لگی تھیں اس کے حواس بمشکل قائم تھے۔۔۔۔۔

اسفند جو فجر کی نماز کے بعد ابھی اپنی بالکنی میں آیا تھا اپنے ساتھ مومن کی بالکنی میں دیکھا جہاں اسے ایک وجود

کا گمان گزرا جو مومن ک بالکنی کا دروازہ بجا رہا تھا مگر جب اسے سمجھ آئی تو اس کے سر پر پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ فوراً کسی کی پرواہ کیے بغیر اپنی بالکنی سے مومن کی بالکنی میں چھلانگ لگا گیا اور فٹافٹ وفا کو پکڑا جو بیہوش ہو کر

ابھی گری تھی نیچے اس کا وجود سرد پڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ایک نظر مومن کی بند دروازے کو دیکھا اسے لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ اسے باہر بند مومن نے ہی کیا ہے۔۔۔۔۔
"اس کی تو میں"

اس سے پہلے کہ وہ غصے سے بالکنی کا دروازہ توڑتا اس کی نظر وفا پر پڑی جو بے جان ہو رہی تھی اس نے وفا کو جلدی سے اپنے کندھے پر ڈالا اور بمشکل اپنی بالکنی میں چھلانگ لگا پایا اور اسے کمرے میں لے کر آیا جہاں اس نے نوری کو بلایا اور اس کے کپڑے تبدیل کرنے کا کہا وہ کمرے سے باہر جا چکا تھا اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا مومن اتنا کیسے گر سکتا ہے یہ سوچ اس کے دماغ کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔۔۔۔

صبح مومن کی آنکھ کھلی تو وہ کسلمندی سے اٹھا کچھ لمحوں بعد اسے ہوش آیا تو جو خیال اسے پہلے آیا وہ وفا کا تھا۔ اسے یاد آیا کہ کیسے وہ برستی بارش میں وفا کو بالکنی میں بند کر آیا تھا۔ ارادہ تو اسکو تھوڑی دیر بند کرنے کا تھا مگر پھر کب اسکی آنکھ لگی پتا ہی نہ چلا۔۔۔۔۔
وہ بجلی کی سی تیزی سے بالکنی کی طرف بڑھا اور فوراً بالکنی کا دروازہ وا کیا۔۔۔۔۔
اور ادھر ادھر پاگلوں کی طرح دیکھتا وفا کی تلاش کرنے لگا۔
مگر وفا وہاں ہوتی تو اسے ملتی نا۔۔۔۔۔

وہ وفا کو وہاں ناپا کر پاگل ہوا اٹھا تھا وفا کہاں جاسکتی تھی۔ اسے آسمان نکل گیا یا زمین کھا گئی۔۔۔۔۔
دروازہ تو بند تھا پھر وہ کہاں گئی۔۔۔۔۔

اسفند کی بالکنی بھی اونچائی پر تھی وہ وہاں بھی نہیں جاسکتی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کہاں گئی۔۔۔

وہ فوراً باہر بھاگا۔۔۔۔

نوری نوری۔۔۔۔

وہ نیچے آتے ہی چلایا۔۔۔۔

سب اسکی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔

وفا کہاں ہے۔۔۔

وہ چلایا ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچن بھی دیکھ آیا تھا وہاں بھی نہیں تھی۔۔۔۔

سارے ناشتہ کرتے اسکی بے چینی واضح طور پر دیکھ رہے تھے جبکہ اسفند سر نیچے کیے ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔

جیسے اسے خبر ہی نا ہو کے پاس کیا ہو رہا ہے۔۔۔

"برخودار اس پر کیوں چلا رہے وہ تمہاری وہ دو کوڑی کی بیگم نیچے تشریف نہیں لائی"۔۔۔

ثاقب صاحب نے تزحیک آمیز لہجے میں اس پر طنز کیا۔۔۔۔

مگر گئی کہاں وہ اسفند نے پوری حویلی چھان لی تھی جہاں اسکے ہونے کا امکان تھا مگر ناکامی کے سوا اسکے ہاتھ کچھ

نہ آیا۔۔۔۔

وہ تھک ہار کر صوفے پر بیٹھ چکا تھا سر ہاتھوں میں گرائے آنکھوں میں پشیمانی کے آنسو تھے۔۔۔۔

باقی کسی ملازم کو بھی وفا نہیں ملی تھی۔۔۔

کہاں گئی یہ کم ذات عصمت بیگم غصے سے بڑبڑائیں۔۔۔

کہیں بھاگ تو نہیں گئی یہ کلمو ہی۔۔۔ نائلہ بیگم غصے سے بھڑکیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ شہناز بیگم بھی پریشان نظر آرہی تھیں۔۔۔

مہمان بھی منہ میں انگلیاں دبائے سارا معاملہ ملاحظہ کر رہے تھے۔۔۔۔

تبھی ڈاکٹر کی آواز پر خاموشی ٹوٹی۔۔۔۔

مسٹر اسفند کہاں ہیں مجھے انہوں نے بلایا ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر کی آواز پر اسفند ناشتہ کر کے ہاتھ صاف کرتا اٹھا اور اس لیڈی ڈاکٹر کے پاس آیا۔۔۔۔

"جی میں نے ہی بلایا تھا آپ نوری کے ساتھ اوپر جائیے پیشینٹ میرے کمرے میں ہے اسے جا کر چیک کی جیے

کہ اس میں سانسیں باقی ہیں یا نہیں اگر باقی ہیں تو بد قسمتی سے کتنی دیر کے لیے"۔۔۔۔

اسفند یار نے مومن کو دیکھتے طنز کیا جو لمبے میں معاملے کی طہ تک پہنچا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوری ڈاکٹر کو لیے اوپر چلی گئی۔۔۔۔

"تو اسکا مطلب گل رخ تمہارے کمرے میں ہے مومن بے چینی سے اسکی طرف بڑھا"۔۔۔۔

تمہیں اس سے کیا۔۔۔۔

اسفند نے بے تاثر آنکھوں سے دیکھتے اس سے دریافت کیا۔۔۔۔

کیا مطلب اس سے کیا۔۔۔۔

وہ بیوی ہے میری میں صبح سے اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہوں اور تم اسے کمرے میں چھپائے بیٹھے ہو۔۔۔۔

مومن نے غراتے ہوئے اسفند یار کا گریبان پکڑا۔۔۔۔

جسکے نتیجے میں ایک زوردار مکا اسفند یار نے مومن کے منہ پر رسید کیا تھا کہ وہ کراہ کر پیچھے گرا۔۔۔۔

جب وہ اٹھا تو اسکی آنکھوں میں حیرت تھی اسنے حیرت سے اپنے منہ سے نکلتا خون صاف کیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری اتنی ہمت کے تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔

مومن کا ازلی غصہ بھی عود کر آیا اور منٹوں میں وہ دونوں بری طرح گتھم گتھا ہو چکے تھے۔۔ سب انکو دیکھ بری طرح ڈر کر پیچھے ہوئے۔۔۔

دونوں ہی کسی سے کم نہیں تھے ایک سے بڑھ کر ایک تھے دونوں لمحوں میں لہو لہان ہو گئے تھے۔۔۔۔ جبکہ اسفند ابھی بھی باز نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

اسنے مومن کو ایک دھکا دیا جو وہ منہ کے بل پیچھے گرا۔۔۔۔

"کیا کہ رہا تھا کمینے بیوی ہے تیری بیوی کے ساتھ کوئی یہ سلوک کرتا ہے وہ دھاڑا"

آپ لوگ جو صبح سے اسے اپنی بیوی کے لیے پریشانی دیکھ رہے تھے وہ پریشانی نہیں تھی بلکہ پشیمانی تھی۔۔۔۔ وہ سب مہمانوں کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔

"رات کو اسنے اپنی بیوی کو بالکنی میں ٹھٹھرتی بارش میں بند کر دیا تھا کہ صبح تک وہ نیلی پڑ گئی اسکی سانسیں تھم چکیں تھیں"۔۔۔۔

اور اب کمینے تیری محبت امنڈ رہی ہے اسکے لیے یہ دیکھنے کے لیے کہ وہ مر گئی ہے یا اگر زندہ ہے بد قسمتی سے تو کدھر ہے۔۔۔۔

اسنے مومن کا گریبان کھینچ کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔۔

اسکی اس بات پر مومن کی نظریں شرم سے جھک گئیں۔۔۔۔

جبکہ سب مہمان آپس میں باتیں بنانے لگے۔۔۔۔

سب حویلی والے حیرت سے مومن کو دیکھ رہے تھے جیسے اتنی سفاکیت کی امید نا ہو۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفندیار کی خون رنگ آنکھیں مومن پر ہی گڑی تھیں۔۔۔

"یہ ہے آپ کا نام نہاد سردار جو اپنی عورت کو موت کے منہ میں دھکیل سکتا ہے وہ آپ سب کی عزتوں کی حفاظت کیسے کرے گا"۔۔۔۔۔

اسنے مومن پر طنز کیا تو سب آنکھوں میں شکوہ لیے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اور مومن کی درگت بناتا ڈاکٹر کی آواز نے اسکا ہاتھ روکا۔۔۔

"مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جسنے بھی اس کمزور لڑکی کی یہ حالت کی ہے اسے شرم سے ڈوب مرنا چاہیے اسکا نہیں تو کم از کم اپنی اولاد کا ہی خیال کر لے۔۔۔

سب ڈاکٹر کی بات پر حیرت میں گھرے اسکا منہ تنکنے لگے۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ نائلہ بیگم حیرت سے بولیں۔۔۔

"یس شی از تھری منتھس پریگنٹ"۔۔۔۔

اور نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا کہ انکا بچہ نہایت کمزور ہے اگر آپ نے انکو خوش نار کھا اور ایسے ہی ان پر ظلم کرتے رہے تو اپنی آنے والی نسل سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔۔۔۔

ڈاکٹر تاسف سے کہتی جا چکی تھی۔۔۔۔

پچھے سب حیرت میں گھرے رہ گئے۔۔۔

جبکہ اسفند نے مومن کا گریبان جھٹکا۔۔۔۔

"جاتیری اولاد کی وجہ سے تجھے معاف کیا اب آئندہ کوئی غلطی مت کرنا اگر کی تو یہ بات یاد رکھنا تجھ سے تیرا سب کچھ چھین لوں گا سب کچھ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور تو خالی ہاتھ رہ جائے گا"۔۔۔

اسنے مومن کے منہ پر ہلکے ہلکے تھپڑ مارتے کہا۔۔۔۔

"تم اسکی اتنی طرف داری کیوں کر رہے ہو میاں"۔۔۔۔

نانکہ بیگم تنگ کر بولیں۔۔۔

"کیونکہ میں انسان ہوں اور میرے سینے میں دل ہے جو کسی پر ظلم برداشت نہیں کر سکتا اسنے بھی کسی لگی لپٹی

کے بغیر کہا"۔۔۔

"خیریت ہے میاں کہیں تمہیں بھی تو اسنے کوئی جھانسا تو نہیں دے رکھا"۔۔۔۔

عصمت بیگم زو معنی انداز میں بولیں تو اسنے مٹھیاں بھینچ کر اپنے آپ کو کچھ سخت کہنے سے روکا۔۔۔۔

"میں آپ کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا"۔۔۔

اسکی اس بے عزتی پر عصمت بیگم جل بھن گئیں۔۔۔

"امی، بابا میں جارہا ہوں میری ایک خاص مہمان آرہی ہیں۔۔ اسکے لیے کمرہ تیار کروادی جیے گا۔۔۔ خاص

مطلب خاص مہمان۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اور اگر اسے کسی نے کوئی بھی بات کی یا زہ سا بھی طنز کیا تو میں بھول جاؤں گا کہ اس سے میرا کوئی رشتہ

ہے"۔۔۔

اسنے ایک تنقیدی نگاہ سب پر ڈالتے کہا۔۔۔

اور نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مومن کے دل میں جو زرا شک اسفند کو لے کر آیا تھا وفا کے بابت اسکے کسی خاص لڑکی کو لانے کی بات سنتے ہی دل صاف ہو گیا۔۔۔

مطلب اسفند اپنی محبت کو لارہا ہے۔۔۔

وہ اسکے لیے خوش ہوا۔۔۔

مگر اسکی تو شادی ہو گئی تھی۔۔۔

ہو سکتا ہے طلاق ہو گئی ہو۔۔۔

اسنے اپنے ذہن سے ہی جواب گھڑا۔۔۔

"لگتا ہے نعیمہ باجی آپ کے بیٹے نے کوئی پسند کر لی ہے" عصمت بیگم نے زو معنی انداز میں کہا۔۔۔

عصمت مجھے میرے بیٹے کی پسند پر پورا بھروسہ ہے اگر وہ کسی کو پسند کرتا ہے تو اسکی خوشی میں ہی میری خوشی

ہے۔۔۔

انہوں نے ایک ہی بات میں انہیں لاجواب کیا اور اوپر وفا کے پاس چلی گئیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_ 0335 7500595

مومن صبح کانکارات کو حویلی آیا تھا۔ کیونکہ وہ اپنے اندر رہمت نہیں جٹایا تھا وفا کا سامنا کرنے کی۔ اس لیے اسکے سونے کے بعد ہی آیا تھا۔۔۔۔۔

رات کے دو بجے کا وقت تھا جب وفا کی آنکھ پیاس کے باعث کھلی۔ دائیں طرف نظر گئی تو مومن کو اپنے پاس سوئے دیکھ تاسف سے سر ہلا گئی۔

معافی مانگنا تو یہ شخص اپنی توہین سمجھتا تھا۔۔۔ اسنے مومن کو دیکھ کر سوچا۔۔۔ اور پانی کی تلاش میں نگاہ دوڑائی جو آج وہ رکھنا بھول گئی تھی۔ وہ آہستہ سے بستر سے اٹھی اور دروازہ کھول کے باہر نکلی باہر ہو کا عالم تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کے وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے کیچن میں جاتی اسے ایک ہیولا محتاط انداز میں نیچے تہ خانے میں جاتا نظر آیا۔۔۔

جانے سے پہلے ہویلے نے احتیاط سے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔
وہ فوراً پلر کے پیچھے ہوئی۔۔۔۔

دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ جیسا ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔۔ وہ دبے قدموں نیچے آئی اور تہ خانے کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

اسنے یہ راستہ پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ حیرت سے چاروں اطراف میں نظریں دوڑائے جگہ کو دیکھتی آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

جب اسنے ایک سمت سے غرانے کی آواز سنی جیسے کوئی شخص کسی کو ہراساں کر رہا تھا۔۔۔۔
وہ ایک سلاخوں والے دروازے کے قریب پہنچی جہاں سے آواز آرہی تھی۔ مردانہ آواز سن کر وہ ششدر رہ گئی تھی۔ اسنے تصدیق کے لیے زرا سا جھانک کر دیکھا تو قاسم کسی لڑکی پر جھکا نظر آیا۔۔۔۔
اسنے بمشکل خود کو چیخنے سے روکا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

قاسم نے اس لڑکی جو کہ زخمی حالت میں تھی اسکا منہ دبوچتے کہا۔۔۔۔
آج میں اپنا دل خوش کرنے تیرا پاس آیا ہوں چل فٹافٹ بغیر کسی مزاحمت کے میری رات رنگین کر۔۔۔۔
خدا راجھے چھوڑ دو۔ رحم کرو۔۔۔۔
آگے سے وہ لڑکی گڑ گڑائی۔۔۔۔

وفا کو اپنے گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹکتا محسوس ہوا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"چھوڑ دوں ہنہہ میں نے تو اس حویلی کی لڑکیوں کو نہیں چھوڑا تو تجھے کیسے جانے دوں۔۔۔ اسنے قہقہہ لگاتے سفائی سے کہا۔۔۔

ایک وہ اجالا بھی بڑا گڑ گڑائی تھی سالی مگر ایک پل لگا تھا مجھے اسکی اکڑ نکالنے میں۔۔۔۔۔ اور الزام اس بچارے زریاب پر لگا دیا میں نے۔ اسنے سینہ ٹھوکتے کہا۔۔۔

کیا اب تک مجھے کوئی پکڑ پایا۔ کتنی سفائی زریاب کو پھنسا کر۔ اس پر الزام لگوا کر اسے قصور وار ٹھہرایا۔۔۔۔۔ اور وہ بچارا اپنی بہن دے کر بھی آج اس کم عقل مومن کی وجہ سے سلاخوں کے پیچھے اپنے ناکردا گناہوں کی سزا کاٹ رہا ہے۔۔۔۔۔

اسنے ہنستے ہوئے غرور سے کہا۔۔۔۔۔

جبکہ لفظ بالفظ اسکی سچائی سنتی و فاسناٹوں کی زد میں آگئی ٹانگیں بری طرح کپکپائی تھیں۔ مٹھی بھیجنے پر رکھی اور چیخ کو ضبط کیا۔۔۔۔۔

خود کو گرنے سے بچانے کے لیے بمشکل دیوار کا اسرا لیا۔۔۔۔۔
اندروہ شخص درندہ بنا اس پر ٹوٹ چکا تھا اور وہ باہر کھڑی سسکیاں دبا رہی تھی۔۔۔۔۔
اندر لڑکی پانی پانی کی فریاد کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جب وہ باہر نکلنے لگا وہ فوراً لڑکھڑاتے ہوئے باہر بھاگی اور دروازے کی اوٹ میں چھپ گئی جب وہ چلا گیا۔۔۔۔۔
تو وفا اسکے جانے کا یقین کرتی پانی گلاس میں لیے تہ خانے میں گئی۔۔۔۔۔
سنو۔۔۔۔۔

اسکی پکار پر اس لڑکی نے بند ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ لوپانی۔۔۔۔

پانی دیکھ کر وہ خود کا گھسیٹے ہوئے دروازے تک گئی۔۔۔۔

وفانے گلاس اسکے منہ کو لگا کر پانی پلایا۔۔۔۔

آپ کون۔۔۔ اسنے لڑکھڑاتے کہا۔۔۔

ایک بد قسمت بہن جو خون بہا میں آئی ہے۔۔۔

مگر تم یہاں کیسے آئی۔۔۔

بی بی جی۔ ہم ملازموں سے بھلا کون کچھ پوچھتا ہے۔۔۔ بس اپنا دل بہلانے کے لیے اٹھلاتے ہیں اور جب

سانس گھٹ جائے تو لاش ٹھکانے لگا دیتے ہیں۔۔۔

اسنے سسکتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسا کیوں کہتی ہو۔۔۔ میں ہوں نہ تمہیں یہاں سے نکال لوں گی۔۔۔۔

وفا کی بات پر اسنے آنکھوں میں چمک لیے اسے دیکھا۔۔۔۔

کیا واقعی۔۔۔ اسنے حسرت سے کہا اب تو مہینوں ہو گئے تھے سورج دیکھے۔۔۔

ہاں میں تمہیں نکالوں گیس اسکے لیے تمہیں میری مدد کرنی ہوگی۔۔۔۔

اسنے ہامی بھری تو وفا سے اپنا لاج عمل سنانے لگی۔۔۔۔

صبح مومن کو اپنے ضروری کام سے جانا پڑا تھا جس کے باعث وہ وفا کی غیر موجودگی محسوس نہیں کر پایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف وفا کا یہ سوچ سوچ کر سر پھٹا جا رہا تھا کہ زیاب سلاخوں کے پیچھے کیسے پہنچ گیا۔ کیا اسفندیار بھی اس سب باتوں سے انجان ہے یا وہ بھی سب جانتا ہے۔۔۔

اب اسے صرف اسکے آنے کا انتظار تھا۔۔۔

وہ انہیں سوچوں میں تھی۔ جب باہر سے شور کی آواز پر وہ کچن کے دروازے تک گئی جہاں اسفندیار لاونج میں ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا۔ جبکہ سب بڑے بھی پاس ہی بیٹھے تھے۔ وہ ان سب سے انکا تعارف کروا رہا تھا۔۔۔۔

اور وفا وہ جہاں تھی وہیں رہ گئی تھی۔ یہ لڑکی یہاں کیا کر رہی تھی۔ اور کیوں آئی تھی۔ اسکے پیچھے اسفندیار کا کیا مقصد تھا۔ اسفندیار کی نظر کچن پر گئی تو وفا کو بے یقین نظروں سے خود کی طرف تکتا پایا۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ اس لڑکی کی نظریں اس پر پڑتیں وہ فٹافٹ کچن کی اوٹ میں ہوئی۔۔۔ "میرا خیال ہے اب تمہیں آرام کرنا چاہیے"

اسفندیار کی بات پر اس لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے میں جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ "آپ لوگوں سے مل کر اچھا لگا ویسے بہت گرمی ہے یہاں اسنے ایک ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔۔۔ اب میں آرام کروں گی۔۔۔

اسنے نخوت سے کہتے ہوئے ایک بازو میں ہینڈ بیگ ڈالا۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے گلاس بالوں میں ٹکائے اور ٹپ ٹپ کرتی والک آؤٹ کر گئی۔۔۔۔ واہ بھابھی کیا نخرہ ہے اسکا۔۔۔

نائلہ بیگم نے اپنی بھابیوں کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ہے تو کافی ماڈرن عصمت بیگم نے دلچسپی لیتے کہا۔۔۔
وہ دل ہی دل میں اسے عمر کے لیے پسند کر چکیں تھیں۔۔۔۔

وہ سب سے نظریں بچا کر کچن میں آیا تھا۔۔۔
جہاں وفارخ موڑے مٹھیاں بھیج کر کھڑی تھی۔ جیسے اپنی اندرونی کیفیت کو کنٹرول کر رہی ہو۔۔۔
وفا۔۔۔ اسفند کی آواز سنتے ہی اسے سوال کیا مگر پلٹ کر نہ دیکھا۔۔۔
اسے یہاں کیوں لائے۔۔۔
وفامیری بات۔۔۔۔
میں نے کہا وہ یہاں کیسے پہلنچی آخر مقصد کیا ہے تمہارا۔۔۔
وہ مڑے بغیر سر دلہجے میں بولی۔۔۔

معاف کرنا وفا تم تو زندگی بھر اب اپنے لیے نہیں بولو گی مگر مجھے تمہارے بچے کا خیال ہے۔۔۔ اب وقت آگیا
ہے کہ مومن اپنی محبت قبول کر لے اور اس لیے مجھے اسکی ضرورت پڑی۔۔۔۔
وفا جانتی تھی اسفند ہمیشہ سے ہی اسکے لیے آسانیاں لاتا آیا ہے۔ اسے ہر غم سے دور رکھنا چاہتا ہے اور اسکی
زندگی کو خوشیوں سے بھرنا چاہتا ہے چاہے اسکے لیے خود کانٹوں پر ہی کیوں نا چلنا پڑے۔۔۔۔
"زریاب جیل میں ہے اسکے بارے میں تم کیا کہو گے"

وہ کہتے ہوئے جھٹکے سے پلٹی تاکہ اسفند کے چہرے پر سچ تلاش کر سکے کہ وہ زریاب کی قید سے واقف تھا یا
نہیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن جو ایکسپریشنز اسے اسفند کے چہرے پر دیکھنے کو ملے تھے اسنے وفا کے یقین کو مہر لگادی تھی۔۔۔۔

وفا اسفند کے چہرے کو دیکھتے ہی جان گئی تھی کہ وہ کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔

کیا۔۔ کیا مطلب۔۔۔ زریاب اور جیل میں۔۔ مگر کب کیسے۔۔۔

اسفند جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا۔۔۔۔

اسنے ادھر ادھر دیکھ کر وفا کو کچن کے پچھلے دروازے سے بیک یارڈ لے گیا۔ یہ حویلی کے باغ کے پیچھے کا حصہ تھا

جہاں ایک کچن کا راستہ جاتا تھا۔ یہاں گھنے درخت ہی درخت تھے۔۔۔

"اب بتاؤ مجھے یہ سب تم کیسے جانتی ہو"

اسفند کی الجھن کم ہونے میں ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

اسنے وفا کی طرف دیکھا جن میں عجیب سا سرد تاثر تھا۔۔۔

اسفند چند لمحے غور سے اسے دیکھتا رہا پھر حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

ایک خیال بجلی کی طرح اسکے ذہن میں آیا تھا۔۔۔۔

"نہیں، کیا واقعی تمہیں پتہ چل چکا ہے کہ قتل کس نے کیا"....

وفا کی خاموشی اسے اسکا جواب دے گئی تھی۔۔۔۔ جو سرخ آنکھوں سے ایک طرف نظریں ٹکائے کچھ سوچ

رہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھوں میں نفرت صاف دیکھی جاسکتی تھی۔۔۔۔

"وفا کون ہے وہ"

اسفند نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"قاسم" اس ایک لفظی جواب میں کتنی نفرت کتنی شدت تھی کہ اسفند بتا نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

اسفند کچھ لمحوں کے لیے دنگ رہ گیا۔۔۔۔

قاسم اپنا قاسم۔۔۔۔ اسفند نے تصدیق کے لیے پوچھا۔۔۔۔

"کیوں یقین نہیں آیا کہ تمہاری پچھو کا بیٹا ایک ہوس پرست قاتل بھی ہو سکتا ہے جو گھر کی عزت لوٹنے کے بعد مجھے ٹارگٹ کر رہا ہے..."

وفا کی آخری بات پر اسفند نے مٹھیاں بھینچ کر اپنا غصہ ضبط کیا۔۔۔۔

"اگر تم کہہ رہی ہو تو یقیناً سچ ہی کہہ رہی ہو گی" اسفند نے ایک پیر سے پتھر کو دور ٹھوکر مارتے کہا۔۔۔۔

وفا سے دیکھ کے رہ گئی جو اسکی ہر لفظی بات کو سچ مان لیتا تھا بنا کسی ثبوت کے یقین کر لیتا تھا۔ کیسی محبت تھی اس بے غرض شخص کی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وفا کا دل اسکی طرف جھکتا جا رہا تھا۔۔۔۔

اسنے بے ساختہ نظریں چرائیں۔۔۔۔

"لیکن زریاب کو جیل میں کس نے ڈالا"۔۔۔۔

"مومن نے" وفا چبا چبا کر بولی تو اسفند یار غصے سے اندر جانے لگا تا کہ اسفند کی عقل ٹھکانے لگا سکے۔۔۔۔

"رکو اسفند یہ وقت غصے سے کام لینے کا نہیں بلکہ دماغ سے کام لینے کا ہے"

Posted On Kitab Nagri

وفا کے روکنے پر وہ بمشکل رکا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں لاڑہاڑ کرتا ہوں پتا نہیں انہوں نے زریاب کے ساتھ کیا سلوک کیا ہو گا۔۔۔ آئی ایم شیور اسفند نے اسے ٹارچر سیل میں رکھا ہو گا تا کہ وہ جرم کا اعتراف کر لے"

اسکی بات سن کر وفا کا دل دکھ سے بھر گیا جس بھائی کے لیے اسنے اپنی ہستی مٹادی تھی تا کہ اس تک کوئی غم نہ پہنچے۔ اسکی ناکام محبت نے ہی اسکے بھائی کی زندگی دوزخ بنادی تھی اور اسکے لیے وہ مومن کو کبھی معاف نہیں کرنے والی تھی۔۔۔۔

اسنے سوچوں کو ترک کیا اور اسفند کا سیل لے کر کال کاٹی۔ جو لاڑ کو کال ملا چکا تھا۔ وفا کے کال کاٹنے پر حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

وفانے تاسف سے سر ہلایا۔۔۔

"ہم ایسا نہیں کر سکتے اسفند۔ سب کی نظریں تم پر ہیں۔ کیونکہ میرے لیے اس حویلی میں سٹیڈ تم ہی لیتے ہو۔ سب سمجھ جائیں گے کہ تم نے زریاب کی مدد کی ہے اور اس طرح وہ تمہارے بھی خلاف ہو جائیں گے جو میں نہیں چاہتی"۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسفند اس پیاری لڑکی کو دیکھ کے رہ گیا جو اس حالت میں بھی اپنے دوست کی پرواہ کر رہی تھی۔۔۔۔ تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے۔۔۔ اسفند نے پوچھا۔۔۔

"تم کسی کے بھی علم میں لائے بغیر خفیہ طریقے سے بابا سے ملو گے اور انہیں تمام حالات سے آگاہ کرو گے۔ وہ لاڑہاڑ کریں گے۔ اس طرح تمہارا نام بھی نہیں آئے گا۔ کیونکہ اگر ہمارے دشمن یہ بات جان گئے کہ تم اس کھیل میں ملوث ہو۔ وہ تمہیں راستے سے ہٹا دیں گے اور مجھے تمہاری آخر تک ضرورت ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفند نے اس لڑکی کو غور سے دیکھا جو اتنی چھوٹی عمر میں نہایت سنجیدہ اور سمجھدار ہو گئی تھی۔۔۔۔
"میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں"

اسفند نے ہر بار کی طرح اسے مان بخشا۔۔۔۔

وفانے سرشاری سے سر ہلایا۔۔۔

"اللہ کے بعد تم سے ہی امید ہے مجھے جس نے مجھے کبھی بکھرنے نہیں دیا"

وفانے نم آنکھوں سے مسکراتے کہا۔۔۔۔

تو اسفند شانے اچکا گیا۔۔۔۔

"اب کیا کر سکتے ہیں ہر کوئی میری طرح ہینڈ سم ہونے کے ساتھ سخی دل تو نہیں ہوتا نہ۔۔۔۔"

اسنے شوخی سے کہا تاکہ وفا کا موڈ تبدیل ہو جائے۔۔۔

اور واقعی وفا اسکے اتنی دیر بعد اپنی ٹون میں آنے پر ہنس دی۔۔۔۔

"اب آگے کا کیا پلین ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسفند نے سنجیدہ ہوتے پوچھا۔۔۔

"بساط بچہ چکی ہے۔ دشمن اپنا مہرہ چل چکا ہے۔ اب ہمیں اپنی چال چلنی ہے اور آخر تک انکا مقابلہ کرنا ہے تاکہ

انکو شہ مات دے سکیں اور انہیں خبر بھی نہ ہو کہ کہاں سے برباد ہوئے"

اسنے سر دلچے میں کہا تو اسفند نے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔۔

"اسفند مجھے ایک ہائی کوالٹی فون چاہیے جو اندھیرے میں بھی سب کچھ دن کے اجالے کی طرح کیپچر کرنے کی

صلاحیت رکھتا ہو تاکہ قاسم کے گناہ کا ایطراف ریکارڈ کر سکیں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے میں جلد ہی کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔

وفا پھر اسفند کو بتانے لگی کہ اسنے کہاں اور کیسے قاسم کو دیکھا اور سنا جسے اسفند دیہان سے سن رہا تھا کیونکہ یہ آگے چل کر کیس میں کام آنے والا تھا۔۔۔۔۔

حویلی میں آج مایوں کی رسم تھی تبھی پوری حویلی کو روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ نازیہ کے لیے پھولوں کا جھولا سجایا گیا تھا۔ جہاں وہ بالوں میں پھول لگائے گردن اکڑا کر بیٹھی تھی۔ جیسے وہ پتہ نہیں کس جہان کی ملکہ ہو۔ سب باری باری آتے اور اسے ابٹن لگا کر رسم کرتے۔

عیشل اسفندیار کے ساتھ کھڑی شوق سے سب رسمیں ہوتی دیکھ رہی تھی۔ جی ہاں وہ باہر سے آنے والی لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ وفا کی دوست عیشل تھی۔

اسفند نے اسے فنکشن کی مناسبت سے کرتی اور گھاگرہ لادیا تھا جسے زیب تن کیے وہ چار چاند لگا رہی تھی۔ سب خواتین کی نظریں اس پر ہی تھیں۔

وفا بھی اس سے نظر بچا کر سب کو سرو کر رہی تھی۔ وہ ابھی تک اسکے سامنے نہیں آئی تھی۔

سب تقریباً رسم کر چکے تھے۔ جب مومن اندر داخل ہوا۔ تو سب کی ستائشی نظریں اس پر اٹھیں۔ سفید کرتے شلوار میں وہ نہایت وجہ لگ رہا تھا۔ اسفند کے دیے زخم بھی منہ پر شان سے جگمگا رہے تھے۔ جسے دیکھ اسفند تمسخر سے مسکرا دیا۔۔۔

عیشل ابھی پانچ منٹ پہلے ہی واشر و م گئی تھی سو اسے نہ دیکھ سکی۔ مومن نے رسم کی اور اسے خوش رہنے کی دعائیں دیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

فنکشن ختم ہوتے ہی سب بینگ جزیشن نیچے لاؤنچ میں بیٹھے کپیں لگا رہے تھے۔ جسکی وجہ سے سب انجوائے کر رہے تھے۔ ان کے کزن اور دوست بھی وہاں شامل تھی جن میں کچھ لڑکے اور لڑکیاں بھی شامل تھیں۔۔۔ اسفند کو سنجیدہ بیٹھے دیکھ مومن ٹھٹکا۔ اسے وہ لڑکی اب تک نہیں دکھی تھی جس کے بارے میں وہ آج سب سے سن رہا تھا۔ چونکا تو وہ تب جب ایک چلبلی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔۔

ہیلو ایوری ون۔۔۔۔ عیشیل نے سب کو پر جوشی سے سلام کیا۔۔۔۔ جسکا جواب سب نے کورس میں دیا۔۔۔۔ وہ چلبلی لڑکی ایک شام میں سب کو اپنا دیوانہ بنا چکی تھی۔۔۔۔

اب بھی سب اسکے آنے پر خوش ہوئے کے کوئی نہ کوئی تو شغل میلہ لگے گا۔۔۔۔

جیسے ہی وہ بیٹھی اسکی نظر سامنے مومن پر پڑی تو وہ کرنٹ کھا کر اچھلی اور حیرت سے مومن کو دیکھنے لگی۔ وہ آہستہ آہستہ اسکے قریب گئی اور اسے چھو کر یقین کیا کہ وہ یہاں ہے یا محظ اسکا وہم ہے۔

اسکے ہونے کا یقین کر کے وہ زور سے چلائی۔۔۔۔

آآآآ۔۔۔۔ جیجو آپ سچ میں یہاں ہیں۔ مجھے یقین نہیں آ رہا وہ پر جوشی سے بولی۔۔۔۔

مومن تو اسے دیکھ پتھر کا بن گیا تھا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

جبکہ باقی سب اسکی چیخ سن کر ہڑبڑا گئے اور اب انکی گفتگو دلچسپی سے سننے لگے۔۔۔۔۔

کیا تم اسے جانتی ہو۔۔۔۔ اسفند نے سرد مہری سے کہا۔۔۔۔

ہاں افکورس یار۔۔۔۔ جب میں تمہارے ساتھ ہوتی تھی تو میرے جیجو میری بیسٹ فرینڈ کے ساتھ ہوتے تھے۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔ سب حیرت سے چیخے مومن اور لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ سب حیران کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔ بتائیں جیجو کے آپ میری بیسٹی سے محبت کرتے ہیں اور شادی کرنے والے تھے۔ پر پتا نہیں کیا ہوا کہ وفا جلد بازی میں پاکستان آگئی اور اسکا مجھ سے کوئی کانٹیکٹ بھی نہیں پر آپ سے تو ہو گا نہ۔۔۔ آخر آپ کی محبت جو ہے۔۔۔

اسنے مومن کو چھڑتے کہا جو جواب میں کچھ بول بھی نہ پایا۔۔۔
"ہنہہ یہ شخص اور محبت۔ کیا مزاق کر رہی ہو۔ یہ تو بہت خود غرض آدمی ہے۔ بھلا محبت کیسے کر سکتا ہے۔۔۔"

اسفندیار طنزیہ لہجے میں بولا۔۔۔
ایک دم فضا میں اسفند کی بات سن خاموشی چھا گئی۔۔۔
ہاؤروڈ اسفند جیجو کی محبت کی تو میں خود گواہ ہوں۔ وہ وفا پر جان چھڑکتے تھے۔۔۔
اسنے اسفند کو یقین دلایا۔۔۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

باقی سب بھی حیرانی سے مومن کو دیکھ رہے تھے لیکن وہ سب اس بات سے انجان تھے کہ گل رخ ہی وفا ہے۔۔۔۔

"اور پتا ہے یہ سب سے زیادہ عورتوں کی رسپیٹ کرتے تھے تبھی تو وفائے انہیں چنا"

اسکی بات پر مومن نے بے ساختہ نظریں چرائیں۔۔۔

"لیکن اسفند جیجو تمہارے گھر میں کیسے" عیشیل نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"کزن ہے میرا بد قسمتی سے"

اسفند تم کب سے اس طرح طنز کر رہے ہو کیا مسئلہ ہے۔۔۔ عیشیل نے تنک کر پوچھا۔۔۔

مجھ سے کیا پوچھتی ہو ان سب سے پوچھو جو یہاں بیٹھے ہیں کہ آپ کے ماہان جیجو آپ کی بیسیٹی کو دھوکا دیے

بہت شان سے شادی رچا بیٹھے ہیں اور سونے پر سہاگایہ کہ اس عورت کو بھ غلام بنا رکھا ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے مومن کو کاٹ دار نظروں سے دیکھتے کہا۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ ویری فنی تم نے کہا اور میں نے مان لیا۔۔۔

عیشل نے ہنس کر اسفند کو چڑایا۔ وہ اب بھی نہیں مان رہی تھی۔۔۔۔

میں مان ہی نہیں سکتی کہ دی گریٹ اسفند جیجو ایک دھوکے باز اور کم ظرف ہیں۔۔۔

اسنے بغیر لگی لپٹی کے کہا۔۔۔

یہ سچ کہ رہے ہیں۔۔۔ مومن کی شادی ہو چکی ہے ایک ونی سے لیکن اسکی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ انکی شادی

مجھ سے ہونے والی ہے۔۔۔ شازیہ نے گردن اکڑا کر کہا۔۔۔

عیشل جسنے ابھی چائے کا کپ پکڑا تھا اسکا ہاتھ لرزا۔۔۔۔

اچھا تو بلاؤ اسکو تاکہ مجھے یقین آ سکے۔۔۔

شازیہ نے گل رخ کو آواز دے کر بلایا۔۔۔۔

اے کمبخت لڑکی زرباہر آ۔۔۔ وہ اس وقت عیشل کو کہیں سے بھی پڑھی لکھی لڑکی نہ لگی۔۔۔

مومن اٹھ کر جانے لگا تو عیشل نے اسکے آگے آکر اسے روکا۔۔۔

جیجو رکیں یہ سب تو جھوٹ بول رہے ہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے مجھے یقین ہے۔۔۔

وفا جو کیچن کے کونے پر کھڑی اپنے آنسو روک رہی تھی شازیہ کے دوبارہ بلانے پر مرے قدموں سے باہر

بڑھی۔۔۔۔

یہ رہی وہ لڑکی۔۔۔ شازیہ نے وفا کا ہاتھ پکڑتے عیشل کے آگے دھکا دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ اسکا چہرہ دیکھ کر عیشیل کے ہاتھوں سے جان نکل گئی اور چائے کا کپ ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر کر چکنا چور ہو گیا۔۔۔۔

وفا۔۔۔ اس کے منہ سے بس اتنی سی سرگوشی نکلی۔۔۔۔

وہ بھاگ کر اس کے پاس گئی اور اسے چھو کر دیکھنے لگی۔۔۔۔

وفا یہ تم ہو۔۔۔ یہ کیا حلیہ بنا لیا ہے تم نے اپنا۔۔۔ یہ سب کس نے کیا تمہارے ساتھ۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی ساتھ وفا کو بے چین نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

جس کا سرخ رنگ کملا کر پیلا پڑ چکا تھا۔۔۔۔

وہ وفا کے گلے لگ کر بری طرح رو دی جبکہ روتو وفا بھی رہی تھی۔۔۔۔

باقی سب منہ کھولے تماشہ دیکھ رہے تھے کہ اتنی ماڈرن لڑکی یوں ایک ونی جس کے کپڑوں کا رنگ تک اڑ چکا تھا اس کے گلے لگی ہوئی تھی بغیر اپنے برینڈڈ کپڑوں کی پرواہ کیے۔۔۔۔۔

اس نے وفا کو جھٹکے سے دور کیا تو وفا نے لہو رنگ آنکھوں سے اس کو دیکھا جو اس کی سچی ہمدرد تھی۔۔۔

اس کی نظروں میں اتنی بے بسی تھی اتنا دکھ اتنی عزیت تھی کہ عیشیل کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

اس کی کوئی بہن نہیں تھی تبھی تو وفا کو وہ بہنوں سے بڑھ کر چاہتی تھی۔ اب اس کی تکلیف پر خود بھی تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔

کس نے۔۔۔ عیشیل نے وفا کے کندھے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے دو لفظوں میں اس کو تکلیف دینے والے کے بابت پوچھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس پر اسنے مومن کی طرف نگاہیں گاڑ دیں اور عیشیل اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی مومن پر چیل کی طرح جھپٹی تھی اور ایک سے بڑھ کر ایک تھپڑوں کی برسات کر دی تھی۔۔۔

زریاب کو ٹارچر سیل سے عام سیل میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ طاہر صاحب اس سے مل کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔۔۔

ابو۔۔

جی میرا بیٹا۔۔۔ وہ زریاب کے پکارنے پر تڑپ کر بولے۔۔۔

آپ سب کو علم کیسے ہوا کہ میں یہاں تھا کیونکہ مومن اور اس بغیرت قاسم کے علاوہ تو کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔ وفانے بتایا۔۔۔ وہ آنکھوں میں نمی لیے بولے۔۔۔

تو زریاب حیرت میں گھر گیا۔۔۔

وفانے کیسے بتایا وہ تو وہاں ہے۔۔۔

اسنے اسفند کے ہاتھ پیغام بھجوایا اور یہ بھی کہا کہ برے دن جلد ختم ہونے والے ہیں اور ظالم پکڑ میں آنے والے ہیں۔۔۔

اپنی بہن کی مضبوط باتیں سن وہ نم آنکھوں سے مسکرا دیا اور اسکی آزمائشوں کو ختم کرنے کی دعا کرنے لگا۔ اس سے بے خبر کے کہ اس پر کتنی بڑی آزمائش آنے والی ہے جو اسے توڑ کر رکھ دے گے۔۔۔

اسفند نے آگے بڑھ کر ایک دفعہ بھی عیشیل کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اسکا غبار اسی طرح نکلتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا پاگل ہو گئی ہو پیچھے ہٹو"

مومن نے اسے جھٹکے سے پیچھے کیا۔۔۔

"ہاں ہاں میں پاگل ہو گئی ہوں۔ جو تمہاری محبت دیکھ کر دعا کرتی تھی کہ اللہ سب لڑکیوں کو تم جیسے ہمسفر سے نوازے مگر مجھے کیا پتہ تھا میں انکے لیے دعا نہیں بلکہ انکو بد دعا دے رہی تھی۔

تم جیسے کم ظرف انسان کا ساتھ کسی کے لیے بھی بد دعا سے بدتر ہو گا"

وہ مومن پر چلائی جواب اسے گھور رہا تھا آنکھوں میں ہلکی پشیمانی تھی۔۔۔

مگر انا آگے آچکی تھی۔۔۔

"تمہاری دوست کا بھائی میری بہن کا قاتل ہے"

وہ اس پر دھاڑا۔۔۔

"شرم سے ڈوب مرو مومن یہ تم کہہ رہے ہو۔ ایسی بیچ سوچ تمہاری ہے۔ تف ہے تم پر۔ تم اس لائق ہی نہ تھے

کہ میری پھول جیسی دوست سے محبت کر سکو۔ اگر اسکے بھائی نے قتل کیا بھی ہوتا تب بھی اگر تم نے اس سے

سچا پیار کیا ہوتا تو یوں اسے بے حال نہ کرتے دیکھو اسے وہ پہلے جیسی رہی ہی کب ہے"

عیشل مومن سے بھی دگنی آواز میں چیخی۔۔۔

مومن نے ایک نظر وفا کو دیکھا جسکی بہتی آنکھیں اسکی زات کے لیے لڑتی اپنی دوست پر تھیں۔۔۔

"تم کیسے بات کر سکتی ہو ایسے میرے ہونے والے شوہر سے"

تماشہ دیکھنے کے بعد شازیہ کو ہوش آیا تو وہ فوراً نمبر بنانے کے لیے عیشل کو جلی کٹی سناتی پیچھے دھکیلنے لگی۔۔۔

"اور تم دفعہ ہو شکل غائب کرو منحوس"

Posted On Kitab Nagri

اور وفا کو کھری کھری سنانے لگی جسکے جواب میں عیشیل نے گھما کے تھپڑ رکھ کر اسکے منہ پر مارا کہ وہ پیچھے کو گری اور ہونکوں کی طرح منہ پر ہاتھ رکھے عیشیل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"اپنی ڈول کو ہاتھ لگانے والے کا میں ہاتھ توڑ دیتی تھی باہر تو تم کس کھیت کی مولی ہو۔ اگر تم نے ایک اور بار اس پر حکم چلایا تو تمہارا منہ توڑ دوں گی۔"

وہ نیچے گری شازیہ پر دھاڑی اور سب کو وارن کرتی نظروں سے دیکھتی وفا کو لے کر اپنے کمرے میں چلے گئی۔۔۔۔

"کیا شیرنی تھی یہ۔۔۔"

ان کے ایک کزن نے سراہتے ہوئے کہا تو عمر اسکو جاتا دیکھ پر سوچ انداز میں مسکرا دیا۔۔۔۔

"ہاں بولڈ آؤٹ تو اچھا کیا ہے اس تیکھی مرچ نے"

اسنے اپنی داڑھی کھجاتے معصومیت سے کہا تو سب کزن دبی دبی ہنسی ہنس دیے جبکہ شازیہ وہاں سے تن فن کرتی نکل گئی۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"توبہ کیا حال بنا دیا ہے تمہارا سکن کتنی ڈل ہو گئی ہے۔ تم دیکھنا انکا کیا حال کرتی میں میری دوست کو تڑپایا ہے نہ۔

اب انکو میں نے تگنی کا ناچ نہ نچایا تو میرا نام بھی عیشیل نہیں۔۔۔۔"

اسنے وفا کی کمزور حالت دیکھ کر جلتے کڑھتے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر کہا۔۔۔۔

تو وفا اسکے انداز پر ہنس دی۔۔۔۔

"تم نہیں جانتی عیشیل اسفند نے تمہیں یہاں لا کر میرے پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

تمہیں یہاں دیکھ کر میرا دل اتنا خوش ہے کہ میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی"۔۔۔۔
اسنے دلی خوشی سے عیشل کو اپنی باہوں میں بھینچتے کہا تو عیشل بھی نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔۔
"کیا ابھی کسی نے میری تعریف کی"

اسفند نے دروازے سے سر ٹیڑھا کر کے اندر جھانکتے کہا۔۔۔۔
تو وہ دونوں ہنس دیں۔۔۔۔

"اے مسٹر تمہاری یہ ہم دونوں کی باتیں چھپ چھپ کر سننے والی عادت کب جائے گی"
عیشل نے مصنوعی تیور دکھاتے پوچھا۔۔۔۔

تو وفا بھی دلچسپی سے اسفند کے جواب کی منتظر ہوئی۔۔۔۔

"اوماڑا جب تک امارا باتوں سے اس چاند جیسا چہرے پر بہار رہے گا ام تب تک ایسا اوٹ پٹانگ ہر کتیں کرتا
رہے گا"

اسنے وفا کے چہرے کو نظروں میں رکھ کر وفا کے پہلے جیسے انداز میں کہا تو کمرہ انکی کھکھلاہٹوں سے گونج اٹھا۔۔۔۔
اسفند نے وفا کو ہنستے دیکھ دل سے اسکی دائمی خوشیوں کی دعا کی۔۔۔۔
قسمت نے ادا سی سے انکے مسکراتے چہروں کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

اب روز رات کا معمول بن گیا تھا وفاق روز بلا ناغہ تہ خانے میں اس لڑکی سے ملنے جاتی اور اسکی مرہم پٹی کر کے
اسے کھانا کھلاتی۔

اب وہ لڑکی بھی وفا سے مانوس ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وفا سے سب سمجھا چکی تھی کہ قاسم کو اپنی باتوں میں لا کر سچائی کیسے اگلوانی تھی۔
اب انہیں صرف ایک موقع کی تلاش تھی جو انہیں جلد میسر آنے والا تھا لیکن اس سے پہلے ایک آزمائش وفا پر
اترنے والی تھی جس سے وہ انجان تھی۔

سب ملازم حویلی کے کام کاج کر رہے تھے۔

عیشیل زیادہ تر وفا کو ساتھ ہی رکھتی تاکہ کوئی اس سے زیادہ کام نہ کروا سکے۔

"یہ تم کہاں منڈلاتی رہتی ہو مہارانی پیٹ سے کیا ہوئی کام کرنا ہی بھول گئی۔ تم کوئی انوکھی ماں نہیں بننے والی
- کبھی کام کو بھی ہاتھ لگایا کرو"

وفا جو عیشیل کے پاس بیٹھی سب چھیل رہی تھی عصمت بیگم کی آواز پر ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔

عیشیل نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کیا۔۔۔ اور بیٹھے لہجے میں بولی۔۔۔

"ارے آنٹی آپ یہاں آئیں بیٹھیں نہ مجھے تو اس حویلی میں ایک آپ ہی اچھی لگیں ہیں۔ ایک آپ کافیشن
سینس اور اوپر سے بولنے کا انداز میں واقعی متاثر ہوئی ہوں۔ آپ تو کہیں سے گاؤں کی نہیں لگتیں"

عیشیل نے انکو مسکا لگایا اور وہ مکھن کی طرح پھسل کے اسکے ہاتھ میں آ گئیں۔۔۔

"کیا واقعی بیٹا تمہیں ایسا لگتا ہے۔ مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔ میں بھی شہر کے نت نئے ڈیزائنز کپڑے پہنتی ہوں"

انہوں نے اپنے بالوں کو ایک ہاتھ سے سیٹ کرتے کہا۔۔۔

تو وفا کے پیٹ میں ہنسی روکنے کے چکر میں مڑوڑاٹھنے لگے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں آنٹی آپ کی بات ہی الگ ہے اور وہ نائلہ آنٹی تو آپ کے آگے کچھ نہیں لگتیں جبکہ وہ تو باہر سے آئیں ہیں۔ مجھے تو لگتا ہے وہ جلتی ہیں آپ سے۔"

عیشل نے لگے ہاتھ ان دونوں میں پھوٹ پڑوانی چاہی جو دونوں اکٹھی مل جاتیں تو وفا کا جینا حرام کیے رکھتیں۔۔۔

"صحیح کہا تم نے میں نے بھی نوٹ کیا ہے آپا جلتی ہیں مجھ سے" وہ واقعی اسکی باتوں میں آگئیں تھیں۔۔۔

"ویسے آنٹی آپ کی بیٹی کی شادی ہے ہزار لوگوں کا آنا جانا ہو گا میں سوچ رہی تھی۔ لوگوں کی نظروں میں آپ کی عزت بنے۔۔۔

اسنے نہایت معصومیت سے کہا۔۔۔

تو وہ فوراً بولی۔۔۔

"اسکے لیے مجھے کیا کرنا چاہئے بیٹا"۔۔۔

"آنٹی آپ کو اسکے لیے اس ونی میں آئی لڑکی کو اچھے کپڑے دینے ہوں گے پہننے کے لیے تاکہ لوگوں میں آپ کا نام بنے۔ کہ کبھی اس حویلی کی کسی اور عورت نے جس کا خیال نہ کیا اسکا خیال آپ کر رہی ہیں۔ اس طرح آپ سبکی نظروں میں عظیم بن جائیں گی"

عصمت بیگم بھی جاگتی آنکھوں سے اپنی عزت کے خواب دیکھنے لگیں۔۔۔

"یہ تو بالکل صحیح کہا تم نے بیٹا یہ تو میں نے سوچا ہی نہ تھا"

انہوں نے بھولپن سے منہ پر انگلی رکھتے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو وفا عیشل کے سازشی باتوں کو دیکھ کے رہ گئی۔

"جی آنٹی کپڑے بھی میں نے اسکے منگوا لیے ہیں بس آپ نے سب سے یہ کہنا ہے کہ اسے یہ سب آپ نے

دلایا پھر دیکھنا آپ کا کتنا نام ہو تا سب میں۔۔۔۔

"ہائے شکریہ بیٹا کتنا خیال ہے تمہیں میرا"

وہ تو پھولے نہ سمار ہی تھیں

"جی آنٹی آپ فکر ہی نا کریں میں ہوں مناسب سمجھا لوں گی۔۔۔

اسنے شاطرانہ انداز میں کہا جسے وہ بالکل سمجھ نہ سکیں جبکہ وفا اسکی چال پر عیش کرتی رہ گئی۔۔۔

"اب دیکھ نامو من میں تمہیں وفا کا وہ روپ دکھاؤں گی جس سے تم اسے پانے کے لیے تڑپو گے۔"

عیشل نے پر سوچ انداز میں وفا کو دیکھتے سوچا۔۔۔

اب اسکو ہی کچھ کرنا تھا۔۔۔۔

سب تیاریاں ہو گئیں تھیں اور مہندی کی رسمیں بھی جب وفانروس سے نیچے آئی اور نج کلر کے کام والے لہنگے

میں وہ سر پر پنک دپٹاٹکائے بغیر کسی پیک اپ کے بھی کئی لوگوں کا چین لوٹ گئی تھی۔۔۔

عصمت بیگم تو سب کو بتاتے نہیں تھک رہی تھیں کہ وفا کو یہ کپڑے انہوں نے لے کر دیے جس پر سب انہیں

سراہتے۔۔۔

دراصل وہ سراہا انکو نہیں وفا کو رہے تھے جو اس لہنگے میں سو گوار حسن لیے سب سے منفرد اور خوبصورت لگ

رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ عصمت بیگم حقیقت سے انجان تعریفوں کا مزالے رہی تھیں جبکہ نائلہ بیگم انکی اس حرکت پر انہیں غصے سے گھور رہی تھیں۔۔۔۔۔

اور عصمت بیگم بیچاری یہ سمجھ رہی تھیں کہ وہ انکی خوبصورتی سے جل رہی ہیں۔۔۔

مہندی کے بعد سب یگ جزیشن باہر لان میں بون فائر کرنے لگے اور سونے پر سہاگہ ساتھ باربی کیو بھی تھا۔ جسکی وجہ سے سب انجوائے کر رہے تھے۔ ان کے کزن اور دوست بھی وہاں شامل تھی۔
مومن اور اسفند آمنے سامنے بیٹھے تھے جبکہ عمران دونوں کو دیکھ شرارت سے مسکرا دیا۔۔۔
کیوں نہ ہم سب ٹرتھ اینڈ ڈیر کھیلیں گا۔۔۔ اسنے سبکو مخاطب کرتے کہا تو سب فوراً ہاں میں سر ہلانے لگے۔
اسفند اور مومن نے پہلو بدلا یہ گیم ان دونوں کی فیوریٹ تھی اور زیادہ تر وہ دونوں ساتھ ہی کھیلتے تھے۔۔۔
"ارے ہمارے لیے رکو"

عیشیل نے وفا کا ہاتھ پکڑ کر آتے ہوئے کہا۔۔۔
"آپ کے لیے تو ہم عمر بھر انتظار کر سکتے ہیں"

www.kitabnagri.com

عمر نے کہا تو سب نے ہوٹنگ کی جبکہ عیشیل اسکے پاس سے گزرتی اسے ٹھکر کی کہ کرہنہ کر کے گزر گئی۔۔۔۔۔
اور وفا کو اس لہنگے میں دیکھ دو لوگ نظریں جھکانا بھول گئے تھے۔۔۔
وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔۔۔

اور وفا کو اس لہنگے میں دیکھ دو لوگ نظریں جھکانا بھول گئے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔۔۔

عیشیل اسفندیار کے پاس ایک کرسی گھسیٹ کر لائی اور وفا کو اس پر بیٹھایا اور ساتھ والی کرسی پر خود بیٹھ گئی۔ اسفند نے غور کیا وفا کی طرف دیکھنے والا وہ اکیلا نہیں تھا بلکہ مومن کی نظریں بھی یک ٹک اسی پر تھیں۔ وہ اسکا محرم تھا جو اسے دیکھنے کا حق رکھتا تھا مگر وہ تو اسکے لیے نامحرم تھا پھر نظر بھر کر کیسے دیکھ لیتا۔ یہ سوچ آتے ہی اسنے فوراً سے بے شتر وفا پر سے نظریں ہٹالیں تھیں۔ وہ اسے پیار بھری نظروں سے چھو بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ اسکا حق نہیں تھا۔

وہ اتنے میں ہی خوش تھا کہ وفا ان سب کے بیچ کھل کر سانس لے رہی ہے اور یہ اللہ کے بعد عیشیل کی محبت کا نتیجہ تھا۔

"اچھا تو کیا کر رہے تھے آپ لوگ ہم بھی کھیلیں گے"

عیشیل نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

"ہم شعر و شاعری کا مقابلہ کرنے لگے تھے اب آپ آگئی ہیں تو آپ بھی ہمارا ساتھ دیں۔"

عمر نے چمک کر کہا۔۔۔

"واہ کیا زمانہ آگیا ہے مالک اور نوکر اب ساتھ بیٹھ کے انجوائے کیا کریں گے"

شازیہ نے منہ بگاڑ کر طنز کیا۔۔۔

"شازیہ" عمر نے اسے سرزنش کی۔۔۔

اس سے پہلے کے اسفند کچھ کہتا عیشیل بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اسفندیار کیا تم نے انہیں بتایا نہیں کہ باہر میرا پسندیدہ مشغلہ لوگوں کی لمبی زبانیں کاٹنا تھا مجھے لگتا ہے یہاں کے لوگوں کے زبانیں بہت لمبی ہو گئی ہیں کترنی پڑیں گی"

عیشل نے بازو چڑھاتے کہا۔۔۔۔

تو شازیہ کے چہرے کی ہوا یاں اڑ گئیں۔

"میں تو مزاق کر رہی تھی میں نے گل رخ کو تو کچھ نہیں کہا"

اسنے ہڑبڑاتے ہوئے اپنے الفاظ واپس لیے تو سب دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے اسکی اڑی رنگت دیکھ کر۔

"میں نے کب کہا کہ میں نے تمہاری زبان کاٹنی ہے کیسا لگا میرا مزق"

اسکی بات پر سب کے قہقہے گونج اٹھے۔۔

باٹل گھماتے ہی جس پر باٹل کی ٹاپ رکی وہ شعر بولے گا۔۔۔

سب سے پہلے باٹل مومن پر رکی۔۔

سب کی پر زور فرمائش پر اسنے بولنا شروع کیا۔۔۔

"کسی کو جب کہیں کرنا ہو گھائل

www.kitabnagri.com

یہی بنتی ہیں تلوار آنکھیں"

اسنے وفا کو نظروں میں رکھ کر کہا تو خوب شور اٹھا شازیہ جل کر خاک ہو گئی۔۔

اب باری اسفندیار کی تھی۔۔۔

"اسفندیار اب تم شعر کہو گے اپنی محبت کے لیے"

عیشل نے فرمائش کی جو مومن کو سرا سرا اپنے لیے لگی کہ شاید وہ اسے اپنے لیے شعر کہنے کا کہہ رہی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میں نہیں کہ سکتا مجھے حق نہیں"

اسکی آواز میں رنجیدگی سب نے صاف محسوس کی۔۔۔

تو کیا اسفند بھائی بھی کسی سے محبت کرتے تھے۔۔۔۔

ان میں سے ایک کزن بولا۔۔۔۔

"ایسی ویسی میں خود گواہ ہوں" کہ اسفند جیسی محبت نہیں بلکہ عشق کوئی نہیں کر سکتا"

عیشیل کی بات پر سب ہوٹنگ کرنے لگے ان سب کو یہی لگا اسفند عیشیل سے پیار کرتا ہے۔۔۔

"وفانے بیٹھے بیٹھے پہلو بدلا"

لیکن عیشیل کے زور دینے پر اسے بولنا پڑا۔۔۔

"اسکی آنکھیں سے عشق ہے مجھے کیونکہ ان میں سورج کی طرح خواب چمکتے ہیں

ہاں پھول اور چاند سا ہے وہ تبھی تو اسے پانے کی سب چاہ کرتے ہیں"

شعر کے اختتام پر سب نے تالیوں کا طوفان اٹھا دیا۔۔۔

وفا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

اب دوبارہ بوتل گھومنے پر اسکا رخ وفا کی طرف تھا جو پہلے ہی بوتل کو منہ اپنی طرف دیکھتے نفی میں سر ہلا کر منع

کرنے لگی۔۔۔

"وفا کوئی بہانا نہیں چلے گا"

عیشیل نے گر کھا۔۔۔۔

"رہنے دو بہن جن کے دل مرجائیں پھر کہاں انہیں یہ محفلیں پسند آتی ہیں"۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نازیہ نے طنز کے تیر چلائے۔۔۔۔

"دل مرتا نہیں ہے دل کو مار دیا جاتا ہے ظالم لوگ مار دیتے ہیں"

وفانے مومن کو اپنی نظر میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ماحول ایک دم کشیدہ ہوا تھا۔۔۔۔

وفاتم بولو۔۔۔۔

عیشیل نے اس سے کہا تو وہ اسکی بات رد نہ کر پائی۔۔۔۔

"ضروری تو نہیں کہ کچھ توڑنے کے لیے پتھر ہی اٹھائیں

لہجہ بدل کر بولنے سے بھی دل ٹوٹ جاتے ہیں۔۔۔۔"

وفا کو اپنی تبعیت خراب محسوس ہو رہی تھی تو وہ اٹھ کر اندر چلی گئی وہ اٹھی تو عیشیل اور اسفندیار بھی اٹھ گئے۔۔

پھر آہستہ آہستہ انکی محفل بھی برخاست ہو گئی۔۔۔۔

Kitab Nagri

یہ اگلے دن کی بات ہے جب وہ سب شازیہ کی شادی سے فارغ ہوئے۔

"دروازہ کھولیں مجھے اندر جانے دیں خدا راجھے لالہ سے ملنا ہے"

سب شور سن کر حویلی سے باہر نکل آئے تھے جہاں سحر حویلی کے باغ میں چنچ چنچ کر اندر جانے کی فریاد کر رہی تھی۔

شہناز بیگم اپنی بیٹی کی آواز سن کر تڑپ گئی تھیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر کسی کی اس کی طرف جانے کی جرات نہیں ہوئی۔ سب کو ثاقب صاحب نے منع کر رکھا تھا جبکہ مومن نے سحر کے حویلی آنے پر پابندی لگا دی ہوئی تھی۔

وہ اندر تو آچکی تھی مگر دو عورتوں نے اسے پکڑ رکھا تھا۔

"لالہ پلیر رحم کریں کیوں اتنے سنگ دل بنے بیٹھیں ہیں۔ میں تو سمجھی تھی کہ زریاب کہیں ہم سے ناراض ہو کر چلے گئے ہیں مگر مجھے کیا پتہ تھا میرا سگا بھائی ہی میرے شوہر کو قید کیے بیٹھا ہے"

اسنے زار و قطار روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مومن نے فوراً وفا کی طرف دیکھا کہ اس کے یہ خبر سن کر کیا تاثرات ہیں۔۔۔۔

لیکن وفا کی آنکھوں میں بھری اپنے لیے نفرت دیکھ کر مومن کے دل کو کچھ ہوا۔

بے شک اسنے منہ سے کچھ نہیں کہا تھا مگر اسکی آنکھوں میں نفرت کی تحریر سب کہ گئی تھی۔۔۔۔

مگر وہ کچھ نہیں کر سکا۔۔۔۔

"سحر واپس لوٹ جاؤ قاتل کو سزا مل کر رہے گی بار بار منت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں قاتل کے لیے کل بھی وہی

اصول تھا اور آج بھی میں ایسے لوگوں کا معاف نہیں کیا کرتا"

www.kitabnagri.com

اسنے سر جھٹک کر دل پر پتھر رکھتے کہا۔۔۔۔

تو سحر بے یقینی سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔۔

"تو پھر وفا کو کیوں قید کر رکھا ہے آپ نے قاتل تو آپ کے پاس ہیں اس کو کس جرم کی سزا دے رہے ہیں۔ کیا

حال بنا دیا ہے اسکا آپ نے اپ جانتے بھی ہیں اسکے بھائی نے اسے کبھی سخت نظروں سے بھی نہیں چھو اور

آپ نے اسکی حالت غیر کر دی۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی وفا کی حالت دیکھ کر انگارے چبائے بولی اسنے بھی وفا کو ماں ایک بہن کی طرح چاہا تھا۔

"سحر یہاں سے نکل جاؤ ایک قاتل کی بیوی سے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں"

ثاقب صاحب سفاکیت سے بولے تو شہناز بیگم رو دیں۔۔۔۔

"ظالم ہیں آپ لوگ۔ جو مظلوم لوگوں پر ظلم کرتا ہے اسے کبھی خوشیاں نصیب نہیں ہوتیں۔ آپ ایک نہیں

بلکہ دو بے قصوروں کو موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں اللہ کے قہر سے ڈریں۔۔۔۔"

چیخ چیخ کر اسکا گلابیٹھ گیا تھا۔۔۔

پتھر بنی وفا میں ایک دم حرکت آئی اور وہ دھیمے قدموں سے اس تک بڑھنے لگی۔ آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی

طرح بکھرنے لگے تھے۔ یہاں تک کے وہ سحر تک پہنچ گئی۔

سحر جب اس کو گلے لگانے لگی تو انہیں دو عورتوں نے اسے پیچھے کیا اور وفا کا ہاتھ پکڑنے لگیں جب وہ

دھاڑی۔۔۔

"ہاتھ مت لگانا ورنہ جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دوں گی"

اسنے اس عورت کو دھکا دیتے کہا جو دور جا گری۔۔۔۔

سب حیرت کا مجسمہ بنے اسے دیکھنے لگے جو جب سے یہاں آئی تھی لبوں پر قفل لگائے بیٹھی تھی مگر آج اسکی

دھاڑ کسی شیرنی سے کم نہیں تھی۔۔۔۔

وہ عورتوں کو پیچھے کر کے سحر کے گلے لگ گئی۔۔۔۔

سحر بھی اسکے گلے لگی اسکا غم غلط کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

سحر اور وفادونوں ہی ایک دوسرے سے زریاب کی خوشبو محسوس کر رہی تھیں۔ کیونکہ وہ دونوں ہی زریاب کے وجود کا حصہ تھیں۔۔۔

"مومن دیکھ کیا رہے یو الگ کروا نہیں اور سحر کو روانہ کرو یہاں سے نائلہ بیگم نخوت سے بولیں۔۔۔۔
تو مومن نے آگے بڑھ کر ان دونوں کا الگ کیا۔۔۔

"لالہ رک جائیں مجھے اسے محسوس تو کر لینے دیں یہ بالکل میرے زریاب کی پرچھائی ہے اس سے مجھے زریاب کی خوشبو آتی ہے"

سحر بلکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"اس لیے تو مجھے اسکے وجود سے نفرت ہے"

وہ بھی نفرت سے وفا کو دیکھ کر بولا۔۔۔

وفا تو اسکے پل پل رنگ بدلنے پر حیران تھی۔۔۔

"جاؤ یہاں سے"

مومن نے سحر کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کا راستہ دکھایا

www.kitabnagri.com

مگر وہ وفا کو ناچھوڑنے پر بضد تھی اور مومن اسے الگ کرنے پر۔۔۔۔

وفا سحر کے گلے لگی اور بولی۔۔۔۔

"آپ کو مجھ پر بھروسہ ہے نا بھابھی تو گھر جائیے میں سب سمجھال لوں گی بس کچھ دن اور لالہ آپ کے پاس ہوں گے"

سحر نے بے یقینی سے اسے دیکھا یہ وہ کیا کہ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بھلا ان ظالموں کی قید سے وہ خود کو اور زریاب کو کیسے آزاد کروا سکتی تھی۔۔۔

"بس کچھ دن انتظار"

اسنے سحر کی آنکھوں میں دیکھتے زور دیتے کہا تو سب اسکی طرف متوجہ ہوئے اور سحر نے آرام سے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا اور واپس چل دی۔۔۔

اسے وفا پر یقین تھا خود سے زیادہ کیونکہ وہ زریاب کے وجود کا حصہ تھی۔۔۔۔

باقی سب حیرت میں گھرے گھرے تھے بھلا وفا کی بات کا کیا مطلب تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ مومن اس سے پوچھتا وہ اسے انگور کرتی اندر حویلی میں چلی گئی۔۔۔۔۔

پیچھے مومن خود کو نظر انداز کیے جانے پر پیچ و تاب کھاتا رہ گیا۔۔۔۔۔

کچھ دن بعد۔۔۔۔

صبح کا وقت تھا سب اپنے کاموں میں مشغول تھے۔ آج کل سب بیچ بیچ میں ہی کسی چیز کی تیاریاں کر رہے تھے۔ بات بظاہر تو کچھ نہیں تھی۔ مگر بڑوں کی تیاریاں اور معنی خیز نظریں کچھ بڑے کارنامے کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔

اسفندیار نے سب کو کام میں لگے دیکھا تو وفا کو کچن میں اکیلا کام کرتے دیکھ اس طرف گیا۔۔۔

وفا۔۔۔۔

اسکی آواز پر وفا بوکھلا گئی۔۔۔

اسفند تم یہاں کیا کر رہے ہو تمہیں پتا ہے ناکسی نے دیکھ لیا تو بات کا بتنگڑ بنا دیں گے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفانے نظریں اطراف میں گھماتے کہا۔۔۔

"وفا مومن نے سب لائز خرید لیے ہیں تمہارے ابو جسے بھی ہائر کرتے ہیں یا تو بک جاتا ہے یا اسے دھمکیاں دے کر بھگا دیا جاتا ہے کوئی کیس لڑنے کے لیے تیار نہیں۔ بس ایک لائز میرا دوست ہے وہ بھی تب جائے گا جب فرسٹ ہیرنگ ہوگی۔ کیونکہ اس سب سے پہلے مومن کو خبر بھی ہوگئی تو وہ اسے بھی راستے سے ہٹوا دے گا۔۔۔"

اسفند کی ساری باتیں سن وفا کے دل کو کچھ ہونے لگا۔ پریشانیوں نے تو اسکی راہ ہی گھیر لی تھی۔ اسفند مجھے کچھ وقت چاہیے سوچنے کے لیے ورنہ میرا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔۔۔
اسکابی پی لو ہونے لگا تھا اور یہ اسکے بچے کے لیے بھی نقصان دہ تھا۔۔۔۔۔
اسفند نے فوراً نوری کو بلوا کر اسے کمرے میں بھجوا دیا۔۔۔

رات ہو چکی تھی مگر اس کی تبیعت اب بھی نہیں سمجھ لی تھی۔ وہ اپنا سر پکڑے بیٹھی تھی جبکہ نوری اسکے پاؤں دبا رہی تھی جو زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سوج چکے تھے۔۔۔۔۔
جب شازیہ ایک ٹور سے چلتی ہوئی اندر آئی۔

"ہنہ کروالو جتنی خد متیں کروانی ہیں جب میں مومن کی بیوی بنوں گی تو سب سے پہلے تمہیں ذلیل کر کے یہاں سے نکالوں گی اور اپنی ذاتی نوکرانی بنا کر رکھوں گی۔ کیونکہ تمہارا فرض ہو گا اپنے شوہر کی من چاہی بیوی کی خدمت کرنا"

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595

اسنے اکڑتے ہوئے کہا۔۔۔ تو وفا کا دماغ مزید خراب ہوا۔۔

"آخر تم کہنا کیا چاہتی ہو مومن تم سے شادی کبھی نہیں کرے گا"۔

وفانے لب بھینچ کر کہا تو شازیہ کا قبضہ گونجا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"چنچ بہت بھولی ہو تم تمہارا اوپس سوری میرا ہونے والا شوہر مومن ابھی اپنی شادی کی شیر وانی خرید کر لایا ہے چاہو تو جا کر پوچھ لو"

اسکے اتنے یقین سے کہنے پر وفا کے قدم ڈمگائے۔۔۔

وہ باہر کو لپکی اسکا ارادہ مومن سے استفسار کرنے کا تھا جو اسے سیڑھیوں کی قریب ہی مل گیا اس سے پہلے کہ وہ سیڑھیوں اترتا وفانے اسے روکا۔۔

"مومن یہ شاز یہ کیا کہ رہی کہ تم اس سے شادی کر رہے ہو کہ دو کہ یہ جھوٹ ہے۔"

مومن نے اپنی محبت کو دیکھا جو پتا نہیں کتنے عرصے بعد اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔ مگر اسکے سوال میں وہ خاموش رہا۔۔۔

"بولو بھی خدا رکھ بولو تمہاری خاموشی یہ چنچ چنچ کر رہی ہے کہ تم بے وفائی کر چکے ہو"

اسنے روتے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ کہا تو مومن نے بمشکل ضبط کیا۔۔۔

"ہاں کر رہا ہوں میں شادی سبھی کرتے ہیں اگر میں نے کر لی تو کونسی بڑی بات ہے جو تم یوں واویلہ کر رہی ہو۔

مت بھولو کہ تم ونی میں آئی ہو مجھ سے پوچھنے کا حق نہیں رکھتی"

اسنے سب کو نیچے جمع دیکھ لیا تھا تبھی جی کڑا کرتا بھولا۔۔۔۔

"دھوکے باز آخر دھوکا دے ہی دیا نہ تم نے۔ آج تک تم نے مجھے دیا ہی کیا تھا سوائے دکھوں اور تکلیفوں کے جو

یہ تکلیف بھی مجھے دینے چلے ہو۔ ابھی بھی باز آ جاؤ میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں۔ ورنہ کبھی تمہاری طرف پلٹ

کر نہیں آؤں گی"

وفانے اسکا گریبان جھنجھوڑتے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میری مرضی میں جس کے پاس مرضی جاؤں اور تمہیں بھی تاقیامت نہیں چھوڑوں گا تاکہ تم دوسروں تک چلی جاوہنہہ کبھی نہیں۔"

مومن نے ایک اور وار کیا تھا اس پر اسکی عزت پر۔۔۔۔

جس پر وہ مومن کو تماچہ مار چکی تھی منہ پر۔۔۔۔

"میں ہی غلط تھی میری محبت ہی غلط تھی جو تم جیسے غلیظ ذہنیت کے آدمی کو ہیرا سمجھ بیٹھی اور اصل ہیرے کو گنوا دیا تف ہے تم پر"

اسنے مومن کے کالر جکڑتے کہا جو مومن کو غصے کی آخری حد پر لے گئے۔۔۔

"آآآآ امر کر بھی نہیں چھوڑوں گا تمہیں میرے نام پر ہی مرو گی تم"

اسنے وفا کے دونوں بازو جھنجھوڑتے کہا آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔

"اور میری بیوی کا کردار تم سے لاکھ درجے بہتر ہو گا"

یہ آخری کاری ضرب لگائی تھی مومن نے جس نے وفا کو پورا توڑ دیا تھا۔۔۔

"میری بددعا ہے تمہیں وہ بیوی ملے جس کا کوئی کردار نہ ہو۔ تم نے مجھ پر شک کیا ہے نا تو اب دیکھنا خدا بھی تمہیں طوائف سے نوازے گا".....

اسنے آنسو بہاتے چیخ کر بددعا دی۔۔۔۔ جو عرش پر جا پہنچی تھی۔۔۔۔

مومن نے غصے سے اسے پیچھے دھکیلا اور پلٹ کر جانے لگا جب وفا کی دردناک چیخوں سے پوری حویلی گونج اٹھی تھی۔۔۔

مومن کے دھکا دینے سے وفا پیٹ کے بل سیڑھیوں سے گرتی چلی گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس معصوم نے پیٹ پر بازو لپیٹ کر اپنے اندر پل رہی ننھی زندگی کو بچانے کی ایک ناکام سے کوشش کی تھی۔۔۔۔

"وفا"

اسفند وفا کو گر تادیکھ فوراً سیڑھیاں پر بھاگا اور اسے ادھی سیڑھوں میں جالیا۔۔۔۔
وفا آنکھیں کھولو۔۔۔۔

اسفند کی آواز وہ آخری آواز تھی جو اسکے ذہن نے تاریکی میں ڈوبنے سے پہلے سنی۔۔۔
سیڑھوں پر خون بہتا چلا گیا جو سیڑھوں کو سرخ کر چکا تھا۔۔۔۔ موت کے رنگ جیسا۔۔۔۔

ادھر وفا گری تھی ادھر کال کو ٹھہری میں ہاتھوں میں سر تھا مے بیٹھا زریاب پریشان ہوا اٹھا۔۔۔
ایک دم عجیب سی میچینی نے اسے گھیر لیا تھا۔ دل بے ساختہ تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"دھک دھک دھک دھک" Kitab Nagri

اسے لگ رہا تھا دل سینے کی دیواروں سے سرخٹخٹخ کر باہر آجائے گا۔
www.kitabnagri.com

"یا اللہ میرا دل کیوں اتنا بے چین ہے ایسا تو تب ہی ہوتا ہے جب ہم دونوں (وفا اور زریاب) میں سے ایک مشکل میں ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ دل زیادہ بے تاب ہونے لگا تو خدا کے حضور جھک کر اپنی عزیز جان بہن کے لیے دعا کرنے لگا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جانتا نہیں تھا کہ وفا کتنی بڑی مشکل میں ہے مگر اسکا دل اسے اطلاع کر رہا تھا اور وہ اپنی بہن کو خدا کی امان میں دے بیٹھا تھا۔۔۔

وہ دودل ایک جان تھے اگر چوٹ ایک کو لگتی تو ٹرپ دوسرا جاتا تھا۔ اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔۔۔

وفا وفا اٹھو آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔

اسفند نے اسکا منہ تھپتھپاتے کہا اسکا اتنا خون دیکھ کر اسفند کی جان حلق میں آگئی تھی اور چیخیں تو عیشیل کی بھی نکل گئی تھیں۔

اسفند جلدی کرو اٹھاؤ اسے ہسپتال لے کر چلو اسے اسفند کا کندھا جھنجھوڑ کر کہا جسکی خود وفا کے ساتھ جان نکلتی جا رہی تھی۔

اسنے ہوش کی دنیا میں قدم رکھتے فوراً وفا کو باہوں میں بھرا۔۔۔

"سردار مومن خان اگر وفا کو کچھ بھی ہوا تو تمہاری جان اپنے ہاتھوں سے لوں گا اور اس بار مجھے تمہاری جان لینے سے کوئی بھی نہیں روک سکتا تم بھی نہیں۔"

www.kitabnagri.com

یہ کہتا وہ وہاں سے وفا کے لے کر نکلتا چلا گیا پیچھے ہی عمر، عیشیل اور شازیہ بیگم بھی نکلی تھیں کیوں نہ جاتی بات انکے وارث کی جو تھی۔۔۔۔۔

پیچھے مومن خالی ہاتھ کھڑا رہ گیا تھا خساروں میں گھرا سوچ رہا تھا کہ وہ اپنا کتنا بڑا ناقابلِ تلافی نقصان کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اور جو باقی بچے تھے وہ تو تھے ہی بے ضمیر لوگ وفا کے مرنے سے نہ انکو کوئی فرق پڑا تھا نہ پڑنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر زافرا تفری میں آئی سی یو کے اندر باہر جا رہے تھے اور باہر کھڑے اسفندیار کی جان لبوں پر آئی تھی۔ وہ کبھی ادھر ٹھہلتا تو کبھی ادھر عیشل اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دے رہی تھی۔

ڈاکٹر ز کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے رہے تھے۔ آذانوں کی آواز پر اسفند بے اختیار وہاں سے قریبی مسجد میں گیا اور خدا کے آگے جھک گیا اور اسکے سامنے سب دکھ آنکھوں سے آنسوؤں کے ذریعے بہا دیے۔۔۔۔

"یا اللہ میں بہت گناہ گار بندہ ہوں نہیں جانتا کہ جو کر رہا ہوں وہ صحیح ہے یا غلط مگر میرے رب مجھے وہ واپس لوٹا دے۔ اس کے نکاح کے بعد کبھی دل میں اسکا خیال نہیں لایا مگر آج تجھ سے اسکی زندگی کی بھیک مانگتا ہوں۔

میرے رب میرے کریم مولا اپنے حبیب کے صدقے مجھے اسکی زندگی لوٹا دے۔ میں جانتا ہوں میں غلط کر رہا ہوں مگر اس کا یہاں فل وقت کوئی نہیں جو اس کے حق میں دعا کر سکے۔"

روتے روتے اسکی ہچکی بندھ گئی چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا مگر وہ سجدے میں گر رہا۔

فجر کی اذان سے وہ یہاں تھا صبح کے نو بج چکے تھے جب اسے عیشل کی کال آئی اور اسنے وفا کے خطرے سے باہر ہونے کی خوش خبری سنائی۔ وہ سجدائے شکر بجالایا اور فوراً ہسپتال کی طرف بھاگا جہاں اسکا عشق منتظر تھا۔۔۔۔

آئی سی یو میں اس وقت ہولناک سی خاموشی تھی بیچ بیچ میں بس عیشل کی سسکیاں وقفے وقفے سے گونج رہی تھیں جو بے جان سی وفا کے پاس بیٹھی اپنی جان سی پیاری دوست کو یوں سکتے میں دیکھ اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹ رہی تھی۔ جو ساکت سی سٹرپر پر پڑی کسی غیر مرئی نکتے کو دیکھ رہی تھی۔ آنکھیں بے تاثر سی دیوار پر گاڑیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر نے جب انہیں اطلاع دی تھی کہ وہ اسکے بچے کو نہیں بچا پائے۔ تب سے اب تک وہ ایک لفظ نہیں بولی تھی نہ ہی آنکھوں سے کوئی آنسو نکلاتا تھا۔ لبوں پر قفل لگ چکا تھا۔

شہناز بیگم سے تو اسکی یہ حالت برداشت نہ ہوئی تھی وہ عمر کے ساتھ واپس حویلی روانہ ہو چکیں تھیں۔۔۔۔ عیشیل نے لاکھ کوشش کی کہ وہ کچھ بولے یا اپنی اولاد کو کھونے کے غم میں رولے مگر بے سد۔۔۔۔

وہ وفا کو ہی دیکھ رہی تھی جب دھااااا کی آواز سے دروازہ کھولتا اسفندیار اندر داخل ہوا سانسیں پھولی ہوئی تھیں جو اسکے بھاگ کے آنے کی گواہ تھیں۔۔۔۔

اسکی بے چین نظریں وفا کا طواف کر رہی تھیں جسکے سر پر پٹی بندھی تھی رنگت پیلی پڑ چکی تھی آنکھوں کے گرد کچھ ہی دیر میں سیاہ ہلکے پڑ چکے تھے۔ ہاتھوں پر ڈرپ لگی تھی۔۔۔۔

وفا کو ایک طرف مسلسل دیکھتے پا کر اسے اسکے ساکت ہونے کا گماں ہوا۔۔۔۔

اسے ایک دم کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔۔۔ اسنے ناچاہتے ہوئے بھی عیشیل کو دیکھا جو نفی میں سر ہلاتی اسے دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

جس نے اسفندیار کے بدترین خدشات پر یقین کی مہر لگا تھی۔ وفا کا ایک اور ناقابلِ تلافی نقصان ہو چکا تھا۔ وہ بے جان قدموں سے آگے بڑھا اور وفا کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

"وفا" اسنے بہت پیار سے پکارا تھا اسے۔۔۔۔

تیسری دفعہ بھی جب اسنے جواب نادیا تو اسفندیار نے اسکا کندھا جھنجھوڑا۔۔۔۔

وفا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی آنکھوں میں ایک دم حرکت پیدا ہوئی اسنے اسفندیار کی طرف دیکھا۔۔۔ ان آنکھوں میں شناسائی کی کوئی رمت باقی نہیں تھی۔ اسفندیار کے دل پر اس وقت آرے چلے تھے۔۔۔

ایک آنسو بے ساختہ پھسلا اور وفا کے چہرے پر گرا۔۔۔۔
جس نے وفا کے اندر ہل چل پیدا کی اور وہ پلکیں جھپکتے اسفندیار کو دیکھنے لگی۔۔۔
احساسات پر جمی برف پگھلنے لگی تھی۔۔۔

ایک کے بعد ایک آنسو اسکے رخسار بھگوتے چلے گئے۔۔۔۔
اسفندیار کے لمس نے اسکو حال میں لوٹا دیا تھا اور پھر وہ ضبط کے سارے بندھن توڑتی اسفندیار کو اپنے نزدیک پا کر اسکے دونوں ہاتھوں پر سر ٹکاتی پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی کہ اسنے اپنے ساتھ ساتھ عیشیل اور اسفندیار جیسے مضبوط مرد کو بھی رلا دیا تھا۔۔۔۔

"اسفند میرا بچا میرا جگر کا ٹکڑا اب نہیں میرے پاس۔ میں کہاں جاؤں کیسے برداشت کروں یہ دکھ نہیں برداشت ہوتا مجھ سے۔ لگتا ہے کوئی مجھے آری سے کاٹ رہا ہے کوئی میرا دل نوچ کر لے گیا ہے"
وہ تڑپتی بلکتی زوروں سے تکیے پر سر پٹختی لگی۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اسفند کو لگا وفا کا دکھ سن کر اسکا دل پھٹ جائے گا اسکے سینے میں ایک دم درد اٹھا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں جینا اور مجھے میرے بچے کے پاس جانا ہے کوئی مجھے میرا بچہ لا دو"
وہ چیخ رہی تھی اپنے آپ کو بری طرح نوچ رہی تھی کہ وہ خود کو زخمی کر بیٹھی۔۔۔
عیشیل اور اسفند دو مل کر بھی اس زخمی ماں کا مقابلہ نہیں کر پارہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کبھی معاف نہیں کروں گی مومن کو۔ قاتل ہے وہ میری اولاد کا۔ سب چھین لیا اسنے مجھ سے۔ وہ بھی تڑپے گا روئے گا"

نرس نے بڑی مشکل سے اسے قابو کرتے اسے انجیکشن لگایا تھا۔۔۔۔۔
اور وہ یہ آخری بات کہتے ہوش کھوتی چلی گئی۔۔۔

مومن رات سے ڈیرے پر تھا صبح ہونے کو آئی تھی مگر اسکے وجود میں ہل چل ناہوئی۔ وہ جانتا تھا وہ اپنی محبت کا قتل کر چکا ہے اور یہ زہر اسے اندر ہی اندر کاٹ رہا تھا۔

وہ اپنے اندر ہمت جمع کرتا اٹھا اور اس ہسپتال کی طرف روانہ ہوا جہاں اسکی بیوی اسکی کھوئی محبت رنج و غم کی عملی تحریر بنی ہوئی تھی۔

وہ نہیں جانتا تھا وہاں جا کر اسے کن حالات کا سامنا کرنا پڑے گا مگر وہ وفا کا حال بھی جاننا چاہتا تھا۔ اس لیے لاکھ کوششوں کے باوجود خود کو وہاں جانے سے ناروک سکا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وارڈ میں اس وقت چار نفوس تھے عیشیل، عمر، اسفندیار اور وہ بے بس وفا۔۔۔

جو اپنے اندر کا غبار نکال کر اب ایک پتھر کی مورت بنی پڑی تھی۔ ڈاکٹر نے اسے کمپلیٹ بیڈ ریسٹ بتایا تھا۔
عیشیل پاس بیٹھی اسے سیب چھیل کر دے رہی تھی۔ وہاں چار لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی پن ڈراپ سا کلنس تھی۔

جب مومن آہستہ سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا اور اسے دیکھ سب کے تاثرات تیزی سے بدلے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سر جھکائے وفا کے پاس کھڑا ہو گیا تھا اور اسفند کی آنکھوں میں اس وقت خون اتر آیا تھا۔ وہ سب کا لحاظ کیے بغیر اس پر جھپٹا اور اسے دیوار کے ساتھ ٹکا کر پے در پے مکوں کر برسات کر تاجلا گیا۔ یہاں تک کہ اسکا خون بری طح بہنے لگا۔۔۔

وفا بھی بھی چپ تھی جیسے اسے کوئی فرق نا پڑا ہو۔۔۔

عمر نے آگے بڑھ کر اسے چھڑانا چاہا تو اسفند یار نے اسے بھی پیچھے دھکا دے دیا۔۔۔

"تجھ جیسا ظالم باپ میں نے آج تک نہیں دیکھا جو اپنی ہی اولاد کا قاتل ٹھہرا تو، تو سانپ کو بھی پیچھے چھوڑ گیا" اسفند نے اس کے سر میں گلدان کی بوتل توڑتے کہا۔۔۔

اور مومن سر پکڑ کر نیچے گر تاجلا گیا۔۔۔

"میرا بچا"

اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔ کیا اسکا بچہ اس دنیا میں نہیں رہا تھا۔ کیا وہ ایک قاتل بن چکا تھا۔ پچھتاؤں کے ناگ اسے ڈسنے لگے تھے۔۔۔

اسفند یار کو پھر بھی چین نا آیا تو اسے زمین پر پھینکتے کمیز کی جیب سے اپنی بندوق نکالی اور مومن پر تان لی۔۔۔

"اپنی اولاد کے قاتل کو جینے کا کوئی حق نہیں"

اسفند یار کے کہنے پر اور مومن پر بندوق تاننے پر سب کی چیخ نکلی تھی۔۔۔

اسنے گن لوڈ کی اس سے پہلے کہ وہ گن چلا تا وفا کے لفظوں نے اس کے ہاتھوں کو زنجیر کیا تھا۔۔۔

"تمہیں میری قسم اسفند یار گولی مت چلانا"

اسفند یار نے ضبط سے آنکھیں میچیں اور تن فن کر تابا ہر چلا گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھلا اپنے بھائی کی بے گناہی ثابت کیے بغیر مومن کو مرنے کیسے دے سکتی تھی۔ جنگ شروع جس وجہ سے ہوئی تھی ختم اسے ہی کرنی تھی مگر مومن کو پچھتاؤں میں چھوڑ کر مومن لڑ کھڑا کر اٹھا۔۔۔

"تم جانتے ہو مومن کہ ایک بیوی تو شاید اپنے شوہر کو معاف کر دے مگر ایک ماں ہونے کے ناطے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی"

وفانے ایک دفعہ بھی اسکے چہرے کو نہیں دیکھا تھا مومن جو اس سے معافی مانگنے لگا تھا۔ اسکی اس بات پر لب بھیج کر رہ گیا۔۔۔

"پتہ ہے کیا تمہارے آنے سے پہلے میں بہت روئی کہ مجھ سے خدا نے میری اولاد چھین لی مگر اب میں سوچتی ہوں کہ اللہ نے ٹھیک ہی کیا پتا ہے کیوں؟؟؟؟..."

وفانے اس پر ایک بہت عام سی نگاہ ڈالتے کہا۔۔۔

وہ بھی جواب سننے کو بے چین تھا ساتھ عیشل اور عمر بھی۔۔۔

"ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ وہ بیٹا تھا یعنی ایک لڑکا۔ اگر وہ اس دنیا میں آجاتا تو شاید دوسرا مومن پیدا ہوتا۔ اس لیے اللہ نے اسے واپس لے لیا تاکہ وہ دوسرا مومن بن کر کسی لڑکی کی زندگی نا جاڑ دے یہ سوچ کر مجھے صبر آ گیا۔"

وفانے اپنی بہتی آنکھوں کو ایک دفعہ پھر صاف کرتے کہا اور مومن ذلت کی اتہا گہریوں میں اترتا چلا گیا۔۔۔

الفاظ کہیں کھو گئے تھے۔ وہ نیچے بیٹھتا یہ الفاظ اس کو کوڑے کی طرح لگے تھے۔ یہ باتیں گالی تھیں اسکے لیے۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عیشل ان سے کہو باہر جا کر جتنا چاہے روئیں مگر میری نظروں سے دور ہو جائیں۔
یہ سننا تھا کہ وہ وارڈ سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

کچھ دن بعد وفا واپس حویلی لوٹ آئی تھی جہاں اسے ہر قسم کے تانے سننے پڑتے۔ وہ سب کچھ ضبط کر رہی تھی کیونکہ ابھی ثبوت انکے ہاتھ نہیں لگا تھا۔

آج وہ لوگ منتظر تھے کہ کب کاشف وہاں جائے تہ خانے میں اور اپنا گناہ قبول کرے۔

آج وفا کی طبیعت کچھ گری گری سے تھی اس لیے وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

اسفندیار عیشل کے کام کے سلسلے میں اسے لے کر دو تین دن سے باہر تھا۔

جب اچانک نیچے شور اٹھا وہ نیچے گئی تو نیچے کا سماں ہی بدلا ہوا تھا۔۔۔

حویلی پوری طرح سچی ہوئی تھی اور سامنے سیڑج پر بیٹھے مومن اور شازیہ ابھی نکاح سے فارغ ہوئے تھے۔۔۔

وہ ساکت آنکھوں سے اسے دیکھے گئی جب ان سب کی نظریں بھی وفا پر پڑیں۔۔۔

"لو آگئی منحوس نظر لگانے"

www.kitabnagri.com

نائکہ بیگم بھڑکیں۔۔۔ منہ تو باقی سب کا بھی بگڑا تھا۔۔۔

"تو کر ہی لی تم نے شادی"

وفانے بمشکل اپنے لفظوں کو زبان دی۔۔۔

"میرا یہ کرنا ضروری تھا کیونکہ میں سردار ہوں اور میری نسل میری خاندانی بیوی سے ہی چلنی تھی۔ اس لیے

مجھے شادی کرنی پڑی"

Posted On Kitab Nagri

مومن نے نظریں چراتے کہا وہ کیسے بتا دیتا کہ ثاقب صاحب نے قسمیں وعدے دے کر اس سے یہ سب کرایا۔۔۔

"مومن تم نے تو ابھی اپنے بچے کا کفن بھی میلا نہیں ہونے دیا اور اسکی میت پر اپنی سیج سجالی۔۔۔"

وفا کی آنکھیں بے ساختہ آنسوؤں سے جھلملائی تھیں۔۔۔

"میں بھی آخر کس سے کہ رہی ہو ایک بے وفا اور قاتل بھلا میری بات کا مطلب کیسے سمجھے گا"

اسنے کہتے ہوئے سر جھٹکا

"جانتے ہو یہ آخری امید تھی جو میری تم سے بندھی تھی اچھا کیا جو تم نے یہ بھی توڑ دی کیونکہ اب جو میں کروں گی اسکا مجھے ذرا بھی ملال نہیں ہو گا"

اسکی آنکھوں میں اسکی محبت کی قبر آسانی سے دیکھی جاسکتی تھی۔

مومن نے پوچھنا چاہا کہ وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے مگر اس سے پہلے ہی وفاشازیہ کہ طرف مڑ گئی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم نے اسے پالیا اب حکومت تمہاری ہوگی۔ ہا ہا ہا۔۔۔"

وفانے طنزیہ کہتے آخر میں ایک کھوکھلا سا قہقہہ لگایا۔

"جو اپنی محبت کا نہ ہو سکا وہ تمہارا کیا ہو گا۔ جو اپنی محبت کو عزت نہ دے سکا تمہارا حال تو اس سے بھی بدتر کرے

گا۔ مگر کوئی بات نہیں تم دونوں ایک دوسرے کو ہی ڈیزرو کرتے ہو"

وفانے تنفر سے کہا۔۔۔

"مطلب کیا ہے تمہارا" شازیہ دبا دبا سا چلائی۔۔۔

اسکی بات پر وفا تمسخرانہ سا مسکرائی اور بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)
knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

"ایک چال تم نے چلی میرا بچہ مجھ سے چھین کر اور ایک میں چلوں گی مگر ابھی نہیں بہت جلد"
یہ کہتے ہی وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اس سے زیادہ اسکی سکت نہیں تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مومن کو یہ شادی ایک عذاب لگ رہی تھی گھٹن ہو رہی تھی اسے اس لیے وہ آج کہ رات ڈیرے پر چلا گیا تھا۔ سب ہی اسے روکتے رہ گئے مگر وہ نہ رکایہ شازیہ کے لیے شکستِ فاش تھی۔

رات کا پہر تھا۔ حویلی کہ باہر کتے بھونکے کی آواز آرہی تھی۔ ایسے میں ایک سایہ دبے قدموں اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے مومن کے کمرے کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتا دروازہ خد بخود کھل گیا اور شازیہ نے اسے اندر کھینچ لیا۔۔۔

"کہاں تھے تم جان میں کب سے تمہارے انتظار میں تڑپ رہی تھی۔" شازیہ نے بے باکی سے کہا۔۔۔

"اب تو آگیا ہوں ناسویٹ ہارٹ چلو اپنی گولڈن نائٹ سپنڈ کرتے ہیں اسنے خباثت سے کہتے اسکو باہوں میں اٹھاتے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔

کوئی تھا جو یہ سب دیکھ رہا تھا اور وہاں سے خاموشی کی چادر اوڑھے ہٹ گیا۔۔۔

وہ شکستہ قدموں سے کمرے میں واپس آئی تھی اور دروازہ بند کر کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس وقت ضبط کی کونسی انتہا پر تھی مگر اب اس کی بس ہو چکی تھی۔ یہ تو وہ مومن تھا ہی نہیں جس سے اس نے محبت کی تھی۔ یہ تو کوئی اور ہی سنگدل ہر جائی تھا جسے وفا کو دکھ دے کر خوشی ملتی تھی۔ وہ آج جی بھر کر رو رہی تھی۔ مومن نے اسکے ساتھ کیا کیا کیا تھا۔۔۔

پہلے اس کے اوپر ظلم و ستم کی انتہا کر دی، پھر اس کے کردار کو نشانہ بنایا جو کوئی بھی عورت برداشت نہیں کرتی، اس کی اولاد کی جان لے لی، اور اب اس کی دوسری شادی نے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کے مترادف کام

Posted On Kitab Nagri

کیا تھا۔ اس کا یہ کاری وار اس کے سب پچھلے زخموں کو ہرا کر گیا تھا۔ وہ آج پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی تاکہ وہ آئندہ کسی بھی ملنے والے زخم پر آنسو نہ بہا سکے اور اتنی مضبوط بن جائے کہ اسے کوئی توڑ نہ سکے بلکہ وہ دوسروں کو توڑ کر رکھ دے۔۔۔

آج رات اس کی آنکھوں سے سارے آنسو بہہ نکلے تھے اور جو بچا تھا وہ سلگتا ہوا انتقام تھا۔
"یہ تم نے اچھا نہیں کیا مومن آخر کس کس چیز کا بدلہ چکاؤ گے۔ بس بہت ہو گیا بہت کر لیا تم نے بہت سہ لیا میں نے۔ اب تک تم نے اپنے پیار میں ڈوبی گل رخ دیکھی تھی مگر اب تم وہ وفادیکھو گے جو دشمنوں کی ہاتھ لگائے بغیر کھال ادھیڑ دیتی ہے"

وہ اپنے آنسو ہاتھ سے صاف کرتی ایک عظم سے اٹھی۔
اب وہ تیار تھی دشمنوں کو ہرانے کے لیے، ان کے پاؤں تلے سے زمین کھینچنے کے لیے۔ اور یہ بساط مومن کو کس دورا ہے پر لانے والی تھی یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا کہ وہ کس قدر اونچائی سے منہ کے بل گرنے والا تھا۔

عیشل کھلی ہو میں سانس لینے کے لئے باہر حویلی کے باغیچے میں آئی تھی۔ مومن اور شازیہ کی شادی کو دو ہفتے گزر چکے تھے اسے آج بھی یاد تھا جب وہ اور اسفند واپس آئے تھے تو انہوں نے ان کی شادی کا جان کر کتنا اوویلا کیا تھا۔ اب تو عیشل بھی نہیں چاہتی تھی کہ وفا ایک پل بھی مومن کے ساتھ رہے ان سب کو انتظار تھا تو بس اگلے مہرے کا۔۔۔

وہ انہی سوچوں میں کھوئی ہوئی تھی جب عمر نے گلا کھنکھار کے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔
"بدلے بدلے میرے سرکار نظر آتے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

اس نے بہت لہک کے شعر پڑھا تھا۔۔۔

"اور کئی لوگوں کے چھتروں کے آثار نظر آتے ہیں"

عیشیل نے بھی اس کے کانچ کے پھول کو پتھر دے مارا تھا کہ وہ بلبلا اٹھا۔۔۔

"محترمہ دیکھیں اب آپ ہم سے بد تمیزی سے پیش آرہی ہیں ہم نے تو شعر ویسے ہی کہا تھا کون سا آپ کو کہا جو

آپ نے ہمیں یہ کہہ ڈالا"

"ہم بھی ہوا سے باتیں کر رہے تھے ہم نے کب آپ کو کہا جو آپ یوں دل پر لے بیٹھے ہیں"

عیشیل نے بھی اس کو دو بد و جواب دیا۔۔۔

کچھ بھی تھا عیشیل کو اب اس کی مسخریاں پسند آنے لگی تھیں۔۔۔ عمر جب بھی عیشیل کے پاس ہوتا ہے اس کے

لبوں پر مسکراہٹ رہتی تھی۔۔۔

"ویسے ایک بات کہنی آپ سے"

عمر نے ثریر لہجے میں پوچھا۔۔۔

وہ جان گئی تھی کہ اب وہ کوئی مسخری چھوڑنے والا ہے۔۔۔

"اہم محترمہ ماریے گامت وہ ہم نے پوچھنا تھا کہ کیا آپ ہمارے مستقبل کے بچوں کی ماں بننا پسند کریں گی"

وہ یہ کہتے ہی تیزی سے پیچھے ہوا کہ کہیں وہ کوئی گملا اٹھا کے ہی نہ مار دے۔

وہ جو اسکی بات غور سے سن رہی تھی اسکی بات کا ذومعنی مفہوم سمجھ کر کان کی لوؤں تک سرخ پڑ گئی اور اپنی حیا

چھپانے کے لیے ادھر ادھر کوئی چیز اسے مارنے کے لیے ڈھونڈنے لگی جسے دیکھ وہ گدھے کے سر سے سینگھ کی

طرح غائب ہوا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ اسکے جاتے ہی منہ ہاتھوں میں چھپا کر شرمادی۔۔۔۔

"وہ پوچھنا یہ تھا کہ میں ہاں سمجھوں"

وہ پھر چھلاوے کی طرح نمودار ہوا تھا۔۔۔

جس پر بے ساختہ ڈر کر اسکا دل اچھل کر حلق میں آگیا اور وہ کیاری میں سے ایک پتھر اٹھائے اسکے پیچھے بھاگی

تھی یہاں تک کہ وہ حویلی کے اندر پہنچ گئے۔۔۔۔

اب کے وہ گیا تو عیشیل کی نظر وفا پر پڑی جو گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی جیسے اسکے اندر کا حال جان

لینا چاہتی ہو۔۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو وفا" اسنے بال کان کے پیچھے اڑیستے اپنے آپ کو کمپوز کرنے کی ناکام سی کوشش کی

تھی۔۔۔۔

"یہی کہ میری دوست اتنی سمجھدار کب سے ہو گئی کے اپنی محبت مجھ سے چھپانے لگی"

وفانے سنجیدگی سے کہا تو اسکی جان پر بنی۔۔۔۔

"وفا ایسی بات نہیں ہے۔ ایسا کچھ نہیں وہ تو بس ہم دوست ہیں"۔

عیشیل نے نظریں چراتے کہا تو وفا اسکی کوشش پر مسکرا دی۔۔۔

وہ آگے عیشیل کے قریب گئی اور اسکو دونوں ہازوؤں سے تھام کر بولی۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگا کہ میں نہیں سمجھ پاؤں گی کہ عمر اور تم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو۔ تم شاید نہیں جانتی

لیکن میں بتا دوں اب میں پہلے جیسی وفا نہیں رہی جو بات کے سامنے ہوتے ہی بھی انجان رہوں۔ اس حویلی میں

Posted On Kitab Nagri

آنے کے بعد سے تو میں لوگوں کے دل کی بات تک جان لیتی ہوں تم تو پھر میری بیسٹ فرینڈ ہو۔ بھلا تمہارے دل کہ بات سے کیسے انجان رہتی " اسنے اسکو چہرہ ہاتھوں میں تھامتے کہا۔۔۔

"اور رہی بات میری تو تم میری وجہ سے اپنی محبت مت چھوڑو عیشل۔ سچی محبت پانا آج کل کے دور میں بہت مشکل ہے جدھر ہر کوئی چہرے پر نقاب اوڑھے گھومتا ہے۔ عمر سچ میں تم سے محبت کرتا ہے۔ میں خود گواہ ہوں اسکی۔ وہ اس حویلی کے مردوں جیسا نہیں بلکہ اسفند کی طرح ہی حساس ہے۔ تم یقیناً خوش رہو گی " اور میری دلی خواہش ہے تم اپنی محبت پالو آخر کسی کو تو اسکی محبت ملے میری چھوڑو۔۔۔۔۔ اسنے بجھے دل سے کہا۔۔۔۔

اور جب تک اسفند میرے ساتھ ہے بے فکر ہو جاؤ وہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔۔۔ وفانے بڑی بہنوں کی طرح اسے سمجھاتے کہا تو وہ نم آنکھوں سے اسکے گلے لگ گئی وہ وفا کے لیے خوش تھی کہ اب وہ مومن کی جھوٹی محبت بھول گئی تھی اور اب اسکی باتوں میں بھی اسفند کا ذکر شامل ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

آخر وہ رات آہی گئی تھی جب شیطان صفت قاسم آج پھر تہ خانے میں آیا تھا اس لڑکی کو جسمانی عزیت دینے کیونکہ آج کل اسے کوئی لڑکی جو میسر نہیں تھی اور اوپر سے زریاب کیس کی کل ہیزنگ تھی جسکی وجہ سے وہ زراڈپریس تھا تبھی اپنی حوس کو بجھانے وہ آج پھر اس معصوم جان پر ظلم کرنے آیا تھا اس بات سے انجان کہ وہ آج یہاں آکر خود اپنے لیے گڑھا کھود چکا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا اندر بیٹھے وجود کی آنکھیں پٹ سے کھلی تھیں۔ وہ جانتی تھی آج اسے کیا کرنا ہے تبھی جب قاسم اسکے کپڑے سرکانے لگا تو اسنے بولنا شروع کیا۔۔۔۔۔

"آج آپ کو باہر کسی نے منہ نہیں مارنے دیا جو میری یاد آگئی"

اسنے طنزیہ لہجے میں کہا تو وہ ہنسا۔۔۔۔۔

"ہاں میری رانی وہ کیا ہے نہ تو ہے ہی اتنی خوبصورت کے اب تک تجھ سے دل نہیں بھرا"

قاسم نے خباثت سے کہا۔۔۔۔۔

"ہنہ آپ کی اوقات اتنی ہی ہے کہ حویلی کی نوکرانی کے ساتھ رات گزاریں"

اسنے قاسم کو غصہ دلانا چاہا۔۔۔۔۔

"ارے اوقات کی بات تو مت ہی کر جان من جب میں نے اس حویلی کی بیٹی کو نہیں چھوڑا تو تو کیا چیز ہے"

اسنے اس پر اپنی حیثیت واضح کرنی چاہی۔۔۔۔۔

"اچھا ایسا بھی کیا کر دیا آپ نے اور حویلی کی کوئی بیٹی اتنی پاگل نہیں کے آپ کے چنگل میں پھنس جائے"

اسنے تمسخرانہ انداز میں کہا تو قاسم نے غصے سے اسکے کندھے سے کمیفض ہٹاتے وہاں دانت گاڑے۔۔۔۔۔

"تو جانتی نہیں ابھی ڈارلنگ قاسم کس بلا کا نام ہے یوں چٹکیوں پر نچایا ہے میں نے اس اجالا کو زریاب بن کر کہ وہ مکھن کی طرح پھسلتی ہوئی میرے ہاتھ میں آگئی"

اسنے اپنی عیاری واضح کی۔۔۔۔۔

"پہلے اس سے زریاب بن کر فون پر رابطے کیے پھر اسے اپنے جال میں پھنسا یا اور مومن کے ڈیرے پر بلایا وہ بیچاری مجھے زریاب سمجھ اپنی عزت داؤ پر لگائے ڈیرے پر پہنچ گئی"

Posted On Kitab Nagri

اسنے رال ٹپکاتے کہا۔۔۔

"پھر کیا کیا تم نے" اس لڑکی نے حیرت سے ہو چھا۔۔

"پھر"

اسکی آنکھوں میں اس واقع کو سوچ کر شیطانیت بھری چمک ابھری۔۔۔

"پھر میں نے اسے کمرے میں لے جا کر اسکی نام نہاد عزت کو تار تار کر دیا، وہ روتی رہی چلاتی رہی مگر مجھے تو اپنی ہوس یعنی اسکے جسم کی طلب تھی تو میں نے وہی کیا اسے جگہ جگہ سے نوچا اسکی روح میں اتر گیا اور وہ بیچاری چیختی چلاتی اپنی لٹی عزت کے واسطے دیتی رہ گئی ہا ہا ہا ہا ہا"

اپنے راز سے پردہ فاش کرتے اسنے بے ہنگم قہقہہ لگایا تھا اور باہر کھڑا شخص آنکھوں میں خون لیے اندر کی طرف قدم بڑھانے لگا جب اسکے ساتھی نے اسے ایسا کرنے سے روکا اور اسکے ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔

"لیکن پھر سب زریاب کو قاتل کیوں سمجھتے ہیں"

اس لڑکی نے اس پہیلی کی آخری کڑی بھی پوچھ ڈالی تھی جس پر وہ مکرو شخص عیاری سے مسکرایا۔۔۔۔

"جب میں نے اس بے بس کٹیلتی کی عزت لوٹی تو زریاب کو کال کر کے وہاں بلا چکا تھا کیونکہ میرا گلا ہدف اسکی بہن وفا تھی جسکا نوخیز سراپا میری آنکھوں میں بس گیا ہے۔۔۔

"تبھی اسکے محافظ کو راہ سے ہٹانے کے لیے الزام زریاب پر لگا دیا اور وہ بیچارہ اجوا جالا کو بچانے آیا تھا میرے کہنے پر اجالانے آخری سانسوں میں زریاب کو مجرم قرار دیا اپنی لٹی ہوئی عزت بچانے کے لیے تاکہ میں اسکی عریاں تصویریں نیٹ پر ناڈال دوں تھی ویسے کمال کی سالی"

اسنے بے شرمی سے کہتے اجالا کا جسم یاد کرتے گالی بکی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اور وہ گھامڑ مومن بھی میری باتوں میں آکر زریاب کو اپنی بہن کی عزت کا لٹیرا سمجھ بیٹھا اور اسے حوالات میں بند کروا ڈالا۔۔۔"

اسنے اپنی ساری گناہ کی پوٹلی آج اس لڑکی پر واضح کر دی تھی اور اپنے کام میں لگن ہو گیا جس کے لیے وہ یہاں آیا تھا

اور اس راز کی ساری پہیلیاں سلجھ گئی تھیں باہر کھڑے لوگ ثبوت سمیت وہاں سے جا چکے تھے اور وہ اندر ظالم کی قید میں پھنسی لڑکی شاید آخری بار عزیت سہ رہی تھی کیونکہ اب اس فرعون کو کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔

صبح کا سورج نئی امنگیں لے کر طلوع ہوا تھا۔ شاہ حویلی کی سارے مرد حضرات کورٹ میں جمع تھے۔۔۔ اسفند زریاب کی طرف سے جانا چاہتا تھا لیکن وفانے اسے منع کر دیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ دوسری پیشی تک کسی کو بھی اسفند پر شک ہو تبھی اسکے ترے منتیں کرتے اسے مومن کی طرف سے بھیجا۔۔۔

کمرہ عدالت پر ہو چکا تھا جج صاحب بھی آچکے تھے۔ زریاب کو کٹہرے میں پیش کیا گیا۔ وفا اور عیشل کمرے میں ساتھ بیٹھی اسفند کے ساتھ ویڈیو کال پر موجود تھیں۔ زریاب کو دیکھ کر وفا کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔

زریاب کا وکیل اسفند کا دوست ابھی تک نہیں پہنچا تھا جبکہ اسکا ساتھی وکیل بھی پریشان کھڑا تھا۔ جب کوئی کمرہ عدالت میں اطلاع لے کر آیا کہ زریاب کے وکیل کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ ہسپتال میں ایڈمٹ ہے۔

مومن اور ثاقب صاحب کے لبوں پر بے ساختہ تمسخرانہ مسکراہٹ آئی تھی اور اسفند یار انکو دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ یہاں بھی بازی وہ لے گئے تھے۔۔۔۔

اسفند یار غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہا گیا وفا اور عیشل کا ڈر کے مارے دل حلق میں آ گیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

طاہر صاحب آج یوں پھر اپنی اولاد کو بے بس دیکھ آنسو نہ روک سکے۔۔۔۔۔

اسفندیار کسی بھی طرح ایک بریک لو"

وفانے فوری طور پر اسفند کو کہا اور کال کاٹ کر وظیفہ کرنے لگی منہ میں۔۔۔۔۔

دوسری طرف اسفند کے وکیل نے جج صاحب سے بریک کی درخواست کی تھی سبھی جانتے تھے زریاب کے

وکیل کی یہ کوشش بے کار تھی کیونکہ اب انکو کوئی لائز نہیں ملنے والا تھا جوائن کا کیس لڑتا۔۔۔۔۔

پینتالیس منٹ کا وقفہ گزر چکا تھا سب اپنی جگہوں پر واپس براجمان ہو گئے تھے مگر زریاب کے وکیل کو آنا تھا نہ وہ

آیا۔۔۔۔۔

اسفندیار کا دل دکھ سے بھر گیا ایک دفعہ پھر برائی کی جیت ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

"مائے لارڈ اور انتظار کر کے اس کیس کو لٹکانا وقت کا ضیاع ہے میری درخواست ہے کہ ملزم زریاب کو سزائے

موت دی جائے"

زریاب نے آنکھیں بند کر کے خود کو ایک ناکردہ گناہ کی سزا سہنے کے لیے تیار کیا۔۔۔۔۔

جج صاحب بھی انتظار سے تنگ آ گئے تھے تبھی فیصلہ لیتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

"آپ لوگوں نے کورٹ کا وقت ضائع کیا آپ کے پاس ملزم کو بچانے کے لیے کوئی گواہ کوئی ثبوت نہیں عدالت

سب دلیلیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے زریاب بن طاہر کو پھانسی۔۔۔۔۔"

"رکیے مائے لارڈ میں ہوں لائز میرے بغیر میرے موؤکل کو سزا نہیں سنائی جاسکتی"

Posted On Kitab Nagri

عدالت کے دروازے سے زریاب کے وکیل نے قدم اندر رکھتے ہوئے کہا تھا اور زریاب کے وکیل کو دیکھتے نہ صرف خان حویلی کے افراد سمیت مومن پر بجلی گری تھی بلکہ اسفندیار اور زریاب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔۔۔۔

"رکیے مائے لارڈ میں ہوں لائز میرے بغیر میرے موکل کو سزا نہیں سنائی جاسکتی"

عدالت کے دروازے سے زریاب کے وکیل نے قدم اندر رکھتے ہوئے کہا تھا اور زریاب کے وکیل کو دیکھتے نہ صرف خان حویلی کے افراد سمیت مومن پر بجلی گری تھی بلکہ اسفندیار اور زریاب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔۔۔۔

سفید اجلی شلوار کمیز میں اوپر جیٹ بلیک کوٹ پہنے سر پر سفید دپٹہ ٹکائے وہ مضبوط قدم رکھتی اندر داخل ہوئی۔۔۔

اسکی بات نے وہاں کھڑے سب لوگوں کو ساکت کر دیا تھا۔۔۔

اسفندیار اسے اس مقام پر دیکھے بہت خوش ہوا اسے تو یاد ہی نہیں رہا تھا کہ وفا بھی لائز کی ڈیگری کمپلیٹ کر کے آئی تھی۔ زریاب بھی آنکھوں میں نمی اور خوشی کے جگنو لیے اپنی بہن کو یوں کامیاب اور مضبوط بنا دیکھ رہا تھا اس بات سے انجان کے اس مقام پر پہنچنے تک اسنے زندگی کی کئی خاص لوگوں اور رشتوں کو کھو دیا تھا۔۔۔

اور سب خان حویلی کے مرد حضرات غصے سے اپنی جگہ سے اٹھے۔ جبکہ مومن کابس نہیں چل رہا تھا کہ وہ وفا کو کیا سے کیا کر دے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفانے ان سب کو جلتی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا تھا جس سے وہ سب جل بھن گئے۔ اسکے یہاں تک پہنچنے کی امید کسی نے نہیں کی تھی۔

وفا کی جلتی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔۔۔

مومن تن فن کرتا اسکے پاس آیا اور دھاڑا۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو ہمارے گھر کی عورت کبھی کورٹ نہیں آئی نکلو یہاں سے ابھی"

اسنے وفا کے بازو پر اپنی گرفت سخت کرتے کہا وفا کو لگا اسکا بازو ٹوٹ جائے گا۔۔۔

"مسٹر مومن خان آپ میرے شوہر صرف گھر تک تھے یہاں کورٹ میں آپ میری مخالف پارٹی سے ہیں جس

نے میرے موؤکل پر بے بنیاد الزام لگایا ہے۔ تو ایسی فضول باتیں کر کے آپ صرف میرا اور کورٹ کا وقت

ضائع کر رہے ہیں"

اسنے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا اور جھٹکے سے اسکا بازو الگ کیا مومن تو اسکی جرات پر دنگ رہ گیا تھا۔۔۔

"تم یہ اچھا نہیں۔۔۔۔"

اس سے پہلے کے وہ اسے اور سخت سست سنا تانچ صاحب نے اسے ٹوک دیا۔۔۔

"آرڈر آرڈر جناب آپ اپنی جگہ پر بیٹھیے اور آپ اپنی کارروائی شروع کی جیے۔۔۔۔"

اسنے پہلے مومن کو بیٹھنے اور وفا کو کیس لڑنے کا کہا۔۔۔

خان حویلی کے سارے مرد وفا کو خون آشام نظروں سے دیکھ رہے تھے سوائے عمر اور اسفند کو جو وفا کو یہاں

دیکھ خوش تھے۔۔۔

"لیٹ دا گیم بیگینز"

Posted On Kitab Nagri

اسفند نے مسکراتی آنکھوں سے وفا کو دیکھتے دل میں کہا۔۔۔۔

"آپ محترمہ"

اس سے پہلے کے مومن کا وکیل وفا کو کچھ کہتا وفانے بیچ میں اسے ٹوک دیا۔۔۔

"محترمہ وفا خان نام ہے میرا"

اسنے وکیل کو اپنے نام سے آگاہ کیا اور مومن اسکے اپنے ادھورے حوالے پر بمشکل خود کو کنٹرول کیے بیٹھا تھا۔

وفانے تو مومن کے نام کا حوالہ ہی اپنے نام کے ساتھ سے ہٹا دیا تھا۔۔۔

"تو محترمہ کیس صاف ہے زریاب خان مجرم ہیں آپ صرف اس ملزم کو بچانا چاہ رہی ہیں"

اس وکیل نے وفا پر طنز کرتے کہا۔۔۔۔

"سب سے پہلے تو میں کہنا چاہوں گی جج صاحب جس وقت اجالا کی عزت لوٹی گئی تو میرے موؤکل اس وقت

اپنے گھر اپنی شریک حیات کے ساتھ موجود تھے۔ جس کو ثابت کرنے کے لیے میں انکی بیوی سحر صاحبہ کو

کٹھہرے میں بلانا چاہوں گی۔۔۔۔"

اسنے سحر کا بلوایا سب سحر کو عدالت میں دیکھ ایک بار پھر حیران ہوئے۔۔۔۔

"آپ بتانا پسند کریں گی کہ اس رات کیا ہوا تھا"

وفانے سحر سے اس سیاہ رات کے بابت پوچھا۔۔۔

"جی اس رات میں اور میرے شوہر سوئے ہوئے تھے جب ایک فون کال کے آنے پر وہ چلے گئے۔ فون سن کر

وہ بہت پریشان ہو چکے تھے۔ جب میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا وہ مجھے آکر بتائیں گے۔۔۔۔"

سحر نے ہر ایک بات حرف بحرف بتائی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک سے یاد کر کے بتائیے کیا وقت ہوا تھا تب۔۔"

وفانے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

"مجھے آج بھی اچھی طرح یاد ہے کہ 2:45 کا وقت تھا"

غور کی جیسے جج صاحب بار بار یہ سننے کو مل رہا ہے کہ 2:45 کا وقت تھا جبکہ ڈاکٹر زکی رپورٹ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اجالا سے زیادتی 2 بجے کی گئی تھی۔ یہ اجالا کی میڈیکل رپورٹ اور زریاب خان کے فون کال کی ہسٹری ہے کہ وہ فون کال کب آئی اور یہ انکے گھر کی سی سی ٹیوی ہے کہ وہ رات 2:50 پر گھر سے نکلے یعنی فون کال سننے کے ٹھیک پانچ منٹ بعد۔۔

وفانے سارے ثبوت جج صاحب کو پکڑائے جو چشمہ درست کرتے ثبوت ملاحظہ کرنے لگے۔۔

اور پھر پین سے پیپر پر پوائنٹ نوٹ کرتے گئے۔۔۔

"آپ کچھ کہنا چاہیں گے اس بارے میں"

جج صاحب نے مومن کے وکیل سے دریافت کیا جو ابھی تک ششدر سے ثبوتوں کو دیکھ رہے تھے انہوں نے سوچا بھی نہ تھا کہ کھیل یوں پلٹ جائے گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

"میرے خیال میں میرے معزز وکیل کو اس وقت پانی کی شدت سے کمی محسوس ہو رہی ہے جج صاحب"

وفانے اپنے مخالف وکیل پر طنز کرتے کہا تو اسفند سرینچے کر کے اپنی ہنسی دبانے لگا کیونکہ اب وہ جانتا تھا وفا کا ڈیول موڈ آن ہو چکا تھا اب اسے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔۔

مومن ہاتھ کی مٹھیاں بھیجنے کر اپنے اشتعال کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"یہ لڑکی کیا کر رہی ہے مومن"

Posted On Kitab Nagri

ثاقب صاحب مومن کو غصے سے کہنے لگے۔۔۔

"جج صاحب یہ صرف اصل مجرم کو چھپا کر میرے بے قصور موؤکل کو جان کر سوچی سمجھی سازش میں پھنسا رہے ہے"

وفانے ان سب کو ایک نظر نفرت سے دیکھتے کہا۔۔۔

زریاب بس خاموش سا وفا کی کاروائی دیکھ رہا تھا وہ تو بس اپنی لختِ جگر کو اپنے گلے سے لگا کر سکون محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"محترمہ اگر یہ قاتل نہیں تو پھر کون ہیں"

اس وکیل نے بھی وفا کو آڑے ہاتھوں لینا چاہا۔۔۔

"اگر ثابت یہ نہیں ہوا کہ یہ بے قصور ہیں تو ثابت یہ بھی نہیں ہوا کہ زریاب ہی قاتل ہے"

وفانے ایک ایک لفظ چباتے کہا۔۔۔

"مومن صاحب نے خود دیکھا ہے"

اس وکیل نے دلیل دی۔۔۔

"غلط بالکل غلط مومن صاحب تب وہاں پہنچے جب واردات ہو چکی تھی۔ یہ انہوں نے کب دیکھا کہ زریاب نے

ہی زیادتی کی دیکھا نہیں نہ تو پھر یہ گواہی بھی ویلڈ نہیں"

وفانے آئی برواچکاتے کہا۔۔۔

ماحول ایک دم گرم ہو چکا تھا کسی کو بھی امید نہیں تھی کہ کیس اتنا پیچیدہ ہو گا جتنا وفانے اسکو بنا دیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

قاسم کے پسینے چھوٹ رہے تھے اب تو وہ عدالت سے اٹھ کر باہر بھی نہیں جاسکتا تھا کہ کہیں شک اس پر نا جائے۔۔۔

"بہت ہو گئی بکو اس زریاب ہی مجرم ہے تم اسے بے گناہ ثابت نہیں کر سکتی"
مومن اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا چیخا۔۔۔

"آرڈر آرڈر خاموش ہو کر بیٹھیے ورنہ آپ کو کمرہ عدالت سے باہر نکال دیا جائے گا۔"
جج صاحب نے مومن کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"جج صاحب محترمہ وفا خان مجرم زریاب خان کی بہن ہیں تب ہی انہیں بے قصور ثابت کرنا چاہتی ہیں۔ اپنے زاتی رشتے کے لیے یہ کسی دوسری عورت کو انصاف ملنے سے روک رہی ہیں"
مقابل وکیل نے اس پر طنز کرتے کہا تو کمرہ عدالت میں ایک دم خاموشی چھا گئی۔۔۔

"جی جج صاحب میرے معزز وکیل صاحب نے بالکل صحیح فرمایا میں زریاب خان کی بہن ہوں لیکن اگر زریاب خان واقعی مجرم ہوتے تو میں خود انہیں سزا دلواتی اور اجالا کو انصاف مگر یہاں تو مجرم کو ہی سرے سے چھپایا جا رہا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی"

وفانے مجمع کو دیکھتے ہوئے کہا تو قاسم کو سانپ سو نگھ گیا کیا وفاجانتی تھی کہ اجالا سے زیادتی اسنے کی مگر کیسے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا ضرور یہ لڑکی ان سب کو پھنسانا چاہ رہی تھی۔۔۔

"جج صاحب میری آپ سے درخواست ہے کہ زریاب کو اجالا قتل کیس میں پھانسی کی سزا دی جائے اور عدالت کا وقت ضائع ہونے سے بچایا جائے"

جج صاحب نے انکے کہے پر غور کیا اور وفا کو دیکھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کچھ کہنا چاہیں گی۔۔۔۔

"جی جج صاحب میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جب انہوں نے زریاب کی سزا مجھ سے لے لی ہے تو پھر کس بات کی پھانسی"

وفانے طنزیہ نظروں سے سب کو دیکھتے کہا تو جج صاحب الجھے کیا مطلب۔۔۔۔

"مطلب یہ کہ جج صاحب اگر زریاب قاتل تھا زانی تھا تو وہ زریاب کو سیدھا جیل میں کیوں نہیں پٹخ دیے انہوں نے ونی کی فتیح رسم پر عمل کرتے ہوئے ایک اور بے قصور کو قاتل کے کیے کی سزا کیوں دی"

جواب ہے کوئی آپ کے پاس نہیں نہ۔۔۔۔۔

جج صاحب حیرت سے منہ کھولے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اگر سزاوار زریاب ہے تو یہ سب حویلی کے مرد حضرات بھی ہیں انہیں بھی سزا دی جائے وفا کے کہنے پر سب مرد حضرات گڑ بڑا گئے۔۔۔۔

"جج صاحب میری ساتھی وکیل کیس کو کسی اور جانب لے کر جا رہی ہیں"

وکیل نے اسے بیچ میں ٹوکا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

کیس کو تو اپنے اب تک گھمایا ہے صحیح راہ میں تو اب میں لے کر جا رہی ہوں مگر افسوس آپ کو پتہ لگ گئے ہیں۔۔۔۔

اسکی اتنی صاف بے عزتی پر وہ تلملا کر رہ گئے۔۔۔۔

"جج صاحب میں مومن خان کو کٹہرے میں بلانے کی اجازت چاہوں گا اجازت ہے"

مومن کے وکیل نے اجازت مانگی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اجازت ہے"

"تو مومن صاحب جب ان وہاں پہنچے تو سماں کیسا تھا"

اسکے وکیل نے پوچھا تو اسنے اس رات کا منظر واضح کیا۔۔۔

"جب میں وہاں پہنچا تو زریاب اجالا پر جھکا ہوا تھا۔۔۔ اسنے اتنا بولا تھا کہ اسکی نسیں پھٹنیں لگی تھیں اپنی بہن

کا زکر کرتے۔۔۔ اجالانے زریاب کا گریبان دبوچ رکھا تھا۔۔ اور جب میں نے اجالا سے پوچھا تو اسنے

زریاب کی طرف اشارہ کرتے کہا کہ یہ سب اسنے کیا۔۔۔۔"

"کیا آپ نے زریاب کو کوئی نازیہ حرکت کرتے دیکھا"

وفانے پوچھا۔۔

"نہیں مگر وہ اسکے اوپر"

"آپ نے دیکھا یا نہیں ہاں یا نا"

وفانے اسے بیچ میں ٹوکتے کہا۔۔۔

"نہیں"

www.kitabnagri.com

اسنے لب بھینچتے کہا۔۔۔

"ویری گڈ تو آپ کو کیسے پتا کہ زریاب ہی مجرم ہے یہ بھی تو ہو سکتا ہے اجالانے جھوٹ بولا ہو"

وفانے اسے تیز نظروں سے دیکھتے کہا۔۔۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ ایک بھی لفظ بولا تو زبان کھینچ لوں گا"

مومن دھاڑا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے وہاں زریاب سے پہلے اجالا کے ساتھ کوئی اور ہو اور اسنے زریاب پر الزام لگا دیا"
وفا بنار کے بولتی چلی گئی۔۔۔۔
"میں نے کہا یہیں رک جاؤ"

مومن چیخا۔۔۔

یا ایسا بھی تو ہو سکتا ہے اجالانے اسے پھنسا یا ہو"

وفا کے کہنے پر اب مومن اسکا گلا پکڑ کر دبائے لگا۔۔۔

وفا کا دم گھٹنے لگا تھا۔۔۔۔

"اس لیے کہتے ہیں مومن صاحب عزت کو عدالت میں لاؤ گے تو پگڑی تو پیروں میں گرے گی"
اسنے گھٹتی سانسو کے بیچ سرخ ہوتے منہ سے کہا۔۔۔۔

حوالداروں نے فوراً وفا کو اس سے چھڑایا تھا وہ ایک دم کھانسنے لگی۔۔۔

"آرڈر آرڈر آپ کو وکیل پر حملہ کرنے کی صورت اندر کیا جاسکتا ہے سو بیہیو"

نج صاحب غصے سے گرے۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va03357500595)

"جج صاحب وکیل صاحبہ مرحومہ اجالا بیگم پر کیچڑا چھال رہی ہیں اس کے لیے انہیں سختی سے وارن کیا جائے
اور کیس لٹکانے کی بجائے مجرم کو سزا دی جائے"
مومن کا وکیل اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے فوراً معاملے میں کودا کیونکہ معاملہ گمبھیر ہو چکا تھا۔۔۔
"وفا صاحبہ مرحومہ پر کوئی الزام نہ لگایا جائے"

جج صاحب نے تسبیح کی۔۔۔

"کوئی مرحومہ جج صاحب جو مری ہی نہیں کبھی جو آج بھی زندہ ہیں جنہیں سب کی نظروں سے چھپا کر رکھا گیا
ہے..."

Posted On Kitab Nagri

وفانے اپنے سرخ گلے پر ہاتھ رکھتے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے مومن کو تیش بھری نظروں سے دیکھتے
کہا۔۔۔۔

اسکے گردن پر مومن کی انگلیوں کے نشان چھپ چکے تھے۔۔۔۔
اور اسکی بات پر کمرہ عدالت میں موت کا سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔۔
اور مومن کی حالت تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والی تھی۔۔۔

"کونسی مرحومہ جج صاحب جو مری ہی نہیں کبھی جو آج بھی زندہ ہیں جنہیں سب کی نظروں سے چھپا کر رکھا گیا
ہے..."

وفانے اپنے سرخ گلے پر ہاتھ رکھتے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے مومن کو تیش بھری نظروں سے دیکھتے
کہا۔۔۔۔

اسکے گردن پر مومن کی انگلیوں کے نشان چھپ چکے تھے۔۔۔۔
اور اسکی بات پر کمرہ عدالت میں موت کا سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔۔
اور مومن کی حالت تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والی تھی۔۔۔

سبھی لوگ ہونکوں کی طرح منہ کھولے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے مگر کسی کے ہاتھ کوئی سرا نہیں آ
رہا تھا۔

اسفندیار بھی دنگ نظروں سے وفا کو دیکھ رہا تھا کہ وہ یہ کیا کر رہی تھی۔
کیا اجالا واقعی زندہ تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"محترمہ وفا صاحبہ کیا آپ وضاحت کریں گی کہ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں"
نج صاحب کا تو دماغ ہی گھوم چکا تھا۔۔۔۔
"نج صاحب میری ساتھی وکیل مرحومہ اجالا پر بے بنیاد الزام لگا رہی ہیں"۔۔۔۔
وکیل نے ہڑبڑا کر کہا۔۔۔۔

"نج صاحب یہی سچ ہے۔ جس اجالا کو بنیاد بنا کر یہ لوگ زریاب خان کو سزا دینا چاہ رہے ہیں وہ مری ہی نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ انکی سانسیں چل رہی ہیں۔ لیکن وہ میوہسپتال میں کوما میں ہیں۔ یہ رہی انکی رپورٹس اور انکی تصویریں کچھ ثبوت کے طور پر"

وفانے تمام ثبوت نج صاحب کے حوالے کرتے کہا۔۔۔۔

جو ایک ایک ثبوت پر غور کر رہے تھے۔ یہ سب کچھ انکے گماں بھی نہ تھا۔

سب حیرت بھری نظروں سے مومن کو دیکھ رہے تھے۔ مومن ایک مجسمے کی صورت کٹھمرے میں کھڑا تھا۔

"مومن خان صاحب کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ آپ نے جھوٹ بول کر عدالت کو ایکسپلوائٹ کیوں کیا"

نج صاحب غصے سے بولے مومن کے وکیل کو بھی مومن سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ کچھ ایسا چھپائے گا۔۔۔۔

"لیکن نج صاحب آج میری بہن کی حالت ہے وہ اسی خبیث کی وجہ سے ہے جسکی وجہ سے وہ زندوں میں رہی نہ

مردوں میں۔ اس لیے یہ ہی ذمہ دار ہے"

وہ چیختے ہوئے بولا مومن کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے زریاب کا گلا گھونٹ دے۔۔۔۔

وقت بہت ہو چکا تھا۔ اگلی پیشی پر سوں کی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کے نج صاحب اٹھتے وفا بولی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"جج صاحب میری درخواست ہے کہ خان حویلی کے تمام مرد حضرات پر کہیں جانے کی پابندی لگا دی جائے جب تک قاتل ثابت نہیں ہو جاتا۔۔۔"

اسکی اس بات پر تمام لوگ تلملا کر رہ گئے جبکہ جج صاحب کو بھی یہی مناسب لگا انہوں نے خان حویلی کے سارے مردوں پر کچھ حوالدار تائفات کر دیے جو انکی حویلی کہ باہر پہرہ دیں گے اور انہیں کہیں جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔۔۔

جج صاحب جاچکے تھے اس سے پہلے کے وفاز ریاب لوگوں کے پاس جاتی مومن اسکا بازو دبوچتے اسے گھسیٹتے باہر لے گیا اور اسے گاڑی میں جا کر پٹھا۔۔۔ اور تیزی سے گاڑی دوڑائی اسفندیار کو اسکے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے اس لیے وہ بھی فل سپیڈ سے گاڑی دوڑاتا انکے پیچھا لپکا کہ کہیں وہ وفا کو نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔۔

خان حویلی میں ساری خواتین اس وقت دعا کر رہی تھیں کہ فیصلہ انکے حق میں ہو۔ ان میں سے کسی کا دیہان وفا کی طرف نہیں گیا تھا کہ وفا وہاں ہے بھی کہ نہیں۔ عیشیل بھی دل ہی دل میں وفا کی کامیابی کی دعا گو تھی۔ آخر اسی نے تو وفا کو یہاں سے نکلنے میں مدد دی تھی۔ عیشیل کا بھائی کیف اسکے کہنے پر وفا کو کورٹ لے گیا تھا یہاں تک کہ اجالا کہ ثبوت بھی اسی نے اکٹھے کیے تھے۔

سب لوگ اسی کشمکش میں تھے جب مومن وفا کو گھسیٹتے ہوئے اندر آیا اور شہناز بیگم کے قدموں میں پھینکا۔۔۔
"کیا ہوا مومن تم اتنے غصے میں کیوں ہو اور اسکو کہاں سے لائے ہو"
شہناز بیگم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آج ہم کیس نہیں جیت پائے اور وہ سب اس کی وجہ سے ہوا ہے صرف اور صرف اس کی وجہ سے جس نے اپنے بھائی کا کیس لٹکا کر دو دنوں کی مہلت اور لے لی ہے۔۔۔"

"کیا مطلب یہ کیسے اور مہلت لے سکتی ہے"

نانکہ بیگم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

کیونکہ پھوپھو یہ کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ وکیل ہے زریاب کی وکیل اس نے نفرت اسے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔۔

وفا کو اٹھنے میں دقت ہوئی تھی کیونکہ مومن کہ یوں پھینکنے پر اس کے پاؤں میں موج آچکی تھی وہ لڑکھڑا کر کھڑی ہوئی۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس قاتل کی سائنڈ لینے کی بولو"

مومن نے اس کے منہ پر غصے سے ایک تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیونکہ ظالم کا ساتھ دینے والا بھی ظالم ہی ہوتا ہے اور میں تم لوگوں کی طرح ظالم نہیں بن سکتی۔"

مومن نے اس کی بات پر وفا کو ایک اور تھپڑ رسید کیا تھا جس سے اس کا گال سنسنا اٹھا۔ عیشیل نے آگے آنے کی کوشش کی تو شازیہ اور نازیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا تاکہ وہ آگے جا کر وفا کو بچا نہ پائے اور ان کا مزہ نہ ہو جائے۔۔۔

مومن تم چاہے جتنا مرضی مجھے مار لو مگر تم حقیقت بدل نہیں سکتے تم ظالم تھے ظالم ہو تم بہرہ و پیہ ہو جو اپنے ساتھ دو چہرے لیے پھرتا ہے۔ وہ مثال تمہارے لئے ہی بنی ہے نام مومن اور کر توت کافرانا مجھے یہ کہتے ہوئے کوئی

Posted On Kitab Nagri

پشیمانی نہیں ہو رہی اس کی بات سن کر مومن اور طیش میں آگیا۔ اس نے وفا کو بالوں سے دبوچا اور اس کا منہ اپنے سامنے کیا۔۔۔

اچھا تمہیں میں ظالم لگتا ہوں تو اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ظلم کرنا کہتے کسے ہیں۔ اس نے وفا کو زمین پر پھینکتے کہا۔۔۔۔

لاؤنج میں ہی صوفے پر عمر کے کچھ کپڑے پر لیس کیے ہوئے پڑے تھے جن کے قریب اس کی سیلٹس بھی رکھی ہوئی تھیں۔۔۔

مومن نے ان میں سے ایک بیلٹ اٹھائی اور اپنے ہاتھ پر لپیٹ کر وفا کے ارد گرد چکر لگانے لگا۔۔۔
وفا بس تندہی نظروں سے اسے گھور رہی تھی اور یہی بات مومن کی آنہ پر کاری ضرب لگا رہی تھی کہ اس کو پھر بھی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔

مومن کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا اور اٹھتا ہی چلا گیا ایک کے بعد ایک کاری ضرب وہ وفا کے جسم پر لگا رہا تھا وفا کی دردناک چیخوں سے پوری حویلی گونج اٹھی تھی۔۔۔

عیشل الگ رو رہی تھی اور مومن کو واسطے دے رہی تھی کہ وفا کو بخش دے مگر وہ تو اس وقت فرعون بیٹھا تھا جس پر اس کی کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"مومن خدا رو وفا کو بخش دو پلیر اسے چھوڑ دو اس پر ہاتھ مت اٹھاؤ کچھ تو خدا کا خوف کرو"
عیشل روتے ہوئے گڑ گڑائی۔۔۔

وفا کا جسم لہو لہان ہو چکا تھا کمیض جسم سے چپک چکی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اب مانگو معافی مجھ سے اور کہو کہ تم زریاب کا کيس نہیں لڑو گی تبھی یہ ہاتھ رکے گا۔۔۔ مومن نے تکبرانہ لہجے میں کہا۔۔۔ مگر وفا بھی ڈھیٹ بنی مار کھاتی جارہی تھی مگر لبوں سے ایک لفظ بھی معافی کا ادا نہ کیا کیونکہ وہ حق پر تھی۔۔۔

شازیہ اور نعیمہ بیگم نے بھی مومن کو کافی دفعہ روکنے کی کوشش کی مگر اس کی ایک ہی دھاڑ نے انہیں پیچھے کر دیا تھا۔۔۔

وفا کا ہونٹ پھٹ چکا تھا موہ پر نیل پڑ چکے تھے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا اس وقت وہ قابل رحم حالت میں لگ رہی تھی جو کسی بھی وقت ہو ہوش کھو سکتی تھی۔۔۔۔

مومن سانس لینے کے لیے رکاوٹوں کو ہٹاتے لہجے میں بولی۔۔۔

"کیوں مومن خان بس اتنا ہی دم تھا تم میں ابھی تو تمہیں اپنے بہت سے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا ہے تمہاری جان مجھ سے اتنی جلد نہیں چھوٹے گی اس نے تمسخر انا ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

جس نے مومن کے تن بدن میں آگ لگا دی اور اس کا ہاتھ ایک دفعہ پھر بلند ہوا تھا وفا کے جسم کو ضرب لگانے کے لئے مگر وہ بیلٹ بیچ میں ہی کسی نے اپنے ہاتھ پر روک لی تھی اس نے روکنے والے کو دیکھا تو اسفندیار کو مقابل پایا جو خون رنگ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا اس نے ایک ہی جست میں اس کے ہاتھ سے بیلٹ کھینچتے ہوئے اسے مکار سید کیا جس سے مومن لڑکھڑا کر پیچھے جا کے گرا۔۔۔۔

عمر نے آکر عیشیل کو شازیہ اور نازیہ کے ہاتھوں آزاد کروایا تھا جو بھاگ کر وفا کے پاس گئی اور اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر اسے ہوش دلانے لگی اور اس کے زخموں سے بہتے خون کو اپنے دوپٹے سے صاف کرنے لگی۔۔۔ اسفندیار سے وفا کی حالت دیکھی نہ گئی اور وہ مومن پر پل پڑا اور مکوں کی برسات کرتا چلا گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے اوپر بیٹھ چکا تھا اور اسے پوری طرح قابو کرتا اس کے منہ کا نقشہ بگاڑ چکا تھا۔۔۔

"کمینے تو نے ہاتھ کیسے لگایا وفا کو میں تیرا ہاتھ توڑ کے رکھ دوں گا"

اس نے مومن کا بازو ایک دوسری طرف موڑتے ہوئے کہا جس سے کڑک کی آواز آئی تھی اور اس کے ہاتھ کی ہڈی اپنی جگہ سے ہل چکی تھی۔۔۔

"مومن کی ایک دردناک چیخ نکلی تھی اس نے اپنی دونوں ٹانگوں سے اسفندیار کو پیچھے دھکیل دیا۔۔۔

"سالے تو تجھے کس بات کی مرچیں لگ رہی ہیں میں اپنی بیوی کے ساتھ جو مرضی کروں" اس نے درد سے کراہتے ہوئے کہا....

"جب تک یہ سب تیرے پر نہیں بیٹے گی تو کسی انسان کا درد نہیں سمجھ سکے گا۔۔۔ اور یہ میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں پرسوں تو اسی بات پر پچھتائے گا، روئے گا اور یہ سن کر تیری حالت پر سب سے زیادہ خوش ہونے والا میں ہی ہوں گا۔۔۔

اسفندیار نے اس کو دیکھ کے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مومن نے اس کی طرف دیکھتے بندوق تان لی تھی۔۔۔۔

اور اس کی دیکھا دیکھی اسفند نے بھی اس پر بندوق تان لی تھی۔۔۔۔

دونوں فریق اس وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے ایک دوسرے پر بندوق تانے کھڑے تھے جس کو دیکھ کر وہاں کھڑے سب لوگوں کے دل دہل گئے۔۔۔۔

عیشیل جو وفا کو کمرے میں لے کر جا رہی تھی وفا کو رکتے دیکھ خود بھی رک گئی۔ وفا کا دل دھک سے رہ گیا تھا

اسفندیار کو مومن کے نشانے پر دیکھ کر وہ سٹل ہو چکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ مومن رحم نہیں کھائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن یہاں بھی مومن نے اپنی سفاکی دکھادی تھی اس کی بندوق سے گولی چلی تھی اور اسفند کا بازو چیرتے ہوئے چلی گئی تھی وہ ایک دم لڑکھڑا کر پیچھے کو گرا تھا۔
اس کو گولی لگتے دیکھ وفا کے جسم سے جان نکل گئی تھی وہ بھی لڑکھڑا کر نیچے گری تھی اور اسفند یار کے پاس پہنچنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔
"اسفند"

اس کے منہ سے کپکپاتے ہوئے اسفند یار کا نام نکلتا تھا گولی چلتے دیکھ سب خواتین کی چیخ نکلی تھی۔۔۔
نعیمہ بیگم لپک کر اس کے پاس آئی تھیں۔ جو اپنا خون اپنے ہاتھ سے دبا رہا تھا۔۔۔
ثاقب صاحب نے اسفند کو جھٹکے سے اپنی طرف موڑ کے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا جو انہیں بھی غصے سے کھول کر دیکھ رہا تھا اور پھر بندوق وہیں پھینکتے غصے سے باہر کی طرف نکل گیا۔۔۔
"اسفند کیا تم ٹھیک ہو تمہیں زیادہ تو نہیں لگی۔ کیا بہت درد ہو رہا ہے۔ وفا کے فکر سے بھرپور لفظ جن میں محبت پنہاں تھی کو وہاں کھڑے ہر شخص نے محسوس کیا اور اسکی حالت دیکھ سب شذر رہ گئے۔۔۔
وفا میں ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا مجھے بس گولی لگ گئی ہے دیکھو میں ٹھیک ہوں عیشیل تم وفا کو کمرے میں لے کر جاؤ اور اس کی مرہم پٹی کرو۔۔۔

اس نے پہلے وفا کو دلا سہ دیتے ہوئے پھر عیشیل سے وفا کو لے جانے کا کہا جو فوراً ہی اسے وہاں سے لے کر چلی گئی تھی۔۔۔

اور عمر فوراً اسفند یار کو ہسپتال لے گیا جو کہ آنے والے معاملات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

زریاب کو دوسری جیل میں منتقل کر دیا گیا تھا جہاں بہت سی آسائشیں تھیں۔ بے شک آج وفانے قاتل کا نام نہیں لیا تھا نہ ہی کسی کو کورٹ میں قاتل کے بارے میں کچھ بتایا تھا مگر پھر بھی زریاب اس کی آنکھوں میں دیکھ کر جان گیا تھا کہ وہ قاتل سے واقف ہے۔ بھج کیوں اسے عدالت میں ذکر نہیں کیا یہی چیز دریافت کو پریشان کر رہی تھی کہیں وفا کی جان خطرے میں تو نہیں تھی۔ کیا خطرہ لاحق تھا اسے یہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

لیکن وہ اس بات سے انجان تھا کہ بے شک وفا قاتل کے بارے میں جانتی تھی مگر زریاب یہ نہیں جانتا تھا کہ پیشی کا وقت ختم ہونے والا ہے اور اگر آخر وقت پر وفا قاسم کا نام لے لیتی تو قاسم ضرور پیشی کے بعد اپنے لیے کوئی بیک اپ پلان تیار کر کے رکھ لیتا۔ جس کا وفا قاسم کو بالکل بھی موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

اس لئے آج وفانے قاسم کو ذرا سا بھی یہ تاثر نہیں دیا کہ وہ ہی قاتل ہے تاکہ قاسم فرار نہ ہو جائے۔ وفا تو ایک ہی دن میں اس پر قیامت لانے کا ارادہ رکھتی تھی جس کی قاسم کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔۔۔

اور وہ آنے والے کل سے انجان اپنی جیت کا جشن منا رہا تھا۔۔۔۔

آج پیشی کا دن تھا۔ سبھی کمرہ عدالت میں جمع ہو چکے تھے۔ جب پٹیوں میں لیٹی وفا کو آتے دیکھ نج صاحب کچھ حیرت کا شکار ہوئے۔ وفا کی حالت بہت بری تھی مگر وہ آج کسی بھی حال میں کیس جیتنا چاہتی تھی یہاں تک کہ اس سے کھڑا بھی صحیح سے نہیں ہوا جا رہا تھا۔ مگر پھر بھی وہ زریاب کے لئے آج یہاں موجود تھی اور زریاب اس کی حالت کو دیکھ کر تڑپ گیا تھا۔ اسے جاننے میں ایک لمحہ لگا تھا کہ وفا کی یہ حالت کس نے کی ہوگی۔

مومن کا ایک ہاتھ فریکچر ہو چکا تھا جسے اسفندیار نے پرسوں توڑا تھا اس وجہ سے اس کے بھی ایک ہاتھ پر پلاسٹر بندھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"محترمہ وفا خان آپ کی حالت ٹھیک نہیں اور پھر بھی آج آپ یہاں تشریف لائیں ہیں آپ کی یہ حالت کس نے کی"۔۔۔

نج صاحب نے کاروائی کرنے سے پہلے پوچھا۔۔۔
وفان کی بات سن کر تلخی سے مسکرائی۔۔۔

"نج صاحب میری یہ حالت میرے نام نہاد شوہر نے کی ہے جو اپنی انا میں آکر باقی سب کو خاک سمجھنے لگ گئے ہیں لیکن وہ اس بات سے انجان ہیں کہ جب اللہ کسی ظالم کی رسی دراز کرتا ہے تو عذاب بھی سخت ہی دیتا ہے۔۔۔۔"

نج صاحب نے افسوس سے سر جھٹکا اور انہیں کارروائی شروع کرنے کی تلقین کی۔۔۔

"نج صاحب میں معذرت سے کہنا چاہوں گا کہ میری ساتھی وکیل کے پاس کل کی طرح آج بھی کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہو گا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ قاتل کوئی اور ہے اور یہ سراسر زریاب کو بچانے کی کوشش کے علاوہ کچھ نہیں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مومن کے وکیل نے وفا پر طنز کرتے کہا۔۔۔
وفانے دلچسپی سے اس کی بات ملاحظہ کی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب جو دلیلیں وہ دینے لگی ہے اس کے بعد اس وکیل کو اپنی وکالت پر ہی شک ہونے لگے گا۔۔۔

"مائی لارڈ آج میں بغیر عدالت کا وقت ضائع کئے سیدھے راستے پر آنا چاہوں گی جسے سن کر وکیل صاحب ضرور تھوڑی دیر کے لئے لڑکھڑاجائیں گے اس لیے میں نے ان سے درخواست ہے کہ کرسنبھال لیجئے کیونکہ آنے والے وقت میں آپ کو جھٹکے ضرور لگیں گے"

Posted On Kitab Nagri

اس نے شرارت سے آنکھ میں میچتے کہا تو وکیل صاحب ہڑبڑا کر رہ گئے۔

"جج صاحب یہ بات آج کی نہیں ہے بلکہ کئی دن پہلے کی ہیں اجالا صاحبہ آج نہیں یہ لوگ مرحومہ بنا چکے تھے اپنی ہی بہن کے شوہر پر ڈالتی تھیں۔ مگر کبھی انہیں دریا کی طرف سے کوئی مثبت جواب نہ ملا۔ ایک دن انہیں ان کے فون پر ایک ان نون نمبر سے میسج آیا جس میں اس شخص نے خود کو زیریاب کہہ کر متعارف کروایا۔ ان دونوں کی باتوں کا سلسلہ چل نکلا۔۔۔"

اس کی باتوں پر مومن کا خون کھول رہا تھا۔۔۔

"وہ شخص دن کو دن کہتا تو وہ دن بعد بھی وہ شخص رات کو رات کہتا تو اجالا اس کی بات پر یقین کر لیتی تھیں وہ اس کے عشق میں اتنا ڈوب چکی تھی کہ اسے اپنی عزت کی پرواہ نہ رہی۔۔۔ اور ایسے ہی ایک رات وہ اپنی عزت کی پرواہ کئے بغیر اس شخص سے ملنے چلی گئی...."

"یہ کیا بکواس ہے یہ سراسر جھوٹ ہے اور میری بہن پر الزام ہے۔ میں تمہاری جان لے لوں گا جھوٹی عورت اپنے بھائی کو بچانے کے لیے تم اس طرح کی الزام نہیں لگا سکتی میری بہن پر"

مومن اپنے ہاتھ کی پرواہ کیے بغیر اس کی طرف لپکا جسے حوالداروں نے راستے میں ہی روک لیا۔۔۔

"مومن صاحب عزت کو اگر عدالت میں لائیں گے تو پکڑیاں تو سروں سے اتر کر پیروں میں گریں گی ہی..."

وفانے لفظ لفظ کو حقارت سے ادا کیا۔۔۔

"بجیکشن مائے لارڈ وفا صاحبہ خود اعتراف کر رہی ہیں کہ رابطہ کرنے والا زیریاب ہی ہے مگر ساتھ ہماری اجالا صاحبہ پر الزام تراشی بھی کر رہی ہیں"

Posted On Kitab Nagri

وکیل نے ٹانگ اڑاتے کہا۔۔۔

"بجیکشن اوور رولڈ"

نج صاحب نے چشمے کے اوپر سے دیکھتے کہا اور وفا کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"جی تو نج صاحب جیسے ہی اجالا وہاں پہنچی زریاب نامی کوئی شخص تو وہاں انہیں نظر نہ آیا مگر انکے خاندان کے ہی فرد نے انکی عزت ضرور لوٹ لی تھی جسے وہ اپنے بھائی جیسا سمجھتے تھے"

سب فرد سانس روکے اسکے اگلے لفظ ادا کرنے کے انتظار میں تھے۔ بے چین تو مومن بھی ہوا اٹھا تھا۔۔۔

"جی ہاں نج صاحب وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ انکا پھپھوزاد قاسم خان ہے"

وفانے قاسم کی طرف اشارہ کرتے چیخ کر کہا یہاں تک کے اسکے گلے میں خراشیں پڑ گئیں۔۔۔

اور قاسم کا رنگ سفید پڑ گیا جیسے کوئی مردہ قبر سے اٹھ کر سامنے آ گیا ہو۔۔۔۔

عدالت میں موت کا سانس اٹھا چھا گیا کہ سب کی سانسیں رکی تھیں۔۔۔

قاسم کا رنگ اڑ چکا تھا ہوا اس باختہ ہو چکے تھے۔ کچھ سو جھائی نہ دے رہا تھا تبھی ہڑبڑا کر باہر کو بھاگا۔ تبھی ساتھ

کھڑے پولیس اہلکاروں نے اسکی گردن پر ہتھڑا سید کرتے اسکے دونوں بازوؤں سے قابو کیا۔

اور زبردستی گھسیٹتے ہوئے کٹہرے میں لا کھڑا کیا۔۔۔

"میں نے کسی سے کوئی زیادتی نہیں کی یہ سراسر جھوٹ ہے۔ میں تو اس رات باہر تھا"

وہ چیخ چیخ کر بے گناہی ثابت کر رہا تھا جبکہ وفا اسکو جلاتی ہوئی مسکراہٹ سے دیکھ رہی تھی جس سے وہ اور زچ ہو

رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"جج صاحب اب یہ سب دیکھ کر تو مجھے کسی وضاحت کی ضرورت نہیں پڑے گی کہ مجرم کون ہے"

جج صاحب نے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔

مومن کا دل دھک دھک کر رہا تھا آنے والا وقت سوچ کر جبکہ ثاقب صاحب کے دل میں درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔

"کیا ثبوت ہے آپ کے پاس"

مومن کے وکیل نے پوچھا تو وفانے اسے تندہی نظروں سے گھورا۔۔۔

"جج صاحب قاسم خان نے نہ صرف اجالا سے زیادتی کی ہے بلکہ اور بھی کئی لڑکیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا کیوں کہ انہیں سیڈیوس کرنے کی بیماری ہے"

وفانے نفرت سے کہا۔۔۔

"یہ جھوٹ ہے الزام ہے مجھ پر"

قاسم دھاڑا اسے موت اپنے قریب پھٹکتی محسوس ہو رہی تھی۔

"جج صاحب میں انکی ہوس کی چشم دید گواہ کو کٹھرے میں بلانے کی اجازت چاہوں گی"

وفانے قاسم کی بکواس سرے سے ہی نظر انداز کرتے گواہ کو بلانے کی اجازت چاہی۔۔۔

"اجازت ہے"

جج صاحب کی اجازت پر اسفند اس کال کوٹھری والی ملازمہ کو لیے حاضر ہوا جسکو دیکھ قاسم مرنے والا ہو گیا۔۔۔

اور مومن بھی اپنی حویلی کی پرانی ملازمہ کو لمحے میں پہچان گیا جو کچھ عرصے سے غائب تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کٹہرے میں آئی اور اول سے آخر تک سب کہانی کہ سنائی جو شروع سے اس پر بتی تھی کہ وہ کال کو ٹھہری میں کیسے پہنچی اور قاسم نے کس کس طرح کس کے ساتھ زیادتی کی۔۔۔

"یور آنریہ جھوٹ بھی تو ہو سکتا ہے۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اسے خرید لیا ہو"

وکیل صاحب نے طنزیہ کہا تو وفانے واہ کے انداز میں آئبر و اچکایا۔۔۔

"میں جانتی تھی قانون اندھا ہوتا ہے آج دیکھ بھی لیا"

وفانے وکیل صاحب کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے کہا تو وہ تمللا کر رہ گئے یہ لڑکی انہیں ناکوں چنے چہواری ہی تھی۔۔۔

"بہر حال جج صاحب یہ رہا قاسم کا منہ زبانی اعتراف جس میں یہ خود اپنے منہ سے اجالا سے کی گئی زیدتی کا اعتراف کر رہا ہے"

وفانے جج صاحب کو ویڈیو دیتے کہا۔۔۔

جسکو عدالت میں لگی ایل سی ڈی پر پلے کیا گیا۔۔۔

جیسے جیسے ویڈیو چل رہی تھی خان حویلی کے لوگ زمین میں گڑتے چلے گئے۔ مومن کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔

سچ نہایت کراہیت آمیز حالت میں اسکے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔ جہاں صاف دکھ رہا تھا کہ مجرم کوئی اور نہیں بلکہ قاسم ہے۔۔۔

"نہیں یہ میں نہیں ہوں"۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

قاسم نے سچائی کھلتی دیکھ ہکلا کر کہا۔۔۔

"تیری تو" مومن بغیر کسی کا لہاز کیے اس پر پل پڑا یہاں تک کہ اسکے بازو میں درد کی لہریں اٹھنے لگیں۔۔۔
عمر نے بمشکل اسکو قابو کیے۔۔۔

اسفندیار نے تو نخوت سے اس سے نظریں ہی موڑ لیں۔۔۔

"تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ عدالت قاسم خان کو پھانسی کی سزا سناتی ہے اور زریاب خان کو باعزت بری کرتی ہے۔ عدالت زریاب خان سے معافی طلب کرتی ہے کہ انہیں مجرم سمجھ کر جیل میں رکھا گیا۔۔۔"

جج صاحب نے فیصلہ سنایا تو وفانے خوشی کے احساس سے آنکھیں موند لیں اور رب کا شکر ادا کیا۔۔۔
زریاب کٹہرے سے نیچے اترتا تو وفانے خوشی کے جذبات سمیت اسے گلے لگالیا اور پھر دونوں نے مل کر جذبات کا سمندر (آنسوؤں) کی صورت بہا دیا تھا انکو دیکھ سب کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔

جج صاحب بھی انکے اس جذباتی ملن پر مسکرا دیے انہوں نے آج تک بہت سے کیس دیکھے تھے مگر ایک بہن کو بھائی کا کیس لڑتے (ایک بہن کو بھائی کی حفاظت کرتے) پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

مومن آج اپنی بنائی گئی اونچی عمارت سے نیچے گرا تھا کہ وہ وفا سے آنکھیں ملانے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔۔
جج صاحب میں ایک اور فیصلہ آج ساتھ ہی چاہتی ہوں میں پورے ہوش و ہواس میں مومن خان سے خلع کا مطالبہ چاہتی ہوں یہ رہے خلع کے پیپرزمیں چاہتی ہوں کہ آج ہی یہ پیپرز سائن کر کے مجھے اس نام نہاد مالک اور نوکر کے رشتے سے آزاد کر دیں۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

جج صاحب نے غور سے پیپر ز ملاحظہ کیے۔۔۔۔۔

اور مومن کی تو وفا سے علیحدگی کی بات پر جان ہی نکل گئی تھی۔ نفرت کی پٹی ہٹی تھی تو مومن کی پرانی محبت زندہ ہوا اٹھی تھی۔۔۔

"نہیں گل رخ نہیں مجھے معاف کر دو"

وہ ہڑبڑا کر وفا کے پاس آیا اور اسے منت کرنے کے انداز میں کہا۔۔۔

وہ شکستہ حال اسکے سامنے کھڑا تھا۔ جیسے سب کچھ کھو چکا ہو بچا ہی کیا تھا اسکے پاس نہ محبت، نہ یقین نہ

عزت۔۔۔۔۔

"بس ایک موقع دے کر دیکھو گل رخ میں تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر دوں گا۔ تمہیں زمین پر قدم رکھنے نہیں دوں گا۔ تمہیں رانی بنا کر رکھوں گا بلیومی"

اسنے اسکے دونوں بازوؤں کو تھامتے کسی جنونی شخص کی طرح وفا کو احساس دلاتے کہا۔۔۔۔۔ جیسے اسے پانے کی ہر ممکن کوشش کر لینا چاہتا ہو۔۔۔۔۔

"ہاہاہاہاہاہا! اسکی باتوں پر وہ ہنس دی نہایت کھو کلی ہنسی۔ تم ایک موقع کی بات کرتے ہو مومن میں نے تمہیں ہزار موقع دیے مگر تم نے کیا کیا۔ میں محبت سمجھ کر تمہیں موقع دیتی رہی اور تم میری محبت کا مذاق بناتے رہے اور کیا کہ رہے ہو قدم زمین پر رکھنے نہیں دو گے تم تب کہاں تھے جب میں ٹھٹھرتی رات میں ٹھنڈی زمین پر سکڑ کر سوتی تھی۔

مومن کو پچھتاؤں کے ناگ ڈسنے لگے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اور کیا کہ رہے تھے اسنے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے کہا رانی بنا کر رکھو گے۔ تو تم تب کہاں تھے۔ جب تمہارے یہ نام نہاد رشتے مجھ سے نوکرانیوں کی طرح کام کروا رہے تھے بشمول تم بھی۔ تب کہاں گئی تھی تمہارے سو کالڈ محبت۔ اتنے مہینوں کا لاوا آج وفا کے اندر سے نکل رہا تھا۔۔۔

کونسا ایسا کراہیت آمیز کام ہو گا جو ان بے ضمیروں نے مجھ سے نہیں کروایا۔۔۔
وہ سرخ آنکھوں سے دھاڑی۔۔۔

ان سب کے سرندامت سے جھک گئے۔۔۔

اور وفا کے گھر والے اسکے اتنے صبر پر رو دیے۔۔۔

"افسوس میں ورق ورق تمہارے سامنے کھلی کتاب کی طرح تھی جس میں تمہاری محبت رقم تھی مگر تم مجھے پڑھ نہ پائے۔"

اسنے سرخ بہتی آنکھوں سے اسے اسکی اوقات یاد دلائی۔

"اور کیا کیا تم نے ایک زندہ لڑکی کو مردہ قرار دے کر صرف اور صرف اپنے بدلے کیے مجھے اور میرے بھائی کو بدلے کی بھٹی میں جھونک دیا۔ تم نے سب کو یہ بتانا گوارا نہیں کیا کہ وہ ہسپتال میں ہے وہ مری نہیں۔ اسفند بھی یہ بات اس لیے نہیں جانتا کہ اس کے جانے کے بعد ڈاکٹر نے تمہیں یہ میریکل بتایا اور تم نے سوچا کیوں نا اس چیز کا فائدہ اٹھایا جائے۔۔۔

اس لیے تم نے اپنے خاندان والوں کو بھی اس چیز کی بھنک نہیں لگنے دی نہ ہی اسکی ماں کو جو اسکی یاد میں روتی رہی۔ مومن تم رحم کے قابل ہی نہیں تمہیں تو اپنے تکبر اور غرور سمیت مر جانا چاہیے۔
مومن گھٹنوں کے بل گرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"گل رخ" اسکے منہ سے فقت یہی نکلا۔۔

"گل رخ"

اس سے پہلے کہ مومن اس سے کچھ کہتا وفانے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔۔

"مومن تم کیا چاہتے ہو علیحدگی یا معافی"

وفانے اسے دو اپشن دیے جو اس جیسے انسان کے لیے قابل قبول نہیں تھے۔۔

"گل رخ"

"ٹھیک ہے تو ان پیپر ز پر سائن کر دو سمجھو میں نے تمہیں معاف کیا یہ کچھ پر اپرٹی پیپر ز ہیں اور...."

اس سے پہلے کہ وفا آگے بولتی مومن نے فوراً پیپر ز سائن کرنے شروع کیے۔۔

اسکی افراتفری دیکھ وفانے اسے روکا۔۔

مومن صاحب ایک دفعہ پڑھ لی جیے۔۔

لیکن اسنے بغیر پڑھے ہی سائن کر دیے۔۔

"دیکھا آپ نے جج صاحب کہ مومن خان نے ہو رے ہوش وہو اس میں پر اپرٹی کے علاوہ خلع کے پیپر ز بھی

سائن کر دیے۔۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا اسنے وفا کو سب کے سامنے خلع دی تھی۔ وہ جتنا خود کو ستا اتنا کم تھا۔ وہ اپنی زندگی سے ہیرے نکال کر کوئلے بھر بیٹھا تھا۔

سب کچھ صاف تھا۔ انکی علیحدگی سب کے سامنے ہوئی تھی۔ سب گواہ تھے اس چیز کے۔ وفانے پیپر ز اکٹھے کیے اور جج صاحب کو دیے اور اپنی فیملی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر نکلتی چلی گئی۔۔۔

مومن اسکی گاڑی کے پیچھے بھاگا تھا اپنا سب کچھ کھودینے کے بعد۔۔۔۔

گل رض رک جاؤ، رک جاؤ گل رخ۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھاگتے بھاگتے چلا رہا تھا یہاں تک کہ وہ گر کر زخمی ہو گیا۔ لیکن وفانے پلٹ کر تک نہ دیکھا کیونکہ وہ اسے بہت پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ چکی تھی۔۔۔

وفا کے گھر میں عید کا سماں تھا۔ آج طاہر صاحب کے گھر کے دونوں چاند جو آنگن میں اتر آئے تھے۔ وفا کی امی صائمہ بیگم سے زیادہ خوش تو شاید ہی کوئی ہوتا۔۔۔
سحر بھی خوشی کے آنسو لیے انہیں خوش دیکھ رہی تھی۔ مگر زریاب کے پاس جانے کی اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

"بھئی ہماری بیٹی سحر صبح سے تیاریوں میں لگی ہوئی ہے۔ تم نے تو اسکو نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا۔ ادھر آؤ سحر"۔۔۔

انہوں نے زریاب کی توجہ سحر کی طرف دلوائی جو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے نزدیک آئی صائمہ بیگم انکو کچھ وقت کے لیے تنہا چھوڑ کر چلی گئیں تھیں۔

زریاب نے اپنی گود سے اپنے بیٹے کو نیچے اتارا۔۔۔ اور اسکے قریب ہوا۔۔۔
"سامنے کیوں نہیں آرہی تھی" اسنے اسے والہانہ انداز میں تکتے کہا۔۔۔

"وہ میں وہ۔۔۔"

"وہ میں کیا تم کیا سمجھی مومن کے کیے کی سزا میں تمہیں دوں گا"

زریاب نے سحر کے اٹک اٹک کر بات کرنے پر کہا تو اسنے آنسوؤں سے لبریز آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔
"زریاب پلیز مجھے معاف کر دیں میرے خاندان کی وجہ سے آپ سب کو اتنی تکلیف سے دوچار ہونا پڑا"

Posted On Kitab Nagri

اسکے رو کر کہنے پر زریاب سو سو جان سے قربان ہوا۔۔۔

"میری جان تمہیں کس نے کہا مجھے تم سے گلا ہے میں تم سے زرا بھی مایوس نہیں۔ میری غیر موجودگی میں جس طرح تم نے میرے گھر والوں کو سمجھالا اسکے لیے میں شکر گزار ہوں تمہارا۔۔۔۔"

اسنے سحر کا منہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر پیشانی پر بوسہ دیتے کہا۔۔۔۔

"جو مومن نے کیا وہ اسکا فعل تھا جسکی بدولت میں اسکو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ اسنے میرا دل (وفا) نوچ لیا ہے جسکا کوئی کفار نہیں"

اسنے دکھی دل سے کہا وفا کے لیے اسکا دل پھٹ رہا تھا۔ اسنے جو جو سہا تھا وہ سن کر اسکا دل کیا کہ وہ اپنی ہستی مٹا دے جو وہ یہاں اپنی بہن کو بچانے کے لیے موجود نہیں تھا۔۔۔۔

"زریاب میں نے آپ کو بہت یاد کیا ہر وقت ہر لمحہ مجھے کاٹنا عذاب لگتا تھا آپ کے بغیر"

سحر نے زریاب کے سینے سے لگتے کہا جسکو زریاب نے اپنے سینے میں کسی انمول متاع کی طرح بھینچ لیا۔۔۔۔۔

"اب کہیں نہیں جاؤں گانہ تمہیں چھوڑ کر نہ وفا کو".....

www.kitabnagri.com

وفا کی عدت کو ڈھائی ماہ بیت چکے تھے۔ وہ بس ایک کمرے تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ اسکی یہ حالت دیکھ

زریاب کا دل کٹتا تھا۔ اسکی چڑیا کی طرح چہچہاتی بہن خاموش ہو کر رہ گئی تھی۔

زریاب آج اسکے کمرے میں آیا تھا جو بالکنی میں کھڑی کر باہر نجانے کیا تلاش کر رہی تھی۔

"وفا"

زریاب کی آواز پر وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے بھائی آؤنا"۔۔۔

"وفا کیا ہو گیا ہے تمہیں اب پہلے کی طرح نابات کرتی ہونا ہنستی کھیلتی ہو۔ تمہیں ایسا دیکھ کر دل دکھتا ہے میرا
میری جان"

زریاب کرب زدہ لہجے میں بولا۔۔۔

"میرے لالے کیوں پریشان ہوتے ہو۔ میرا لہجہ تو میں نے باہر ہی بدل لیا تھا البتہ مضبوط مجھے یہاں کی
آزما کشوں نے بنادیا جس میں اسفند نے میرا پورا پورا ساتھ دیا اور رہی بات میرے حال کی تو یہ معاشرہ لاڈلوں کا
بہت برا حال کرتا ہے۔۔۔۔"

زریاب جہاں اسکی اتنی گہری باتوں پر دکھی ہوا تھا تو اسفندیار کے ذکر پر بری طرح چونکا۔۔۔
پہلی دفعہ وفانے وہاں کے کسی شخص کا ذکر اچھے لفظوں میں کیا تھا۔۔۔

زریاب اسفندیار سے ملنا چاہتا تھا مگر اسکی مصروفیات کی وجہ سے مل نہیں پایا تھا۔ اب جب کل اسفندیار نے کہا
تھا کہ وہ زریاب سے ملنا چاہتا ہے اسکے گھر تو اسنے خوشدلی سے اسے اجازت دے دی تھی۔
اب تو وہ کل کے انتظار میں تھا کہ وہ زریاب کے آنے کا مقصد جان سکے۔۔۔۔

اسفندیار کا استقبال وفا کے گھر بہت عمدہ طریقے سے کیا گیا تھا۔۔۔

ایک پر لطف سا کھانا کھانے کے بعد اسفندیار نے اپنے آنے کا موضوع بیان کیا۔۔

"اہم میں جانتا ہوں کہ اب جو میں بات کرنے والا ہوں اسکے لیے مجھے اپنے گھر سے کسی بڑے کو لانا چاہیے تھا مگر
میں پہلے وفا اور آپ سب کی مرضی جاننا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں وفا سے شادی کرنا چاہتا ہوں"

اسنے ہچکچاتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کیا شاید ہی وہ کبھی اتنا نروس ہوا جتنا اب تھا۔
اسکی بات پر لاونچ میں خاموشی چھا گئی اور سبکی نظروں نے معنی خیز سا مطالبہ کیا۔
"نہیں میں اپنی بیٹی کو وہاں دوبارہ نہیں بھیجوں گی جہاں اسنے اتنے ظلم سہے۔"
صائمہ بیگم نے ڈرتے ہوئے فکر مند انا لہجے میں کہا۔۔۔

جس پر زریاب نے انکے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر روکا۔۔۔

"کوئی ایک وجہ بتا دو کہ وفا کی شادی ہم تم سے کر دیں"

اسفندیار جو صائمہ بیگم کی بات پر مایوس ہو چکا تھا زریاب کی بات پر کچھ حوصلہ ہوا۔۔۔

"کیونکہ میں اسے بہت خوش رکھوں گا"

اسفندیار کی بات پر زریاب نے کہا۔۔۔

"وہ تو اور بہت سے لوگ بھی کر سکتے ہیں تم اپنی بات کرو"

اسکی بات پر اسفندیار خاموش ہو کر رہ گیا۔۔۔

"محبت کرتے ہو اس سے"

زریاب کی بات پر اسفندیار نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

"حیران مت ہو تمہاری محبت میں اب نہیں بلکہ اس روز ہی جان گیا تھا جب وہ وونی میں گئی تھی اور تمہاری محبت

اب کی نہیں بلکہ بہت پرانی ہے شاید جب تم لوگ باہر تھے تبھی تم اسے چاہنے لگے تھے"

اسکی بات پر اسفندیار نے اپنی نظریں جھکالی تھیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی چاہتا ہوں کہ وفا اپنے حصے کی خوشیاں پائے تاکہ وہ اپنے پچھلے سب غم بھلا دے اور اس بات کو یقینی صرف تم ہی بنا سکتے ہو اور یہ میں نے وفا کی آنکھوں سے جانا ہے۔ مجھے میری بہن کی خوشی سب سے عزیز ہے" اسنے اپنے باپ کی طرف دیکھتے اجازت طلب انداز میں کہا تو اسکے والدین بھی اپنی بچی کی خوشیوں کے لیے راضی ہو چکے تھے۔۔۔

جس پر اسفندیار مسرور ہوا اٹھا۔۔۔

"میں کن لفظوں میں آپ کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے مجھے میری زندگی سے نوازا دیا ہے" اسفندیار نے خوشی کے باعث نم لہجے میں کہا تو باقی سب بھی ہنس دیے۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں لیکن اگر میری بہن کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی آیا۔۔۔۔۔"

زریاب نے وارننگ دیتے لہجے میں کہا۔۔۔

"تو آپ میری جان لے لی جیے گا" اسفندیار نے فوراً اسکی بات اچکتے کہا۔۔۔۔

تو محفل گل گلزار ہو گئی۔۔۔۔۔

"لیکن میں وفا سے ایک دفعہ پردے کے پیچھے سے ہی بات کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو تو۔۔۔۔۔"

اسکی بات پر زریاب نے سر ہلاتے سحر کو اشارہ کیا جو وفا کو مردان خانے میں لے گئی جہاں اسکے اور اسفندیار کے درمیان پردہ حائل تھا۔۔۔۔۔

اتنی لمبی خاموشی کو توڑتے اسفندیار نے ہی پہل کی۔۔۔

"کیسی ہو وفا"

"اللہ کا شکر بلکل ٹھیک تم کیسے ہو اور مورے کیسی ہیں"

Posted On Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہوں اور مورے بھی"

لیکن تم نے تو جانے کے بعد پلٹ کر بھی نہیں دیکھا۔۔۔

"میں پچھلی باتوں کو بھلانا چاہتی ہوں اسفند اور اسکے لیے یہی بہتر ہے کہ حال میں جیا جائے"

اسفند نے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔

اسکی خاموشی پر وفا کا دل دھک دھک کرنے لگا۔۔۔

"خاموش کیوں ہو گئے کیا میری کوئی بات بری لگ گئی"

وفانے بے تابی سے پوچھا وہ تو اسکا محسن تھا بھلا وہ اسکا دل کیسے دکھا دیتی۔۔۔

"نہیں تمہارا کہا کبھی برا لگا ہے جواب برا لگے گا لیکن ہاں میں تمہارے لیے نکاح کا پیغام لایا ہوں"

اسکی بات پر وفا کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔۔۔

اسکا دل کیا کہیں چھپ جائے۔

دل کی دھڑکن حد سے سوا ہوئی بھلا وہ اتنی خوش قسمت تھی کہ اسفند یار جیسا شاہ بخت شوہر اسکے نصیب میں

ہوتا وہ تو اپنے آپ کو اس قابل ہی نہیں سمجھتی تھی۔

"اسفند یار میں جانتے بوجھتے تمہارے لیے ایک برتی ہوئی لڑکی سیلکٹ نہیں کر سکتی۔۔۔۔ تمہیں پورا حق ہے

خوشیوں پر۔۔۔۔

اس لیے بہتر یہ تمہیں وہ لڑکی ملے جسکی زندگی میں پہلے کوئی مرد نہ آیا ہو۔۔۔۔

وفانے اپنے دل پر پتھر رکھ کر کہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"سچ کہتے ہیں محبوب سے ظالم اس دنیا میں کوئی نہیں ہوتا۔ جب تک وہ عاشق کی رگ رگ میں اپنے لیے بے سکونیاں نہ دیکھ لے تب تک اس پر وصل حلال نہیں کرتا"

اسفندیار نے سر جھکا کر کرب سے آنکھیں میچتے کہا مگر دل میں ایک میٹھی سی کسک تھی۔۔۔

"بہر حال مجھے تمہارے ماضی سے کوئی غرض نہیں مجھے تمہارا حال خوبصورت بنانا ہے میں امی کو بھیجوں گا رشتہ پکا کرنے اور ٹھیک ایک ماہ بعد ہمارا نکاح مقرر ہو گا اور اس دن میں تمہیں بتاؤں گا کہ میری شریکِ حیات اس دنیا کی کس قد شفاف اور پاک محبت ہے عشق ہے میرے لیے۔ تب تک لیے میرے لیے اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔ یہ کہتا اسفندیار اسے حیران پریشان چھوڑ کر جا چکا تھا جبکہ دوسری طرف کھڑا زریاب اپنی پسند پر دل سے سرشار ہوا یہی تھا وہ شخص جو وفا کو اس دنیا کی تمام خوشیاں دے سکتا تھا اب اسے کوئی شک و شبہ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک ہفتے بعد نعیمہ بیگم آ کر رشتہ پکا کر گئی تھیں اور وفا کو بہت سارا پیار دے گئی تھیں۔ وفا کو سحر سے پتا چلا تھا کہ زریاب کی خواہش ہے وہ اسفندیار سے شادی کرے۔ تو اسکا لالہ اسکے دل کی بات جان ہی گیا تھا۔ وہ کیسے بھول گئی تھی کہ وہ دو دل ایک جان تھے۔ یہ ماہ کیسے چٹکیوں میں گزر رہا ہے ہی نہ چلا۔۔۔۔۔

آناٹا ہوتی تھیں اسکی نکاح کی تیاریاں۔ اسفندیار چاہتا تھا پہلے انکا نکاح ہو جائے۔ تاکہ وہ وفا کے حقوق اس پر اچھی طرح واضح کر دے اور اسے حویلی واپس لے جانے تک کچھ وقت بھی مل جائے وفا کو سیٹل ہونے میں۔ اسفندیار نے اپنے والدین کو پہلے ہی اس بات پر راضی کر لیا تھا کہ وہ حویلی والوں کو نکاح کے بابت کچھ نہیں بتائیں گے اور وہ بھی اسفندیار کی خواہش کا احترام کرتے مان گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مانتے بھی کیوں نہ اتنی دیر بعد تو انکے بیٹے کی زندگی میں بہار آئی تھی جسکی وجہ سے چوبیس گھنٹے اسکے چہرے پر شادابی رہتی تھی۔۔۔۔

تین دن بعد ان دونوں کا نکاح تھا جس سے صرف عمر، عیش اور نوری ہی واقف تھے جو کہ ان کے نکاح میں شریک ہونے جا رہے تھے۔

عیش اور عمر کا پچھلے ہفتے ہی نکاح ہوا تھا اور انہوں نے بھی اپنا ریسپشن اسفندیار لوگوں کے ساتھ ہی کرنے کا سوچا تھا جب وہ نکاح کو ایکسپوز کرتے سب کے سامنے۔۔۔

اسفندیار کے تو اس ماہ سے رنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے تھے۔ بڑا خوشگوار سا پھر تا تھا۔ جو بھی اس سے کچھ پوچھتا تو جواب دینے کی بجائے کہیں کھویا سا رہتا تھا یہ حالت تو اس کی سب نے ہی نوٹ کی تھی۔۔۔۔
اب بھی وہ رات کے اس پہر کمرے میں کھڑا اپنی بالکنی سے چاند کو دیکھ رہا تھا جب عمر اس کے کمرے میں داخل ہوا اور اس کے اس طرح چاند کو تکتے پر شرارت سے مسکرایا اور اس کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔
"اہم اہم کچھ لوگ تو چاند میں ہی اپنا دلدار تلاش کر لیتے ہیں اور آپ کی حالت ان لوگوں سے مختلف نظر نہیں آ رہی لالہ اور کل تو یہ چاند باقاعدہ آپ کی دسترس میں آنے والا ہے۔۔۔۔"

اس نے اسفندیار کو دیکھتے ایک آنکھ میچتے کہا جو اس کی بات پر ہڑبڑا سا گیا تھا اور اس کی بات کا پس منظر سمجھ اس کو مصنوعی غصے سے گھورنے لگا۔۔۔

"مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا"

اسفندیار نے ایک آنی برواچکا تے پوچھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے بات کو مت بدلے سچ بتائے گا یہ جو آپ کے چہرے پر گلو ہے اس خوبصورتی کا راز وفا بھابھی ہیں
نا۔۔۔۔"

اسفندیار نہ چاہتے ہوئے بھی عمر کی بات پر کھل کھلا کر ہنس دیا تھا اس کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی
تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر نے اس کو یوں خوش ہوتے دیکھ دل سے اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی جو شاید عرش پر پہنچنے کا وقت آ
چکا تھا۔۔۔۔

مومن کا حال تو اب کسی ہارے ہوئے جوہری کی طرح تھا جو اپنی تمام جمع پونجی لٹا چکا ہو۔ اب اس کا زیادہ تر وقت
اپنے ڈیرے پر ہی گزرتا تھا جہاں اس کو بچھتاؤں کے ناگ ڈستے رہتے اپنا سارا دامن خالی ہی لگتا تھا۔۔۔۔
جب وفا پاس تھی تو اس کی قدر کی نہیں لیکن جب وہ اس کی زندگی سے نکل کر گئی تو اس کی عادت سی ہونے لگی
تھی۔ اس کے بغیر حویلی ویران لگتی تھی۔ یہاں تک کہ اسے ہر جگہ وفاد کھائی دینے لگتی۔ وہ اس سے معافی مانگنے
کے لیے تڑپتا تھا اس سے ملنے کے لیے مگر وقت اور حالات دونوں ہی اسے اجازت نہیں دیتے تھے۔۔۔۔
وہ کئی بار اس کے دہلیز پر گیا تھا اس سے معافی مانگنے مگر زریاب نے جھڑک کر اس کو حویلی کے باہر سے ہی لوٹا
دیا تھا۔ اس کے اندر محبت سلگ رہی تھی وفا کو نہ پانے کی وفا کو کھودینے کی۔۔۔۔

اور اس محبت کو سلگایا بھی تو اس نے اپنے ہاتھوں ہی تھانا۔۔۔۔

اسے آج بھی اپنے کیے گئے مظالم یاد تھے مگر وہ وقت کو کسی بھی طرح واپس نہیں پلٹ سکتا تھا جہاں سب پہلے کی
طرح ہو جاتا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اب بھی اجالا کو دیکھنے ہاسپٹل جاتا تھا اس کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آئی تھی یہ سب انہی کے کئے گئے
مظالم کا نتیجہ تھا جواب تک ان کے درپر کوئی خوشی تک نہیں آئی تھی۔۔۔۔

قاسم کو سزا کے مطابق پھانسی ہو چکی تھی۔ اس کی موت پر نائلہ بیگم تڑپ تڑپ کر رو رہی تھیں اور منہ بھر بھر
کروفا کو بد دعاؤں سے نوازا تھا۔ وہ یہ بھول گئی تھیں کہ دوسروں کو دکھ دے کر وہ کبھی اپنے لئے خوشیاں نہیں
خرید سکتی تھیں۔ انہوں نے جتنے دکھ کسی کی بیٹی کو دیے تھے آج اس سے کہیں زیادہ دکھ وہ اپنی جھولی میں
سمیٹ چکی تھیں اپنی اولاد کو کھو کر۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ اولاد کی تربیت ماں کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ جیسے چاہے
بچے کو ڈھال لیتی ہے۔ اگر انہوں نے آج قاسم کی اچھی تربیت کی ہوتی تو نہ ہی وہ کئی لڑکیوں کی زندگیاں تباہ
کرتا اور نہ ہی اتنی جلدی یوں موت کو گلے لگا لیتا۔۔۔۔

لیکن وہ اب بھی اپنی غلطیوں کو ماننے سے انکاری تھیں وہ اب بھی وفا کو ہی قصور وار سمجھتی تھیں اور یہی ان کی
سب سے بڑی بھول تھی کہ آنکھوں دیکھی سچائی دیکھ کر بھی وہ انجان بن رہی تھیں۔ ہوتے ہیں نہ کچھ لوگ
اپنے آپ کی ہی کرنے والے جب تک وہ خود ہدایت نہ لینا چاہیں تب تک کسی کی بات ان پر اثر نہیں کرتی۔۔۔۔
یہی حال نائلہ بیگم کا بھی تھا۔۔۔۔

نکاح کی تیاریاں تو اس ایک ماہ میں آناٹا ہوتی تھیں کہ وفادیکھتی ہی رہ گئی۔ وفا کو تو اسفندیار سے اتنی جلدی کی
امید ہی نہ تھی جتنی جلدی اس نے سب کے کر دیکھا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفندیار کے ایک ایک عمل سے دکھ رہا تھا کہ وہ اس رشتے سے کتنا خوش ہے اس کو کتنی چاہت ہے اس رشتے کی اور کتنی بیتابی وہ سبھی پر واضح کر چکا تھا اس ایک ماہ کے عرصے میں۔ وفا تو بس حیران تھی اپنی قسمت پر کہ خواہشیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں۔۔۔

اس نے تو مومن کے تجربے کے بعد سے سوچ لیا تھا کہ وہ کبھی کسی شخص کے لیے بھی اپنے دل کے دروازے نہیں کھولے گی لیکن اسفندیار نے نہ صرف اس کے دل کے دروازے پر دستک دی تھی بلکہ بڑی شان سے بے دھڑک اندر چلا آیا تھا۔۔۔

اب وہ آنے والے کل کے دن کی منتظر تھی جو یقیناً اس کی زندگی میں صرف خوشیاں ہی خوشیاں لانے والا تھا۔۔۔۔

نکاح کا دن بھی آپہنچا تھا۔ وفا کے گھر کو پورے سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ سحر اور صائمہ بیگم تو گھنچکر کر بنی ہوئی تھیں۔۔۔

سحر بھی آج بیبی پنک کام والے فراک میں زریاب کا دل دھڑکا رہی تھی۔ وہ کہیں سے بھی ایک بچے کی ماں نہ لگتی تھی بلکہ وفا جتنی ہی لگتی تھی۔

زریاب کا بارہا دل کیا کہ وہ اس سے ملے اور اس کی تعریف کرے مگر آج کام کے باعث سحر نہ اس کو وقت دے پار ہی تھی نہ ہی اپنے بیٹے کو۔۔۔

اور اپنے لارڈ صاحب کو بھی زریاب کے ہاتھوں میں دیا ہوا تھا جو بڑی شان سے سفید شلوار کمیز میں گردن اکڑائے ادھر ادھر کی تیاریاں دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب سحر سب کام پٹا کر وفا کے کمرے کی طرف چل دی تھی تاکہ اسکی تیاری دیکھ سکے۔۔۔
وہ بہت خوش تھی کہ بے شک مومن سے اسکی شادی نہیں ہوئی تو کیا ہوا اسفندیار بھی تو اسکا ہی لالہ تھا۔
جیسے ہی اسنے وفا کے کمرے کا دروازہ کھولا وہ وفا کی حالت دیکھ ششدر رہ گئی۔۔۔۔

قاسم تو پہلے ہی جاچکا تھا جو شازیہ کی تعریف کر کے اسے سراہتا تھا۔ وہ کیا گیا تھا اس کی زندگی سے تو سارے رنگ ہی ختم ہو گئے تھے۔ اس کے ساتھ رہتے رہتے شازیہ کو بھی بدکاری کی عادت ہو گئی تھی اور مومن کی تو بات ہی الگ تھی وہ تو جیسے شادی کر کے بھول ہی گیا تھا کہ اس کی ایک عدد بیوی گھر میں بھی ہے شازیہ تو اس سے شادی کر کے پچھتائی تھی۔

نہ مومن گھر آتا تھا نہ اسے وقت دیتا تھا نہ اسے نظر بھر کر دیکھتا تھا تعریفی کلمات تو دور کی بات ہے۔ وہ تو بس ہر وقت وفا وفا کرتا رہتا تھا۔ جیسے اس کی زندگی شروع ہی وفا سے ہو کر اور ختم بھی وفا پر ہی ہوتی ہے۔۔۔۔
یہ بات شازیہ کی ان پرکاری ضرب کی طرح لگ رہی تھی کہ اس کے ہوتے ہوئے اس کا شوہر کسی اور لڑکی کی طرف متوجہ ہے۔ اس کے اتنے حسین ہونے کا کیا فائدہ ہے لیکن جب یہ سوچا کہ وفا تو اس سے کہیں زیادہ خوبصورت تھی تو وہ یہ سوچ کر جل بھن جاتی۔۔۔۔

وہ رات کو طرح طرح کی بے ہودہ ناٹیں پہن کر مومن کا انتظار کرتی تاکہ اسے ورغلا سکے مگر مومن بھی ایک سرسری نظر ڈالنا بھی اس پر گوارا نہ کرتا اور ضروری فائل لے کر ڈیرے پر چلا جاتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اس وفانے تو میرا جینا حرام کر کے رکھ دیا ہے مومن کو تو اس وفا کے سوا اب کوئی نظر ہی نہیں آتا اس کو تو میں نہیں چھوڑوں گی چاہے اس کے لیے مجھے اس سے مروانا ہی کیوں نہ پڑے میں اسے مومن کی نظروں میں مار کر ہی دم لوں گی۔۔۔۔"

پھر نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری۔۔۔

شازیہ نے شاطرانہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کی یہ مکروہ منصوبہ بندی باہر کھڑی نوری نے لفظ بالفظ سن لی تھی اور وہ یہ ساری کاروائی یقیناً وفا کو بتانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

سحر کمرے میں آئی تو وفا کو ویسی ہی عام حالت میں دیکھ کر اس کا غصہ سوانیزے پر پہنچا... وفا تم ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی یہ کیا طریقہ ہے باہر مہمان آچکے ہیں اور تم ابھی تک ویسے ہی کھڑی ہو۔۔۔۔

وفا کو اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ سحر غصے سے زریاب کے پاس گئی اور اسے وفا کے پاس بھیجا۔۔۔ وہ جیسے ہی وفا کے کمرے میں داخل ہوا تو اسے بھی حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔۔

"وفا کیا ہو اتم تیار کیوں نہیں ہوئی۔ سب ٹھیک ہے نہ۔ تم اس شادی سے خوش تو ہونا"

زریاب اس کے پاس جا کر بیٹھتا ہے اور اس کی ٹھوڑی کو اپنی دوا انگلیوں سے اوپر کرتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب وفا کا چہرہ زریاب کے روبرو ہوا تو وفانے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر زریاب کی آنکھوں میں ڈالیں اور جو وفا کی آنکھوں میں زریاب کو دیکھنے کے لئے ملا تھا اسے جان زریاب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا اور وہ سناٹوں کی زد میں آگیا۔۔۔

بس اس کے منہ سے حیرت سے یہی نکلا تھا۔۔۔
"وفا"

کیونکہ وفا کے ارادے سے خطرناک لگ رہے تھے۔۔۔

"وفا تمہاری آنکھیں عام نہیں رہیں۔۔۔ تم، تم ان سے انتقام لینے کا سوچ رہی ہو"۔۔۔
زریاب نے اسکی آنکھیں پڑھ کر حیرت سے سوال کیا جس کے جواب نے وفانے لب بھیج کر نظریں چرائیں۔۔۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

"لالہ وہاں کے لوگ آج بھی ویسے ہیں بلکل نہیں بدلے میں سمجھی تھی کہ وہ اپنی غلطیوں سے سیکھ گئے ہوں گے مگر میں غلط تھی لاتوں کے بھوت باتوں سے بھی مانے ہیں کبھی" اسنے تنفر سے کہا۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تو کیا تم اسفند سے شادی صرف انتقام۔۔۔۔"

"نہیں لالے ایسا ہر گز نہیں میں سچ میں اپنے آپ کو دنیا جہاں کی خوش نصیب لڑکی تصور کرتی ہوں جسکا بخت اسفند یار کے ساتھ جڑنے جارہا ہے لیکن میں انکو بھی سدھار کر ہی دم لوں گی اور تمہیں تو پتا ہے لالے کی جان جب وفا کوئی چیز ٹھان لے تو اپنی جی جان لگا دیتی ہے"

اسنے فوراً زریاب کی بات کاٹتے اسکی غلط فہمی دور کی۔۔

جس پر زریاب خوشی سے پھولے نہیں سمایا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ویل ڈن میری جان خوش رہو اور زندگی کے ہر امتحان میں کامیاب ہو ہمیشہ"

زریاب نے اسے گلے لگاتے دعادی۔۔۔

"لیکن تم نے لباس کیوں نہیں بدلہ"

زریاب نے تشویش سے کہا۔۔۔

"یہ بھی آپ کے ہونے والے سالے صاحب کی کرم نوازی ہے جس نے فرمائش کی ہے کہ میں اسکی پسند کا لباس پہنوں"

وفانے ہنستے ہوئے بتایا تو زریاب بھی ہنس دیا۔۔۔

جب نوری اور عیشل وفا کے نکاح کا جوڑا لیے اندر دھاوا بولتی ہوئی آئیں۔۔۔

"زریاب بھائی پلیز آپ جاییے باہر تاکہ ہم اپنی دلہن کو تیار کر لیں جن کے انتظار میں ہمارے جیٹھ جی پل پل گن رہے ہیں کہ کب انہیں دیدار نصیب ہو"

عیشل نے چہکتے ہوئے اسفندیار کی بیتابیاں بتائیں جو عروج پر تھیں جسے سن کر وفا کے گال سرخ پڑ گئے۔۔۔

جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا اسکے شرمانے کا یہ انداز دیکھ زریاب اپنی ہنسی بمشکل ضبط کیے باہر نکل گیا۔۔۔

اور باہر نکل کر قہقہہ لگایا بہت دیر بعد ہی صحیح اسنے اپنی بہن کو اتنا خوش دیکھا تھا اور اسکا دل اس بات پر سرشار

تھا۔۔۔

اندروہ دونوں اپنے ہاتھوں کی پھرتی دکھاتی وفا پر اپنے ہنر کے جوہر دکھانے لگیں۔۔۔

اور وفا کو اسکا ڈریس دے کر با تھروم میں دھکیلا وہ تو بس ارے ارے ہی کرتی رہ گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف اسفندیار کا دل پنجرے میں قید بے چین پنچھی کی طرح تڑپ رہا تھا اپنی دلربا کو دیکھنے کے لیے۔ آخر یہ ہجر کب ختم ہو گا۔۔۔۔

اسفندیار نے کوفت سے سوچا۔۔۔۔

آج وہ اپنے فارم ہاؤس میں ہی تیار ہو رہا تھا جہاں عمر اور اسکے چند دوست شانہ باشانہ تھے اور اسکی پتلی حالت دیکھ اس پر کوئی نہ کوئی شگوفہ چھوڑ دیتے جس پر وہ بس انہیں گھورتا رہ جاتا۔۔۔۔

اسفندیار جب واش روم سے تیار ہو کر نکلا تو عمر اور اسکے باقی کے دوست اسے دل میں سراہے بغیر نہ رہ سکے۔۔۔۔

اسفندیار آپ تو چھائے آج میلہ لوٹ لیا آپ نے۔۔۔ دس بارہ لڑکیاں تو گراہی دیں گے آج آپ اپنے وجہ حسن سے۔۔۔۔

عمر نے اسکی وکھرے سٹائل میں تعریف کرتے کہا جس پر سب دوستوں نے قہقہہ لگاتے ہوئے ہامی بھری۔۔۔۔ اسفندیار نے خود کو شیشے میں دیکھا تو دوپل کو خود بھی ٹھٹھک کر رہ گیا۔۔۔۔

"فرینچ کٹ بیئرڈ جو آج ہی بنوائی تھی سفید کرتا شلوار پر سلور گولڈن مکس واسکٹ جو خود اسنے وفا کے ڈریس کے ساتھ میچ کر کے بنوائی تھی۔۔۔ سلیقے سے بنے بال۔۔۔ نیلی آنکھوں میں کچھ پالینے کی چمک۔۔۔

آج اسکی آنکھوں میں وہی پرانی چمک لوٹ آئی تھی جو کبھی پہلے ہوا کرتی تھی۔۔۔

مختصر یہ کہ وہ ایک وجاہت سے بھرپور حسن رکھنے والا مشرقی مرد لگ رہا تھا۔۔۔

جسکی مثالیں

لوگ یونانی دیوتا کے طور پر دیتے تھے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"وفا ب غم کے بادل چھٹ چکے ہیں بہت جلد تمہاری بے رنگ زندگی کو مختلف رنگوں سے بھر دوں گا جہاں تمہاری ہر خواہش میری سر آنکھوں پر ہوگی تمہاری ہر بات میرے لیے سب سے اہم ہوگی۔ تمہاری ہر ہنسی میری خوشی کی وجہ ہوگی"۔۔۔

جب ہم ایک دوسرے کے محرم ہوں گے اسنے دل میں وفا سے مخاطب ہوتے کہا اور سرشاری سے مسکرا دیا۔۔۔

نعیمہ بیگم اور ابراہیم صاحب ان سب کو دیری کا احساس دلانے آئے تو اسفندیار کو یوں خوش و خرم دیکھ دونوں کی آنکھیں خوشی سے نم ہوئیں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے۔۔۔

نعیمہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکی نظراتاری اور اسکی پیشانی چوم کر اسے ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا جبکہ ابراہیم صاحب نے اسے گلے لگایا۔۔۔

"برخدا بڑے چمک رہے ہو مت بھولو شادی کے بعد تمام شوہروں کی چچہاہٹ منمنہاٹ میں بدل جاتی ہے"

ابراہیم صاحب نے بڑے خوش گوار موڈ میں اسے چھیڑا تو وہ کھکھلا کر ہنس دیا۔۔۔

"مجھے یہ منمنہاٹ زندگی بھر کے لیے خوشی خوشی قبول ہے"

اسکی بات پر سب کا قہقہہ گونجا تھا۔۔۔

"یہ تو ابھی سے جو رو کا غلام نکلا"

ابراہیم صاحب کی بات پر نعیمہ بیگم نے انہیں ٹھوکا دیا۔۔۔

"جی بلکل اللہ کا شکر ہے اپنے ابا حضور پر گیا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

اسکی ابراہیم صاحب کو بات شہد میں لپیٹ کے مارنے پر ایک بار پھر مہفل کھکھلاہٹوں سے گونج اٹھی جبکہ ابراہیم صاحب نے اپنی کھسیاہٹ دور کرنے کے لیے اسفندیار کا کان کھینچا اور اسکی دہایوں کو عمر نے فوراً کیمرے کی آنکھ میں قید کیا۔۔۔۔۔

وہ سب بے انتہا خوش تھے کہ پرانا اسفندیار لوٹ آیا تھا۔۔۔۔۔

وفا جوں ہی باتھ روم سے باہر نکلی۔ اسکو دیکھ نوری اور عیشیل دنگ رہ گئے تھے۔ اتنی خوبصورتی، اتنی شادابی تھی اسکے چہرے پر کہ وہ دونوں لمحوں کے لیے کھو ہی گئی تھیں۔۔۔۔۔

سفید شارٹ کرتی میں سلور اور گولڈن امتزاج کا کام نفاست سے کیا گیا تھا جو اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا جبکہ ساتھ سفید اور گولڈن شرارے میں وہ ایک دم پرستان کی پری لگ رہی تھی۔ جو راستہ بھٹک جانے پر دنیا میں آگئی ہو۔۔۔۔۔

آنکھوں کی تو بات ہی آج الگ تھی۔ ایسا لگتا تھا نیلی سمندری آنکھوں پر سورج کی کرنیں اتر آئیں ہوں۔ گولڈن آئی میک اپ نے اسکی آنکھوں کو آج کئی گنا سنوار دیا تھا جبکہ ناک میں پہنی بڑی نتھ اسکے مصنوعی سرخ رنگ سے سچے ہونٹوں سے ٹکراتی ہوئی شرارت کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کانوں میں بڑی بڑی بالیاں جیسے چاند کی چاندنی کی طرح جگمگا رہی تھیں اور اسکے ہاتھوں میں کھنکھتی چوڑیاں زندگی سے بھرپور احساس دلاتی تھیں۔۔۔۔۔

وہ مکمل ایک حسن کا پیکر لگ رہی تھی جس پر آج ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔ آتا بھی کیوں نہ آج وہ اپنے سچے پیار اپنے ہونے والے محرم کے لیے سچی تھی۔ جسکی خوبصورتی اسکے انگ انگ سے واضح ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں اسے ایسے ہی دیکھی جاتیں اگر سحر آکر انہیں ہوش نہ دلاتی۔۔۔۔

وفا بھی انکی نظروں سے کنفیوز ہو چکی تھی۔۔۔

"ماشا اللہ میری جان تو آج پریوں کو بھی پیچھے چھوڑ گئی۔ کسی کی نظر نہ لگے تمہیں"

سحر نے اسکی نظر اتارتے اسکی بلائیں لی۔۔۔

چلو لڑکیوں لے کر چلو وفا کو۔۔۔۔

"کدھر نکاح تو یہیں ہے نہ کمرے میں"

سحر کے کہنے پر وفا نے حیرت سے کہا۔۔۔۔

"جی نہیں بنورانی دلہے راجہ کا فرمان ہے کہ وہ اپنی بیگم صاحبہ کہ منہ سے تین دفعہ قبول ہے بزاتِ خود اپنے

کانوں سے سن کر اپنی زندگی کی نوید کا احساس کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو نیچے بلایا جائے"

سحر نے من و عن سے اسفندیار کا پیغام دیتے ہوئے اسے چھیڑا۔۔۔۔

جس پر وفا جھینب کر ہنس دی اور باقی بھی ہنستے ہوئے اسے اطراف سے تھامتے ہوئے نیچے لے جانے

لگیں۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اب نیچے کا منظر کچھ یوں تھا کہ حال کے لاونج کے درمیان سفید پھولوں کا ایک پردہ سجایا گیا تھا جسکے ایک طرف

مرد حضرات تھے تو دوسری طرف خواتین۔۔۔۔

اسفندیار کو دیکھا جائے تو اسکی میچینی عروج پر تھی۔۔۔

"بھائی صاحب صبر کریں کیونکہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے"

Posted On Kitab Nagri

عمر نے اسکی بے تابی پر چوٹ کرتے کہا تو سب قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔۔۔
مگر اسفندیار کے دل کا حال تو وہ خود ہی جانتا تھا جو اپنی شریکِ حیات کو دیکھ کر ہی چین میں آنا تھا۔۔۔
"آگئیں بھابی"

عمر نے شوشتا چھوڑا۔۔۔
"کدھر کدھر"

اسفند کے بوکھلانے پر ایک دفعہ پھر محفل زعفران ہوئی۔۔۔۔۔
جس پر اسفندیار تمللا کر رہ گیا۔۔۔
"آگئیں بھابی"

عمر نے وف کو آتے دیکھ کہا۔۔۔
"جھوٹ مت بولو"

اسفندیار نے سر جھٹک کر کہا۔۔۔
"اس بار سچ میں آگئیں ہے لالے"

www.kitabnagri.com

اسنے اسفندیار کا کندھا جھنجھوڑا جو مولوی صاحب کے نکاح پڑھانے پر ہوش میں آیا اور ہمہ تن گوش ہو کر اس طرف کے بول سننے لگا۔۔۔

"کیا آپ کو اسفندیار خان ولد ابراہیم خان سے سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ نکاح قبول ہے"

مولوی صاحب کے سوال پر اسفندیار کی دھڑکنیں بے تاب ہوئی تھیں۔۔۔۔

اور وفا کی خاموشی پر بے چین۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"قبول ہے"

یہ دو بول سننے تھے کہ اسفندیار کی رگ رگ میں ٹھنڈک اترتی چلی گئی۔۔۔
کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔

"جی قبول ہے"

وفانے آنکھیں میچتے خود کو پر سکون کرتے کہا۔۔۔

"کیا آپ کو قبول ہے"

"قبول ہے"

تا عمر قبول ہے آخری سانس تک باخوشی قبول ہے۔۔۔ یہ اسنے اپنے دل میں کہا تھا اور فوراً دستخط کرتے اپنی
زندگی کے سارے حقوق اسفندیار کے نام کر دیے۔۔۔

کیونکہ اسے یقین تھا یہی تھا اسکا ہمسفر جسکا ساتھ وہ دوسرے جہاں تک چاہتی تھی۔۔۔
ایک آنسو ٹپکا تھا وفا کی آنکھ سے اور یہ تھا شکر کا آنسو اپنے رب کی نعمتوں کا۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس طرف وفانے نکاح قبول کیا تھا تو دوسری طرف مومن جو ڈیرے پر وفا کی تصویر کو دنیا جہاں بھلائے تک رہا
تھا اسکا دل ایک دم بے چین ہونے لگا۔۔۔

"یہ کیسی بے چینی ہے میرا دل کیوں اتنا گھبرا رہا ہے"

اسنے ادھر ادھر ٹہلتے کہا۔۔۔۔

"کہیں گل رخ کو تو کچھ.... نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ ٹھیک ہوگی"

Posted On Kitab Nagri

اسنے اپنے آپ کو تسلی دی لیکن یہ کافی نہیں تھی اسلیے چابی لے کر گاڑی دوڑاتا وفا کے گھر کی طرف گیا۔۔۔
جہاں اسے اندر تو نہیں جانے دیا مگر یوں معلوم ہو رہا تھا کہ اندر تقریب ہے۔۔۔۔
"کچھ بھی ہو جائے گل رخ تمہیں میں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا"۔۔۔۔

وہ دل میں اپنے آپ سے کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔
مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ وہ اب گل رخ نہیں بلکہ وفا اسفندیار خان بن چکی ہے۔۔۔۔
اس کا بویا گیا بیج کیا پھل کھلانے والا تھا یہ تو قدرت ہی جانتی تھی۔۔۔۔

وفا کے نکاح قبول کرنے کے بعد اب مولوی صاحب اسفندیار سے پوچھ رہے تھے کیا آپ کو نکاح قبول ہے۔۔۔

"قبول ہے" اس نے آنکھیں بند کر کے مسرت سے کہا

کیا آپ کو قبول ہے۔۔

"دل و جان سے قبول ہے"

اس نے پھر ایک دفعہ اپنے دل کو کہتے سنا۔۔

جس پر سب مسکراہٹ دبانے لگے۔۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔۔

"نہ صرف اس جہان میں بلکہ اس جہان کے لیے بھی قبول ہے جہاں شریک حیات کا ساتھ ابدی ہو گا"۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفندیار کے آخری کلمات نے سب کو دنگ کر دیا تھا اور اس کے آخری کلمات پر سب طرف گلاب کے پھولوں کی برسات ہوئی تھی جس نے سارے لاونج کو اپنی خوشبو سے معطر کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وفا اس کے آخری وعدے میں کھوئی ہوئی تھی چونکی تو وہ تب جب اسفندیار درمیان سے پھولوں کا پردہ ہٹا کر اس کی طرف آیا اور اسے دونوں کندھوں سے تھام کر سامنے کھڑا کیا۔۔۔۔۔

اسفندیار نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے لب اس کی پیشانی پر رکھے اور اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے معطر کیا اس کی اس حرکت پر سب نے ہوٹنگ شروع کر دی۔۔۔۔۔

جبکہ وفا کو شرم سے کہیں چھپنے کی جگہ نہ ملی تو اس نے اسفندیار کے سینے کو ہی اپنی پناہ گاہ سمجھتے اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا۔۔۔۔۔

جسے فوراً عیشیل نے اپنے فون کے کیمرے میں قید کیا۔۔۔۔۔

نکاح کے بعد وفا اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑی اپنے آپ کو تنگ رہی تھی اور اب اپنی نئی زندگی سے پچھلی زندگی کا موازنہ کر رہی تھی کہ کسی کے گلا کھنکارنے کی آواز پر پیچھے مڑی۔۔۔۔۔

"اسفندیار تم" اس کے منہ سے حیرت سے بس یہی نکلا۔۔۔۔۔

"جی میں ماہ بدولت"

اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے کہا تو وہ فوراً تیز قدموں سے اس کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا فوراً باہر جائیں"

وفانے اس کے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ابھی مجھے تمہیں چھو کر یقین تو کر لینے دو کہ تم سچ میں حقیقت ہو میرا کوئی خواب نہیں"
اس نے سرگوشی میں کہتے ایک جھٹکے سے وفا کو کمر سے پکڑتے اپنے سینے سے لگاتے کہا۔۔۔
جبکہ اسکی سرکتی انگلیوں کو اوپر کی جانب بڑھتے دیکھ وفا کی جان لبوں پر آئی تھی۔۔۔۔

"اسفند"

اسفندیار کی انگلیوں کی گستاخیاں محسوس کرتے وفا کے منہ سے کپکپاتے ہوئے اسکا نام نکلاتھا۔۔۔
اسفند کی انگلیاں سرکتے سرکتے اسکے چہرے سے ہوتی اسکی نیلی زندگی سے بھرپور آنکھوں پر ٹھہر چکی
تھیں۔۔۔۔

"یہ آنکھیں جن پر میں پہلے دن ہی اپنا دل وار بیٹھا تھا۔ جنہیں دیکھ میں ایک دن بھی انکو یاد کیے بغیر سونہ پایا۔
مجھے زندگی کا احساس دلاتی ہیں تمہاری یہ خوبصورت آنکھیں۔ ان میں اپنا عکس دیکھنے کی کتنی چاہ تھی مجھے۔ مگر
پھر یہ زندگی سے روشن آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی اور اسکے ساتھ جڑی میری ہنسی بھی"
اسفندیار نے کھوئے لہجے میں کہا وفا نے دونوں ہاتھوں سے اسکے ہاتھ تھام لیے۔۔۔۔

"مگر آج ان آنکھوں پر اور ان میں نظر آتے عکس پر میرا پورا حق ہے۔ جنہیں دیکھ آج میں بن پیسے بہک رہا
ہوں۔۔۔"

اسنے محبت اور جزبات سے لبریز لہجے میں کہتے اسکی دونوں آنکھوں پر باری باری اپنے لب رکھے اور کئی دیروہیں
رکا رہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا کانپ سی گئی تھی اسکی اتنی قربت پر کہاں دیکھا تھا اسکا یہ روپ۔۔۔۔۔

اسفندیار نے اسکی آنکھوں سے لب ہٹائے تو نظر بڑی سی نتھ کے ہالے پر گئی۔۔۔۔۔

"مجھے آج یہ میری رقیب معلوم ہو رہی ہے جو بڑے استحقاق سے تمہارے لبوں کو چھو رہی ہے جنگی زماہٹ کو جرب کرنے کا حق صرف میرا ہے"۔۔۔۔۔

اسفندیار نے وفا کے سرخ رنگ سے سچے لبوں کو انگوٹھے سے سہلاتے کہا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وفا اسکے اتنی بے باکی پر اسکے قدموں میں ڈھیر ہوتی وہ پوری شدت سے اسکے سرخ لبوں پر جھکا تھا اور ان پر اپنی نئی داستان رقم کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وفا کی ساری جان اسکے لبوں میں آٹکی تھی۔۔۔۔۔ اسنے کس کے اسفندیار کے کرتے کو جکڑا۔۔۔۔۔ اگر اسفندیار نے اسے کمر سے نہ تھام رکھا ہوتا تو وہ یقیناً زمین بوس ہوئی ہوتی۔۔۔۔۔

کتنے لمحے بیت گئے دونوں ہی اس بات سے انجان تھے کیونکہ دونوں ہی مکمل طور پر ایک دوسرے میں کھو چکے تھے دنیا جہاں کی خبر بھلائے جنہیں صرف ایک دوسرے سے غرض تھا۔۔۔۔۔

اب اور سانس لینا وفا کے لیے دو بھر تھا۔ اسفندیار اسکا خیال کرتا آہستہ سے پیچھے ہٹا تو دونوں بھگے لبوں سے گہرے سانس بھرتے ایک دوسرے سے سرٹکا گئے۔۔۔۔۔

وفا کا چہرہ تو یوں سرخ تھا جیسے کسی نے سرخ رنگ پھینک دیا ہو۔۔۔۔۔

"کتنی چاہ تھی مجھے تمہیں اپنے رنگ میں رنگنے کی لیکن پہلے یہ حق حاصل نہیں تھا جو آج محرم بن کر ملا اور دیکھو آج تمہارے چہرے پر میری قربت کے رنگ کتنے حسین لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اسفندیار نے بو جھل سے لہجے میں کہتے فون نکال کر فوراً کھٹا کھٹ دوچار تصویریں وفا کے ساتھ اسی بکھری حالت میں لے لیں جس کے چہرے پر اسفند کی محبت کے رنگ تھے۔۔۔۔
وفاتو ہڑ بڑا کر رہ گئی۔۔۔۔

"اسفند"

اسنے منمناتے لہجے میں کہا۔۔۔۔

"جی جانِ اسفندیار ایسے مت پکارو ورنہ پھر ان لبوں کو انعام کے طور پر اپنی دسترس میں لے لوں گا۔۔۔

اسفندیار نے اس سے پیار سے سر ٹکراتے کہا تو وہ فٹا فٹ اسکے گریبان میں منہ چھپا گئی۔۔۔

"واہ بھئی ہم سے چھپ کر ہم میں ہی پناہ لے رہی ہیں آپ باخدا کہیں ہم آپ کی اس ادا پر بہک کر آج ہی نہ رختی کرالیں..."

اسکے اتنے بے باک اظہار پر وفا کی بولتی ایسی بند ہوئی تھی کہ اسفند کا قہقہہ اسکی حالت پر پورے کمرے میں گونج اٹھا۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وفانے اسے گھورتے ہوئے مکوں کی برسات کر دی۔۔۔۔

اور پلٹ کر جانے لگی جب اسفندیار نے اسکا ہاتھ کھینچا جسکے کے باعث اسکی کمر جھٹکے سے اسفندیار کے سینے سے ٹکرائی جس پر دونوں کے دل بے ساختہ دھڑک اٹھے۔۔۔۔

بڑا میٹھا سا احساس تھا ایک دوسرے کی تیزی سے دھڑکتی ہوئی دھڑکنوں کو سننا جو آپ کے محبوب کے ہی نام کا راگ الاپ رہی ہوں۔۔۔۔

"کدھر چلی"

Posted On Kitab Nagri

اسفندیار نے وفا کے جوڑے کو آہستہ سے کھولتے کہا جسکے باعث اسکے لمبے بال کسی آبشار کی طرح کمر پر بکھر گئے

اسفندیار نے اسکے بالوں میں منہ گھساتے ایک گہرا سانس کھنچا اور انکی خوشبو کو اندر اتارا۔۔۔

وفا کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔۔۔

اسفندیار نے آہستہ سے اسکی گردن سے بال ہٹاتے اسکی گردن پر اپنے سلگتے لب رکھے۔۔۔۔ جس پر وفا جی جان

سے کانپ گئی۔۔۔

اسکے لب گردش کرتے وفا کے نیم عریاں کندھے تک آپہنچے تھے۔۔۔۔

وفانے کس کمر مٹھیاں بھینچیں۔۔۔۔

اسفندیار تو اس پیاسے کی طرح خود کو سیراب کر رہا تھا جیسے آج ہی صحرا سے لوٹ کر پیاس بجھا رہا ہو جو مٹ ہی

نہیں رہی تھی۔۔۔۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کرنا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

وہ لوگ ایسے ہی ایک دوسرے میں کھوئے رہتے اور اسفند اسکی جان پر بنائی رکھتا اگر دروازہ نہ کھلتا۔۔۔

"ارے دلہے میاں باہر کا رخ کرو تم تو آج ہی رخصتی کے چکروں میں ہو۔ ملاقات کا وقت ختم ہوا۔۔۔"

عیشل نے شرارت سے اسفندیار کو تنگ کیا۔۔۔

عیشل کی آواز نے دونوں کو حال میں لایٹھا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

اور اسفندیار نے بمشکل ہی اپنے منہ زور جزبات پر بندھ باندھا تھا۔۔۔

اور وفا کی بکھری حالت کو گہری نظروں سے دیکھا۔۔۔

"کچھ دن میں آؤں گا تم کو تمہی سے چرانے اور تم دل سے اجازت دوگی میری جان"

اسفندیار نے اسے ماتھے پر لب رکھتے کہا اور باہر کھڑی عیشیل اور نوری سے پہلو بچا تا باہر چلا گیا جبکہ انکی شرارتی

نظروں نے وفا کو شتر مندہ کر دیا تھا کہ وہ ہنس کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج اسفند بولا تھا اور وفاسن رہی تھی۔ چاہے جانے کا احساس کتنا دلکش ہوتا ہے اسنے یہ اسفند یار سے جانا تھا۔۔۔۔۔

ہسپتال میں ونٹیلیٹر پر لیٹے اجالا کے وجود میں ہلچل ہوئی تھی۔ پہلے انگلیوں میں پھر پلکیں کپکپائی تھیں اور آہستہ آہستہ اسنے آنکھیں کھولنا شروع کی تھیں۔

جبکہ دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھیں۔ ہسپتال کی سفید درود یوار دیکھ کر سمجھ نہ سکی کہ وہ یہاں کیوں ہے۔ جبکہ نرس جو اسے چیک کرنے آئی تھی۔ اسکی بگڑی حالت اور اسے ہوش میں دیکھ کر باہر ڈاکٹر کو بلانے لپکی

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر نے آکر اسے چیک کیا اور سکون آوار انجیکشن دیا تھا۔ خان حویلی میں اجالا کے ہوش میں آنے کی خبر سن کر سب میں بجلی بھر گئی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک ساتھ آگے پیچھے کئی گاڑیاں نکلی تھی ہسپتال کی طرف۔۔۔۔۔

اجالا سے کوئی سوال جواب نہیں کیا گیا تھا اور مومن کے کہنے پر اس قصے کو وہیں ختم کر دیا گیا تھا۔ جبکہ اسفند یار اسے دیکھ کر رہ گیا۔ جسنے اپنی بہن کو بغیر کسی سوال کے معاف کر دیا تھا وہ اپنی محبت کو معاف کیوں نہ کر سکا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفندیار کم ہی اس جگہ پر ہوتا تھا جہاں مومن آجاتا وہاں سے نکل جاتا تھا۔ یہ بات سب جانتے تھے۔ آج کل حویلی میں اسفندیار کی شادی کی تیاریاں اچانک شروع ہوئی تھیں اور سب سمجھ نہ سکے کہ نعیمہ بیگم نے اتنی جلدی بغیر انہیں بتائے بہو ڈھونڈ کیسے لی۔۔۔۔

شادی کی تیاریوں میں عیشل پیش پیش تھی۔ جبکہ مومن اسکو دیکھ سوچ رہا تھا کہ اگر اسفند عیشل سے پیار نہیں کرتا تھا تو کس سے کرتا تھا۔ اگر عیشل سے شادی نہیں کی تو وہ کون خوش نصیب ہے جو اسکی زندگی میں داخل ہونے جا رہی تھی۔

آج کل مومن انہیں سوچوں میں گم تھا۔۔۔۔
بھولے سے بھی اسکے ذہن میں وفا کا خیال نہیں آیا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جسکو وہ خوش نصیب کہہ رہا تھا وہ اسکی اپنی ہی سابقہ بیوی تھی۔۔۔۔

نعیمہ تم نے تو چٹ منگنی پٹ بیاہر چانے کی سوچی۔ ہم سے لڑکی کا مشورہ تک نہیں لیا اور کل مہندی آپہنچی ہے۔
نعیمہ بیگم جو اپنے پورشن کو پیلے اور سفید پھولوں سے سجوا رہی تھیں شہناز بیگم اور نائلہ بیگم کی بات پر ٹھٹھک کر رکیں۔۔۔۔

"معاف کرنا شہناز مگر تم نے بھی وفایا شازیہ کی بارے میں مجھ سے کوئی رائے نہیں لی تھی تو پھر میں کیسے لے لیتی اور ویسے بھی میرے اسفندیار کی پسند کوئی گئی گزری نہیں بلکہ وہ بہت اعلیٰ خاندان کی لڑکی ہے، نہایت سگھڑ، اچھے پہنے اوڑھنے کا ڈھنگ، بات کرنے کا سلیقہ یہاں تک کہ میں یقین سے کہہ سکتی ہوں میرا اسفندیار خوش نصیب ہے جسے اس لڑکی جیسا گوہر نایاب ملا ہے۔ وہ دونوں ایک ساتھ ہی چچیں گے"

Posted On Kitab Nagri

"جبکہ شازیہ نے تو تمہاری کبھی مدد ہی نہیں کی کسی کام میں۔ میرا نہیں خیال کہ اسنے کچن کے اندر جھانک کر بھی دیکھا ہو"

نعیمہ بیگم نے بھی طنز کے تیر چلائے تھے اور وفا کی اتنی تعریفیں کی کہ وہ دونوں شازیہ کی حد حرامی کا سن کر شرمندہ ہو گئیں بات تو سچ ہی تھی۔۔۔

جبکہ نعیمہ کی بہو کی تعریفیں سن کر ان کے بھی دل میں اسے دیکھنے کا تجسس چھا گیا تھا جو شادی والے دن ان پر ہم کی طرح گرنا تھا۔۔۔

مہندی کا دن بھی آپہنچا تھا۔ سب اسفندیار کو مہندی لگا رہے تھے جبکہ وہ ہنس ہنس کر سب سے مہندی لگوار ہا تھا۔ اسکے چہرے سے اسکی اندرونی خوشی واضح ہو رہی تھی۔

شازیہ جو اسکو یوں خوش دیکھ رہی تھی اور اپنے ہونے والی بیوی کی اتنی تعریفیں کرتی سن رہی تھی جل کر رہ گئی جو اسے بھی کبھی کبھی طعنے کے لپیٹ میں لے لیتا تھا۔۔۔

"اسفند ایسے بھی کیا گوہر جڑے ہیں تمہاری بیوی میں جسے تم اتنا چھپا کر رکھ رہے ہو نہ نام بتا رہے ہو کہیں دیکھنے کے قابل ہی تو نہیں وہ جسے تم دکھا نہیں رہے"

شازیہ بھی آخر کب تک برداشت کرتی جلی کٹی سناہی ڈالی تھی اسنے۔ اسکی بات پر حال میں ایک دم خاموشی چھا گئی تھی۔ جبکہ اسفندیار کی مسکراہٹ میں زرہ برابر بھی کمی نہ آئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نایاب چیزیں ہمیشہ چھپا کر رکھی جاتی ہیں تاکہ انکو کسی کی کالی نظر نہ لگے اور رہی بات دیکھنے کے قابل کی تو فکر مت کریں شادی کے دن اسکی خوبصورتی کو دیکھ کر سب سے بڑا صدمہ آپ کو ہی لگنے والا ہے آئی ایم ڈیم شیور بھابھی"

اسنے شروع میں شریر انداز میں کہہ کر آخر میں بھابی کھینچ کر کہا تو وہ پیرٹھ کر رہ گئی۔۔۔
اسفندیار نے سیدھا سیدھا اسے کالی نظر کہا تھا اور کسی نے اسکو کچھ کہا بھی نہیں۔۔۔
"دیکھتے ہیں"

اسنے جل کر کہا جس پر اسفندیار کندھے اچکا کر رہ گیا۔۔۔
اس سے پہلے کے مومن اسے ابٹن لگاتا اسفند نے عمر کو خفیف سا اشارہ کیا جس پر حال کی تمام لائٹس دو منٹ کے لیے بند ہو گئیں اور جوں ہی لائٹ آن ہوئی اسفند اپنی جگہ سے غائب تھا۔۔۔
"ارے اسفندیار کہاں گیا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب پریشان ہوا اٹھے۔۔۔
"ارے وہ تو گئے"

عمر نے سر مارتے کہا۔۔۔

"کہاں"

سب نے اکٹھے پوچھا۔۔۔

"بھابھی کو ابٹن لگانے"

وہ یہ کہتے ہی باہر کو بھاگ گیا تاکہ باقی سب اسکی درگت نہ بنادیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ عیشیل دانت پیس کر رہ گئی جسے اسفند بغیر لیے ہی چلا گیا تھا وہ بھی سب سے نظریں بچاتی وفا کے گھر کو نکل گئی تھی۔۔۔۔

وفا کے گھر کی بات کی جائے تو وہاں محفل جوش و خروش سے جاری تھی وفا کے ہاتھوں پر مہندی لگ رہی تھی۔ جبکہ پاس ہی لڑکیاں ڈھولکی بجا رہی تھیں۔۔۔
زریاب نے کسی کو بھی وفا کے چہرے پر ابٹن لگانے سے منع کیا تھا جسکی وجہ سب سمجھنے سے قاصر تھے جب ایک من چلی بولی۔۔۔

"کیا بات ہے بھئی کہیں اپنے سیاں جی کا انتظار تو نہیں کہ وہ آئیں اور ابٹن لگائیں۔"
اسکی بات پر سب لڑکیوں نے زور و شور سے تصدیق کی تھی۔۔۔
جبکہ وفا کو کہیں چھپنے کی جگہ نہ ملی۔۔۔

"تو اپ بلا لیں مگر افسوس جی جی تو آنے سے رہے انکی تو خود کی مہندی ہے ہماری دلہن کو ایسے ہی کام چلانا پڑے گا۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

ایک اور لڑکی نے اچانک سر پر ہاتھ مار کر کہا۔۔۔
"ارے ایسا کہاں ممکن ہے ہماری دلہن بلائے اور ہم جان ہتھیلی پر رکھ کر نہ آئیں ایسا ہو سکتا ہے بھلا"
اسفندیار کے ایک دم محفل میں نمودار ہو کر شریر لہجے میں پوچھنے پر لڑکیاں ہڑبڑا اٹھیں۔۔۔

"اوووو جیجو یہاں کیسے یہاں لڑکوں کا آنا منع ہے"
لڑکیوں نے زور و شور سے اسکے آنے کی نفی کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"جی ہاں پر اے لڑکوں کا مگر دلہے پر یہ حد لازم نہیں ہوتی اسنے وفا کے قریب پہنچ کر اسے اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کرتے کہا۔۔۔۔۔"

جس پر پھر ایک بار زور و شور سے ہونٹنگ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے اسنے سب کے سامنے اپنے گالوں پر لگے ابٹن کو وفا کے گال سے اپنا گال ٹکراتے اسے چہرے پر اپنے چہرے سے ابٹن لگایا۔۔۔۔۔

جس پر ایک دفعہ پھر محفل میں تالیاں اور قہقہے گونج اٹھے۔۔۔۔۔
"وارہ رے مولا ہماری ایسی قسمت کہاں"

سحر نے شریر لہجے میں انکو چھیڑا جس پر دونوں جھینپ گئے۔۔۔۔۔

لیکن سحر ہڑبڑائی تو تب جب پیچھے سے دو ہاتھوں نے اسکی دونوں گال پر بھر کر ابٹن لگائی اور وہ نہ نہ کرتی رہ گئی جب اسنے پلٹ کر دیکھا تو زریاب کو دیکھ کر گھورتی رہ گئی۔۔۔۔۔

"کیوں بیگم ہم ہیں تو کیا غم ہے ہم آپ کی ساری خواہشیں پوری کریں گے"

زریاب نے اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تو لڑکیوں کی شریر نظریں خود پر دیکھتی وہ شرما کر بھاگ گئی۔۔۔۔۔

جبکہ وفا ابھی تک اسفند کو حیرت سے دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اسے اندر آنے کسنے دیا جبکہ اسفند نے اسکی سوچ پڑھ کر اسے آنکھ مارتے زریاب کی طرف اشارہ کیا جسنے انکے دیکھنے پر تھمبزاپ کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔
وفا اسکی حرکت پر ہڑبڑا کر رہ گئی اور اسے گھور کر دیکھا جبکہ زریاب کو اسفند کے ساتھ ملے دیکھ وہ تاصف سے سر ہلا گئی کہ انکا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر عیشیل کے آنے اور محفل میں رنگ جمانے پر سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔۔۔۔۔
یوں مہندی کا اختتام خوبصورت انداز میں ہوا۔ اسفند نے بہت کوشش کی کہ وہ وفا سے اکیلے میں مل سکے مگر
عیشیل نے اسکی سب کوششوں پر بالٹی بھر کر پانی پھیر دیا۔۔۔۔۔
وفا اسفند کے تلملانے پر قہقہہ لگا کر رہ گئی جبکہ اسفند نے منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے وارن کیا۔۔۔۔۔
"کل آنا تو میرے پاس ہی ہے بچو"۔۔۔۔۔

اور یوں وہ بنا ملے ہی حویلی واپس لوٹ آیا تھا جہاں سب کی ڈانٹ نے اسکا استقبال کیا جو اکیلے ہی دلہن کے ساتھ
رسم کر آیا تھا جس پر وہ کھسیا کر رہ گیا اور آنے والے کل کے بارے میں سوچنے لگا جو بہت خوشگوار تھا۔۔۔۔۔

شادی کا دن آپہنچا تھا جسکا انتظار اسفندیار نے برسوں سے کیا تھا۔ آج اسکے دل کی دھڑکن اسکی زندگی اسکے گھر
اسکے کمرے میں شریک حیات کی حیثیت سے آرہی تھی۔۔۔۔۔
اسفندیار ایک ایک پل گن رہا تھا اور خود سے عہد کر رہا تھا کہ وفا کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے گا۔ مگر ابھی
ایک آزمائش باقی تھی۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ لوگ انہیں الگ کر پاتے ہیں یا اسفند اور وفا بنیں گے ایک دوسرے
کی طاقت۔۔۔۔۔

نعیمہ بیگم کمرے میں آئیں تھیں اور اسفندیار کو بلیک شیر وانی پر مہرون کلا پہنے دیکھ اسکی نظر اتاری۔۔۔۔۔
"ماشا اللہ بہت خوب رو لگ رہا ہے میرا بیٹا۔ اللہ تمہیں ہمیشہ ایسا ہی رکھے"
انہوں نے دل سے اسے دعا دی جس پر وہ مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر خان حویلی کا قافلہ نکلا تھا میرج حال کی طرف۔ جس میں ڈھول پر بھنگڑا ڈالتے ہوئے عمر پیش پیش تھا۔۔۔۔۔

بارات پہنچ چکی تھی۔ دلہے کو سیٹج پر بٹھایا جا چکا تھا اب انتظار تھا تو بس دلہن کا۔۔۔۔۔
"دلہن کی ماں کہاں ہے نعیمہ بھابھی"
نائلہ بیگم کا تجسس عروج پر تھا۔۔۔

بس آرہی ہوں گی۔۔۔ نعیمہ بیگم نے انہیں دلا سے دیا وہ جانتی تھیں سب سے بڑا جھٹکا انہیں لگنے والا تھا۔
ثاقب صاحب طاہر صاحب کو یہاں دیکھ حیرت کا شکار ہوئے تھے جبکہ طاہر صاحب نے یوں ظاہر کیا جیسے انہیں
دیکھا ہی نہ ہو جبکہ اسفند اور ابراہیم صاحب سے وہ خوش دلی سے ملے تھے۔۔۔۔۔
مومن جو سیٹج پر جا رہا تھا سحر کو وہاں دیکھ کر ٹھٹکا۔۔۔۔۔

بھلا سحر کا یہاں کیا کام۔ لیکن جب دلہن کے آنے کا شور اٹھا تو اسکا سر مکینکی انداز میں پیچھے مڑا جہاں دلہن اپنے
بھائی کے بازو میں ہاتھ ڈالے سہج سہج کر آرہی تھی۔ جسے دیکھ سب کو ہی حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔
لیکن مومن، مومن تو سناٹوں کی زد میں آگیا تھا۔ وفا کو دلہن کے روپ میں دیکھ کر۔۔۔۔۔
آج اسے اپنے خسارے کا شدت سے احساس ہوا تھا کہ اسنے کیا کھویا کیا پایا تھا۔ دل کے پہلو میں درد کی ایک
شدید لہر اٹھی تھی اور منظر دھندلا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وفا کو برائڈل روم پہنچا دیا گیا تھا۔ جہاں زریاب اور اسکی والدہ پہلے سے موجود تھے۔ دونوں کے منہ سے بے
ساختہ ماشاء اللہ نکلا تھا وفا لگ کی اتنی خوبصورت رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اناری سرخ عروسی لہنگا بالوں میں مانگ ٹیکا سجا کر سر پر کام سے بھر اد پٹا خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔
آج تو اس پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔ میک اپ نے اس کے تیکھے نین نقش کو اور ابھار دیا تھا کہ کوئی بھی آسانی سے
گھائل ہو جاتا۔

اس کی مسکراہٹ آج دل موہ لینے والی لگ رہی تھی۔۔۔۔

آج بھی اس نے چاند کے ہالے کی مانند سونے کی نتھ پہنی تھی جو اسکی خوبصورت کو چار چاند لگا رہی تھی۔
جبکہ گلے میں نو لکھا ہار پہنایا گیا تھا۔

صائمہ بیگم نے فوراً اسکی گردن کے پیچھے نظر کا ٹیکا لگایا کہ کہیں اسے کوئی بری نظر نہ لگ جائے۔۔۔
وفا کا دلہنہ روپ دیکھ زریاب کی آنکھیں ایک دم نم ہوئیں تھیں۔ آج اسکی بہن پرانی ہونے جارہی تھی مگر اس بار
اسے یقین تھا کہ وہ محفوظ ہاتھوں میں جارہی ہے۔

وفا ایک دم آگے بڑھ کر زریاب کے گلے لگی۔ اسکا دل گھبرا رہا تھا اور وہ زریاب کے گلے لگی اپنا ڈر دور کر رہی
تھی۔

زریاب نے اسے سر پر پیار دیا اور اسکو باہر لے جانے کے لیے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔ دونوں جانتے تھے باہر
کن حالات کا سامنا کرنا پڑنا تھا۔ اس لیے زریاب نے وفا کو (میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں) والی نظروں
سے دیکھا تو وفانے گہرا سانس لے کر خود کو باہر جانے کے لیے تیار کیا۔

وفانے زریاب کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے چہرے پر بڑی سی مسکان سجائے قدم باہر بڑھائے۔ جہاں سب اسے
حیرت میں گھرے دیکھ رہے تھے۔ مومن کے پاس سے گزرتے اسنے یوں اسے نظر انداز کیا جیسے دیکھا ہی نہ

ہو۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور سامنے اپنے ہمسفر پر نظر پڑتے ہی وہ ہر چیز بھول گئی تھی۔ بس یاد تھی تو اسکے ہمسفر کی دلکش مسکراہٹ جو اپنا ہاتھ پھیلائے اسکا منتظر تھا۔ وفا آج بڑی شان سے اپنے جان سے عزیز بھائی کی ہمراہی میں اسفندیار اپنے شریک حیات کی طرف قدم بڑھا رہی تھی۔ آج اسکے دل میں کسی چیز کا ڈرنہ تھا۔ اسکا ایک ایک قدم اسے اسکے روشن مستقبل کے قریب لے جا رہا تھا جسکی اسنے کبھی مومن کے ساتھ خواہش کی تھی مگر قبول اسفند کے ساتھ ہوئی تھی اور اس بات کی وفا کو زیادہ خوشی تھی۔۔۔

بے شک ہمارا رب ہمیں بہتر کی بجائے بہترین سے نوازتا ہے۔ اسکا آج وفا کو یقین ہو چلا تھا۔ اسکے قدم سیٹج کے قریب آر کے تھے۔۔۔۔۔

اسفندیار جو بے تابی سے وفا کا انتظار کر رہا تھا۔ وفا کو زیبا کا ہاتھ تھامے سہج سہج کر آتے دیکھ اسکی سانسیں رکی تھیں۔۔۔۔

اسنے دیارِ غیر میں بیش بہا حسن دیکھا تھا مگر جو حسن وہ آج دیکھ رہا تھا وہ ان سب پر بھاری تھا۔۔۔۔۔
اسے سرخ رنگ میں دیکھ اسفند کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔ اسکا دل کیا کہ زمانے کی پرواہ کیے بغیر اسے کہیں چھپا کر لے جائے۔ جہاں صرف وہ دونوں ہوں۔۔۔۔

اسکے سرخ لب دیکھ اسفند کو اپنا گلا سوکھتا ہوا محسوس ہوا۔ اسکی پیاس شدت اختیار کر گئی تھی جو شاید انکی نرمی محسوس کر کے ہی مٹی تھی۔

اسنے فوراً نظریں ہٹائیں مگر لمحے کی دیر میں نظریں پھر اس پری پیکر کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کبخت دل اسکو پانے کی چاہ میں تڑپ رہا تھا۔ وہ لاکھ پہر اٹھا رہا تھا مگر دل ڈھول کی طرح سینے میں بج رہا تھا۔
ایک طرف اسے پانے کی خوشی تھی تو دوسری طرف وقت گزرنے کی بے چینی۔۔۔۔
کب یہ ظالم وقت ختم ہو اور وہ اسکی دسترس میں ہو۔۔۔۔۔

وفا کو سٹیج کے قریب رکنا دیکھ وہ بغیر کسی کی پرواہ کیے نیچے اتر اور اسکی طرف ہاتھ پھیلا یا۔۔۔۔
اسکا پھیلا ہاتھ دیکھ کر وفانے اپنا کپکپاتا ہاتھ اسکی چوڑی ہتھیلی پر رکھ دیا جو اسکے ہاتھ میں چھپ سا گیا تھا۔۔۔۔
اسفند نے فوراً جھکتے اسکے نرم و نازک ہتھیلی پر اپنے سلگتے لب رکھے۔۔۔۔
سب کی موجودگی میں اسکی اتنی بے باکی پر وہ جی جان سے کانپ گئی۔۔۔۔۔
سب نے اسفندیار کی اس شوخ حرکت پر زور و شور سے تالیاں بجائیں اور ہوٹنگ کی۔۔۔۔۔
اسفندیار نے مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھامتے اسے اپنے سنگ سٹیج پر چڑھایا۔ اسکا بس چلتا تو وہ اسے باہوں میں اٹھا
لیتا۔ مگر جانتا تھا اس حرکت پر وفا اسے بغیر دلے ہونے کا لہاظ کیے گنجا کر سکتی ہے۔ اس لیے شرافت کا مظاہرہ
کیا مگر۔۔۔۔

فوٹو شوٹ میں اسنے تمام کسرنکالی تھی۔ کبھی کمر پر ہاتھ رکھتا قریب کھینچ لیتا تو کبھی ایسے پوز بناتا کہ ادی جان پر
بن آتی۔۔۔۔

آج اسکی انگلیوں کی گستاخیاں عروج پر تھیں۔ جس نے وفا کو بوکھلائے رکھا تھا اور ستم تو یہ تھا کہ وہ اسے گھور بھی
نہیں پار ہی تھی۔ اگر کبھی گھور کر دیکھ بھی لیتی تو وہ آگے سے آنکھ مار کر اسے نظریں جھکانے پر مجبور کر
دیتا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے جیسے ہی اسکی پیشانی پر لب رکھے۔ فیمیل فوٹو گرافر نے کلک کی آواز سے اس خوبصورت منظر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کیمرے کی آنکھ میں قید کر لیا۔
انہیں دیکھ کئی لوگوں کے دل سلگ رہے تھے جن میں شازیہ پیش پیش تھی۔۔۔

سحر تاسف سے مومن کو دیکھ رہی تھی جو دھندلائی آنکھوں سے وفا کو اسفندیار کے نزدیک جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔
سحر کا دل اسکے لیے دکھ رہا تھا جو بھی تھا وہ بھائی تجا مٹھا اسکا مگر جو اسنے بویا تھا آج وہ وہی کاٹ رہا تھا۔۔۔
"کیا ہوا لاہ دل سلگ رہا ہے آپ کا، درد ہو رہا ہے۔۔۔ چچ چچ کیا آپ نے سوچا ہے کہ کبھی ایسا ہی درد وفا کو بھی ہوا ہو گا۔۔۔ جب اپنے اسکے سامنے کسی اور کو اپنایا تھا۔ ابھی وفا آپ کی محرم نہیں تو آپ کو اتنا دکھ ہو رہا ہے۔۔۔"

مگر ستم تو یہ تھا کہ جب آپ نے شازیہ سے شادی کی تب وہ آپ کی محرم تھی مگر آپ نے اس پر رحم نہ کیا۔۔۔
تو دیکھیں آج خدا نے بھی آپ پر رحم نہ کیا۔ کہا تھا نہ میں نے کہ اتنا ظلم کریں جتنا خود سہ سکیں اور دیکھیں آج
اپ تنہا رہ گئے کوئی نہیں ہے آپ کے پاس نہ آپ کا دوست نہ آپ کی محبت
سحر کی باتیں مومن کے دل میں زہریلے تیر کی طرح پیوست ہوئی تھیں۔۔۔
وہ تو یہ کہتی چلی گئی مگر مومن سمجھل نہ سکا۔۔۔

"نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میری گل رخ مجھے چھوڑ کر کسی اور کو نہیں چاہ سکتی۔ وہ تو صرف میری ہے۔ مجھ سے
محبت کرتی ہے تو پھر وہ اسفند سے شادی کیسے کر سکتی ہے"

اسکا دل سلگ کر ریزہ ریزہ ہو رہا تھا۔ محبت تو کب کی سلگ گئی تھی۔ مگر محبت کو سلگانے والا بھی وہی تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسکو لگا اسکے گرد آکسیجن ختم ہو گئی ہے اسنے کرتے کے بٹن کھولے اور کھینچ کھینچ کر سانس لینے لگا۔۔۔
اسفندیار کو یوں وفا کے ہاتھ کو یوں لبوں سے چھوتے دیکھ اسے لگا کہ کسی نے اسکا سینہ چھلنی کر دیا ہو۔ اسے لگا وفا
اس سے بے وفائی کر رہی ہے۔ مگر وہ یہ بھول بیٹھا تھا کہ بے وفائی کا مرتکب تو وہ خود ٹھہرا تھا۔
وہ خود اپنی محبت کا قاتل تھا مگر قصور وار وفا کو سمجھ رہا تھا نادان۔۔۔۔
اس سے یہ سب دیکھانہ گیا تو وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔
اسکے ذہن میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

سب سے زیادہ جلن کا شکار تو اس وقت شازیہ ہو رہی تھی جو وفا کو وہاں برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔ اسکا بس
نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسکو بھسم کر دیتی۔۔۔
"اماں یہ سب کیا ہے وفا کیسے آگئی دوبارہ"

اسنے عصمت بیگم پر چلاتے کہا۔۔۔
"مجھے تو خود کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ نعیمہ بھابھی نے کونسی گیم کھیلی ہے ہمارے ساتھ"
وہ تو خود ہونکوں کی طرح سارا منظر دیکھ رہی تھیں جو ناقابل یقین تھا۔۔۔

"اماں میں بتا رہی ہوں حویلی کی مالکن صرف میں ہوں اگر اس وفانے بچ میں ٹانگ اڑائی تو میں اسے زندہ نہیں
چھوڑوں گی"

اسنے سرخ ہوتی آنکھوں میں نفرت لیے کہا۔۔۔
تو عصمت بیگم اسکے عزائم سن ڈر گئیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا کہ رہی ہو"

انہوں نے بے یقینی سے کہا۔۔۔

"سچ کہ رہی ہوں اچھا ہوا یہ خود چل کر جال میں آگئی۔ اب اسے رستے سے ہٹانے میں کوئی مشکل نہیں آئے گی۔۔۔"

اسنے اپنے خطرناک ارادے سے انہیں آگاہ کیا اور وہاں سے ہٹتی چلی گئی۔
اب اسکی نفرت کیارنگ لانے والی تھی۔ یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔ جو کبھی ایک سا نہیں رہتا۔۔۔

اجالا حسد بھری نظروں سے زریاب اور سحر کو دیکھ رہی تھی۔ وہ جو قاسم کو زریاب سمجھ کر اپنی عزت لٹوا بیٹھی تھی۔ اسکی عقل ابھی بھی نہ کھلی تھی۔

زریاب کو دیکھ اسکے دل میں ایک بار پھر اسے پانے کی چاہ انگڑائی لے کر اٹھی۔۔۔

"زریاب صرف میرا ہے صرف اور صرف میرا۔ میں کبھی اسے تمہارا نہیں ہوں گی سحر۔ بے شک اسکے لیے مجھے تمہیں رستے سے ہی کیوں نہ ہٹانا پڑے۔ مجھے زریاب کی دوسری بیوی بننا بھی منظور ہے"

وہ ناپاک ارادے لیے ایک بار پھر انکی زندگی تباہ کرنے کے لیے تیار تھی۔

ایک بار پھر انکی زندگی آندھیوں کی زد میں آنے والی تھی مگر اس بار وفاتیار تھی۔

اسفندیار نے زرا دیر کے لیے بھی وفا کا سیٹج پر ہاتھ نہیں چھوڑا تھا جبکہ وفا سے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔ سبکی معنی خیز نظریں اسے شرم سے دوچار کر رہی تھیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اسفند میرا ہاتھ چھوڑو سب کیا سوچیں گے"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وفانے آہستہ سے جھکتے کہا تو اسفند چوڑا ہوا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تم لوگوں کو چھوڑو وہ تو کچھ نہ کچھ سوچتے رہتے ہیں۔ اگر انکی باتیں بھی ہم سوچیں گے تو وہ کیا سوچیں گے۔ تم بس اپنے سیاں پر دیہاں دو"

اسفندیار نے اسکا ہاتھ سینے سے لگاتے کہا۔۔۔

سب کو دبی دبی ہنسی ہنستے دیکھ وفا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اور اسنے کس کے ایک کو ہنی اسفندیار کے پہلو میں رسید کی تھی۔ جس سے اسکا پہلو اچھی طرح سیکا جا چکا تھا۔۔۔

اسفندیار بلبل کر رہ گیا۔۔۔

"وفا یہ تو نے کیا کیا"

اسنے کمر کو سہلاتے کہا جہاں سے ابھی تک تپش نکل رہی تھی جبکہ عیشیل کا اسے دیکھ قہقہہ نکلا جو بے ساختہ تھا۔ عمر کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی۔۔۔

اسفندیار ان دونوں کو دیکھ دانت کچکا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

کھانے کے بعد دودھ پلائی کا دور شروع ہوا جس میں عیشیل ہی آگے لگ کر اسفندیار کی جیب لوٹنے کے چکروں میں تھی۔

www.kitabnagri.com

اسکی باتوں نے اسفندیار کا دماغ گھوما کر رکھ دیا تھا۔ وہ اسکو گھور کر رہ گیا تھا جو ایک لاکھ سے ایک پائی بھی کم نہیں کر رہی تھی۔

اسنے عمر کو اشارہ کیا جو ہاتھ جوڑ کر اپنا پہلو بچا گیا کہ بھائی تم ہی سمجھا لو۔۔۔۔۔

اسفندیار کی درگت بنتی دیکھ وفا اپنی ہنسی بمشکل کنٹرول کر رہی تھی جو نکلنے کے چکروں میں تھی۔

جس سے اسفندیار بخوبی واقف تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اسفند تم اتنے کنجوس کیسے ہو سکتے ہو کیا تم اپنی بیوی کے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتے" عیشل نے اسے تنگ کرتے کہا۔۔۔۔

"انکے لیے تو ہم اپنی جان بھی دے سکتے ہیں یہ پیسے کیا چیز ہیں۔ یہ تو ہمارے لیے لاکھوں کڑوڑوں سے بھی انمول ہیں جنہیں ہم دل کی سلطنت میں ملکہ بنا کر رکھیں گے"

اسفندیار نے وفا کو جان نثار نظروں سے دیکھتے کہا اور عیشل تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے اسکو ایک لاکھ سمیت گولڈ کی بریسلٹ گفٹ کی۔۔۔۔

ایک بار پھر لڑکیوں نے حال کو اپنے زور و شور سے سر پر اٹھایا تھا۔۔۔۔ وفا اسفند کی ہر بات کو دل میں اترتا محسوس کر رہی تھی۔ وہ اتنی انمول نہیں تھی جتنا اسے اسفندیار کی چاہت نے بنادیا تھا اور وہ اس پر اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا۔۔۔۔

رخصتی کا شور اٹھا تھا اور وفا جاتے سے زریاب کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی شاید آخری دفعہ۔۔۔۔

پھر اسفندیار اسکا ہمیشہ خیال رکھنے کا وعدہ کرتا وفا کو خوشی خوشی رخصت کر اکر خان حویلی لے گیا تھا۔۔۔۔

اسکا استقبال پورے دھوم دھڑکے سے کیا گیا تھا یہی وہ عمارت تھی جو اسکی سسکیوں کی گواہ تھی اور شاید آج سے یہ اسکی خوشیوں کی گواہ بننے جا رہی تھی۔۔۔۔

نائلہ بیگم جو خود پر کب سے ضبط کر رہی تھیں کسی کا لحاظ کیے بغیر اندر چلی گئیں۔ عصمت بیگم اور شہناز بیگم نے بھی رکنا ضروری نہ سمجھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ نعیمہ بیگم ان سب کو نظر انداز کیے عیشیل کے ساتھ وفا کو لیے اپنے پورشن میں آئیں جو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔

وفا کو اسفندیار کے کمرے میں بیچ میں بٹھایا گیا تھا۔ اسفندیار کا کمرہ صرف سفید گلابوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔
اسفندیار جانتا تھا کہ وفا کو سفید رنگ سے عشق تھا اور اسفندیار کو وفا سے۔۔۔۔
عیشیل بھی اسے بٹھا کر جاچکی تھی۔

آنے والے لمحات کو سوچتے ہتھیلیاں نم ہوئی تھیں۔۔۔۔
اسکا دل یکبارگی دھڑکا جب اسفندیار ہلکی سی دستک دیتا اندر داخل ہوا اور پلٹ کر دروازہ لاک کیا جس سے وفا کا
دل ڈھول کی طرح بجنے لگا۔۔۔۔

اسفندیار کا اسکی طرف بڑھتا ایک ایک قدم اسکے دل کی دنیا میں ہلچل پیدا کر رہا تھا۔۔۔۔
چونکی تو وہ تب جب اسفندیار بالکل اسکے سامنے بیڈ پر نیم دراز ہوا۔۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو یہی نہ کہ میرے ساتھ زندگی کا نیا آغاز کیسے کرو گی"
اسفندیار کے اسکی سوچ کو صحیح پڑھ لینے پر عہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔
"یوں مت دیکھو کوئی گد تاخی کر بیٹھوں گا ویسے بھی ان آنکھوں سے عشق ہے مجھے"....
اسفندیار نے دھیرے سے اسکی نیلی آنکھوں کو چھو کر کہا۔۔۔۔

تو وفا کی پلکیں کپکپا گئیں۔۔۔۔

"اسفندیار ایک دفعہ پھر سوچ کیا تم مجھ جیسی لڑکی کے ساتھ زندگی گزار لو گے جو تمہارے قابل۔۔۔۔"

"ہشششش"

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کے وفابات پوری کرتی اسفند نے اسکے لبوں پر انگلی رکھتے اسے خاموش کرادیا۔۔۔۔
"کون کس کے قابل ہے یہ بعد کی باتیں ہیں فلاح تو یہ جان لو کہ اسفندیار کی ذات تمہارے بغیر ادھوری ہے۔
تم روح ہو میری۔ روح کے بغیر بھی کوئی مکمل ہوا ہے"
وفا اسکی بات پر اندر تک سرشار ہو گئی تھی۔۔۔
"تمہاری منہ دکھائی دینا تو میں بھول ہی گیا"

اسنے فوراً جیب میں سے مخملی ڈبی نکالی جس میں ہیرے کی باریک سی نتھ جگمگا رہی تھی۔
اسنے نتھ نکال کر وفا کی پہنی گئی نتھ کو اتارا اور اس ہرے کو اسکی تیکی ناک کی زینت بنایا۔۔۔
اور اس پر لب رکھے۔ وفا کا دل ایک دم تیزی سے دھڑک اٹھا۔۔۔
پھر ہیروں سے جڑی موتیوں کی پایل نکال کر اسکے پاؤں کی زینت بنائی۔۔۔ "بہت خوبصورت"
وفا کے منہ سے ایک دم نکلا۔۔۔

اسفند نے پایل پہنا کر لب اسکی پایل پر رکھے تو وفا نے فوراً پاؤں کھینچا۔۔۔
"تمہارے جسم کا کوئی حصہ بھی میرے لیے غیر اہم نہیں جان اسفند"
اسنے وفا کے ہاتھ تھامتے کہا۔۔۔

"جانتے ہو میں نے یہ منہ دکھائی کیوں دی"
کیوں۔۔

"کیونکہ تمہاری ناک میں نتھ مجھے تمہاری قربت کے لیے اکساتی ہے اور پایل سے مجھے احساس ہو گا کہ تم میرے
لیے سچی ہو"

Posted On Kitab Nagri

میں چاہتا ہوں یہ چیزیں مجھے تم میں الجھائے رکھیں اور کہیں متوجہ نہ ہونے دیں تاکہ میں تم میں کھویا ہوں " اسے اس قدر پیارے اظہار پر وفا کی آنکھیں نم ہوئیں اور وہ اسکے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

"کیا خوبصورت اظہار ہے بھئی شکر یہ کا مگر ہم خود آپ سے اپنا حق وصول کریں گے" ادفند نے وفا کو اپنے گلے لگے دیکھ شریر لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

اور اسے کندھوں سے تھام کر سامنے کیا اور اسکے زیورات اتارنے لگا۔۔۔۔۔

اسکا ہر ایک لمس وفا کے جسم میں کپکپی طاری کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اسفند نے تمام روشنیاں بجھا دیں اور اس پر جھکا۔۔۔۔۔

پہلے اپنے سلگتے لبوں سے اسکی آنکھوں کو معطر کیا پھر ناک اور پھر ضبط کا بندھن توڑتے ہوئے وفا کے سرخ بھرے لبوں پر شدت سے جھکا تھا اور سانسوں کا تبادلہ لرنے لگا۔۔۔۔۔

وفا کی جان اسفند کی اتنی قربت پر لبوں میں آئی تھی۔ جب اس سے سانس نہ لی گئی تو اسنے اسفند کو جھنجھوڑا جو کسی اور ہی جہاں میں جا چکا تھا اب اسے کہاں کسی کی پرواہ تھی۔۔۔۔۔

جب اسکی سانس پھولنے لگی تو وہ زرا سا اٹھ کر وفا کے سرخ چہرے پر اپنے قربت کے رنگ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

پھر کندھوں سے کب اسنے وفا کی روح تک کا سفر کیا پتا ہی نہ چلا۔۔۔۔۔

رات گہری ہونے کے ساتھ ساتھ اسفند کی شدتیں بھی عروج پر تھیں۔ جن سے کبھی وفا گھبرا جاتی تو کبھی شرماتی۔۔۔۔۔

وقت بیتنے کے ساتھ ساتھ اسفند یار وفا کی روح میں اترتا چلا گیا اور دونوں کو ایک کر دیا تھا جہاں سے انکو جدا کرنا ممکن نہ تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آخر عشق کے فراق میں تڑپتی دو روحوں کا ملن ہو چکا تھا۔ جس پر قسمت بھی خوش تھی۔
مگر آنے والی آزمائش میں کیا وہ ایک ساتھ رہ پائیں گے یا دوریاں انکا مقدر ٹھہریں گی۔

آج کی صبح بہت حسین تھی خاص کر وفا کے لیے۔ وہ کسمسا کر اٹھی تو اپنے آپ کو اسفندیار کی باہوں کی مضبوط گرفت میں پایا۔

ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اسفند نیند میں بھی اسکی حفاظت کر رہا ہو کہ کوئی وفا کو اس سے جدا نہ کر دے۔ آج کئی سالوں بعد وفا کو اتنی گہری سکون کہ نیند میسر ہوئی تھی۔ ورنہ وہ تو آج سے پہلے بھول ہی گئی تھی نیند کہتے کسے ہیں۔۔۔۔

اسنے پہلے اپنے ارد گرد اسفند کی گرفت دیکھی اور پھر ایک نظر اسفند کو جو خود سکون سے اسے تکیہ سمجھاتے زور سے سینے میں بھینچ کر سویا تھا۔۔۔۔

اسنے اٹھنا چاہا تو اسفند نے گرفت اور مضبوط کر دی۔ اسنے مشق آنکھوں سے اسفند کو دیکھا کہ آیا وہ سچ میں سویا ہے یہ محظ اسے تنگ کر رہا ہے۔

مگر اسکے چہرے کی معصومیت دیکھ وہ کھو ہی گئی تھی۔ بند آنکھوں پر لمبی پلکیں۔

(تمہاری اتنی لمبی پلکیں کیوں ہیں) اسنے سوتے ہوئے اسفندیار کی پلکوں کو ہلکے سے چھو کر محسوس کرتے کہا۔۔۔

پھر نظر اسکی مغرور کھڑی ناک پر گئی۔ جس پر اسنے کالج میں کبھی غصہ نہیں دیکھا تھا مگر جب بھی وہ وفا کے لیے لڑتا۔ غصہ اپنی ناک پر سجائے رکھتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفانے اسکی اونچی مغرور ناک کی ٹپ کو چوما۔۔۔

اسفندیار کے دل میں گد گدی سی ہوئی۔ وہ جو وفا کے کسمسانے پر ہی اٹھ گیا تھا۔ وفا کی کاروائیوں کو اپنی ترچھی آنکھوں سے دیکھتے اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

وفا کو لگا جیسے اسفند مسکرایا ہو۔ اسنے غور سے اسفند کو دیکھا جسکا چہرہ سیکنڈز میں سپاٹ ہوا تھا۔۔۔

وفانے اسکی آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلا کر دیکھا کہ کہیں وہ جاگ تو نہیں رہا۔ اسفند کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوتے دیکھ۔ اب اسکی نظر اسفند کے لبوں پر گئی تھی جو سختی سے آپس میں پیوست تھے۔

"کسے سوچا تھا کہ مجھے تم سے یوں پیار ہو جائے گا کہ تمہاری پناہوں میں آکر میں دنیا بھول بیٹھوں گی۔ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ اپنی زندگی کو ایک لفظ میں بیان کرو تو میں یقیناً تمہارا نام لوں گی اسفند"

وفانے اسکے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر، اپنے ہاتھوں پر ٹھوڑی ٹکاتے اسے جان نثار نظروں سے دیکھتے کہا۔۔۔

جبکہ اسفند کا بند آنکھوں سے دل کیا کہ وہ اسکے خوبصورت لبوں کو معطر کر دے جسنے اتنا خوبصورت اور دلکش اظہار کیا تھا جو وفا اسکے اٹھے ہونے ہر تو کبھی نہ کرتی۔۔۔

وہ ابھی بھی ویسے پڑا رہا وہ وفا کے دل کی باتوں کو جاننا چاہتا تھا۔۔۔

"اور پھر آتے ہیں یہ لب"

اسنے اپنی شہادت کی انگلی کو اسکے لبوں پر ہلکے سے پھیرتے کہا۔۔۔

اسفندیار کی رات کی جنون خیزیاں سوچ کر اسنے بے ساختہ جھرجھری لی۔ شکر ہے وہ ابھی سویا تھا ورنہ وفا کا شرم سے گلزار چہرہ دیکھتا تو پتا نہیں کیا کرتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"دل کرتا ہے ان لبوں کو۔۔۔"

وفا سے شرم کے باعث بولانہ گیا تو اپنے لب دانتوں تلے دبا گئی جبکہ جو اسفندیار کی بات سننے کے لیے بے چین تھا اسنے وفا کی کمر پر گرفت سخت کرتے اسے آگے بولنے کا اشارہ کیا۔۔۔

اور وفا کو لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ وہ اٹھا ہوا ہے بس جان کر سوتا بن رہا ہے۔۔۔

"اسفندیار کے بچے جھوٹے کہیں کہ تم جاگ رہے تھے"

اسنے اسفندیار کے سینے پر مکوں کی برسات کرتے کہا جس پر اسفندیار کا کب سے ضبط کیا ہو قہقہہ چھوٹا تھا۔۔۔

وفامنہ بسورتی ہوئی کمفرٹر میں چھپ گئی تھی۔ یہ وہ کیا کہنے چلی تھی۔ اسکا دل کیا شرم سے ڈوب مرے۔۔۔

"وفامیری جان چھپ کیوں رہی ہو میں آگے بھی سننا چاہتا ہوں کہ تم میرے لبوں کو کیا۔۔۔"

اسنے شرارت سے وفا کو چھیڑتے بات ادھوری چھوڑی جو اور اندر گھسی تھی۔۔۔

"چھونا چاہتی ہو ہے نہ..."

اسکے بات مکمل کرنے پر وفا کمفرٹر کے اندر سے جھنجھلائی یہ جھوٹ ہے۔۔۔

"ہا ہا ہا ہا"

www.kitabnagri.com

اسفندیار کا اپنی معصوم بیوی کی شرم دیکھ پھر قہقہہ نکلاتا مگر اب کی بار وہ وفا کو کمفرٹر سے باہر نکالنے کی جدوجہد بند

کر تا خود کمفرٹر میں گھسا تو وفا ہڑبڑا کر رہ گئی۔۔۔

اسنے بغیر وفا کی پرواہ کیے اسکے لبوں کو شدت سے اپنی دسترس میں لیا جبکہ وہ اسکا کندھا دبوچ کر رہ گئی۔۔۔

کچھ ہی منٹوں میں اسنے وفا کی سانس سوکھا دی تھی۔۔۔

وہ ہٹا تو وفا گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میری بیوی کوئی خواہش کرے اور اسفند پوری نہ کرے یہ تو اس جہاں میں ممکن نہیں..."

اسفندیار نے دھیمے سے کہتے اسکے سر کے ساتھ سر ٹکرایا تو وہ اسکے سینے میں چھپ گئی جس پر اسفند نے زیر لب مسکراتی اسکے بالوں کو چوما۔۔۔

"چلو اٹھو فریش ہو جاؤ"

پہلے وفا فریش ہو کر آئی اور پھر اسفند۔ اب وہ دونوں نیچے جانے کے لیے تیار تھے۔۔۔

وفانے ہلکے نیلے رنگ کا کلیوں والا فراک زیب تن کیا تھا، کانوں میں جھمکے اور لائٹ پنک لپسٹک لگائے بالوں پر نیلا ہی دپٹا لگائے وہ نیچے جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔ اس نے آئینے میں خود پر آخری نگاہ ڈالی تو اپنے پیچھے نمودار ہوتے اسفندیار اور اپنے ایک ساتھ دکھتے عکس پر نظریں ٹھہر سی گئیں۔۔۔

"پرفیکٹ"

اسفند کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔ اسنے وفا کو اپنی جانب موڑا اور جھک کر اسکی نتھ کو لبوں سے چوما مگر اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ ٹھٹکا۔۔۔

"اسفند تم نے تو میری جھولی کو خوشیوں سے بھر دیا ہے مگر میں تمہیں کچھ بھی نہیں دے پائی۔۔۔"

وفانے افسوس سے سر جھکاتے کہا۔۔۔

"دے سکتی ہونہ"

اسفند نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"کیا"

وفانے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھتے پوچھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اوماڑا ام کو امارا پہلے والا وفا لوٹا دو اوماڑا ام خوش ہو جائے گی ام کو اور کچھ نہیں چاہیے۔۔۔"

اسفند نے وفا کے پرانے لہجے میں ایک سٹائل سے وعدہ لینے کے لیے ہاتھ آگے کیا تو وفا کھکھلا کر ہنسی۔۔۔

"امارا وعدہ ہے لالے کی جان ام تم کو اپنا زندگی کا آخری سانس تک چاہے گا اور پہلے جیسا بن جائے گا"

اسنے بھی اپنے ازلی انداز میں واپس آتے سینے پر ہاتھ ٹھوکتے اسکے ہاتھ میں ہاتھ دھرتے کہا اور اس سے سر ٹکرایا جس پر وہ دونوں ہی جی جان سے ہنس دے اور نیچے کی طرف بڑھے جہاں وفا کی فیملی ناشتہ لے کر موجود تھی۔۔۔

نیچے زریاب اور سحر کو دیکھتے وفا انکے گلے لگ کر ملی اور اسفند بھی زریاب سے گلے لگ کر ملا۔ وہ سب وہیں بیٹھ گئے جب نعیمہ بیگم نے انہیں ناشتہ کے لیے بلایا۔

وہ سب ناشتہ کے ساتھ ساتھ باتیں کر رہے تھے۔ جب وفا کی نگاہ اجالا پر گئی۔ جو یک ٹک زریاب کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

وفا کی اب تک اجالا سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی لیکن اب اسکو زریاب کی ہی طرف دیکھتے پا کر وہ کھٹکی تھی۔ کچھ تو تھا جس سے وہ لاعلم تھی مگر کیا۔۔۔

اسفند جو وفا کو کچھ کہنے لگا تھا اسے ایک ہی جانب دیکھتے پا کر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اجالا کو زریاب کو بڑی گہری نظروں سے دیکھتا پا کر وہ بھی ٹھٹکا۔۔۔

اسنے وفا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو وہ چونکی۔ اسنے آنکھوں ہی آنکھوں میں ٹھیک ہوں کا اشارہ کرتے اسفند کو مطمئن کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ جانتا تھا کہ وفا کے دماغ میں کچھ تو چل رہا ہے جو وہ بعد میں جاننے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

ویسے کا انتظام بہت شاندار انداز میں کیا گیا تھا۔ اسفند نے سب کچھ اپنی نگرانی میں کروایا تھا۔ مومن دودن سے لاپتہ تھا۔

جبکہ شازیہ وفا کو اتنی اہمیت ملتی دیکھ جل، کڑھ رہی تھی۔۔۔

اسنے اپنے گھٹیا عزائم میں اجالا کو بھی شامل کر لیا تھا۔

اب وہ دونوں کیا چال چلتیں۔ سب ہی اس سے بے خبر تھے۔۔۔۔

ایک دم لائٹس آف ہوئیں اور سپاٹ لائٹ میں اسفند اور وفا کی بہت خوبصورت انداز میں اینٹری ہوئی انکے ارد گرد شعلہ بازی شروع ہو چکی تھی۔

جبکہ وفا سلور گرے میکسی میں آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی جو اس وقت سبکی نگاہ کا مرکز تھی جو اپنے

شہزادے اسفندیار کے ساتھ چلتی شانہ باشانہ سیٹیج تک پہنچی جہاں سرون پھولوں کی پھوار نے انکا استقبال

کیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

ان دونوں کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔ وہ دونوں بار بار ایک دوسرے کی طرف دیکھتے تو سب

زور و شور سے ہوٹنگ کرتے جس پر وفا جھٹ نظریں ہٹاتی جبکہ اسفندیار کھسک کر اور وفا کے پاس ہو جاتا۔۔۔

ایسے ہی مزاح مستی میں خوبصورت فنکشن کا اختتام ہوا اور وہ سب حویلی واپس لوٹ آئے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اگلے دن کی بات ہے جب اسفند اور وفاناشے کے لیے ٹیبل پر نیچے آئے۔ آج تو مومن بھی ان میں موجود تھا مگر اسکا حال دیکھنے سے ہی کافی برا لگ رہا تھا سرخ سوجی ہوئی آنکھیں۔

کمیز کے بٹن کھلے ہوئے، بخار کی شدت سے سرخ چہرہ۔ اسکی اندرونی حالت چیخ چیخ کر بیان کر رہا تھا۔

وہ ان دونوں کو دیکھ ضبط نہ کرتے اٹھنے لگا تو شازیہ نے کس کے اسکے ہاتھ پر ہاتھ دھرا اور اسے اٹھنے نہ دیا۔۔۔۔

جبکہ ان دونوں کے بیٹھے ہی نائلی بیگم جو کہ قاسم کی موت کا قصور وار وفا کو سمجھتی تھیں تلملا کر اٹھیں۔۔۔۔

"بس بہت ہو گیا بھائی صاحب میں اپنے بیٹے کی قاتل کے ساتھ بیٹھ کر کھانے نہیں کھا سکتی نکالیں اسے باہر"

نائلہ بیگم نے تن فن کرتے ثاقب صاحب کو کہا جو خود بھی اسفندیار کی شادی سے خوش نہیں تھے۔۔۔۔۔

اسفندیار نے سراٹھا کر انہیں غصے سے دیکھا جبکہ سب کھانے سے ہاتھ روک چکے تھے۔

ایک وفا ہی تھی جو آرام سے ناشتہ کر رہی تھی۔ جیسے کسی اور کی بات کی جارہی ہو۔ وہ مزے سے جوس کا گلاس پیتی اسفندیار کے لیے بھی ڈال گئی جو پھپھو کو کچھ سخت کہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

وفا کے انداز پر وہ ٹھٹکا۔۔۔۔

تو مطلب پرانی وفا واہس آگئی تھی۔ وفانے اپنا وعدہ وفا کر دیا تھا۔

لیکن پھر سب سمجھ کر خود بھی مزے سے ناشتہ کرنے لگا جیسے ان دونوں کے علاوہ وہاں کوئی ہو ہی نہ۔۔۔۔

کبھی وہ ایک دوسرے کو کچھ پاس کرتے کبھی کچھ۔ جبکہ نائلہ بیگم کو خود کو نظر انداز کیے جانے پر آگ ہی لگ گئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی دیکھ رہے ہیں آپ میری تو اس حویلی میں کوئی عزت ہی نہیں کہنے کو تو میں اس گھر کی بیٹی ہوں مگر اہمیت آپ اس کل کی آئی لڑکی کو دے رہے ہیں۔ انہوں نے ٹسوے بہاتے کہا تو تینوں بھائی انہیں دلا سہ دینے لگے۔ اب تو انکا بیٹا بھی نہیں رہا تھا۔ وہ تینوں ہی انکا سہارا تھے۔۔۔"

"مجھے نہیں پتا بھائی اسے نکالیں ورنہ میں خود دھکے مار کر اسے نکالوں گی اپنی حویلی سے"

اس سے پہلے کے اسفند کچھ کہتا۔ وفانے اسکے ہاتھ پر ہاتھ دھرتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"اسفند تم ناشتہ کرو لوگوں کی باتوں میں دیہان مت دو۔ ویسے بھی آنٹی کی عمر ہو گئی ہے۔ کچھ بھی بولنے لگیں

ہیں۔ میں نے انکی فضول ترین باتوں کا مانڈ نہیں کیا۔۔۔ ویسے بھی میں کونسا اپنی حویلی چھوڑ کر کہیں جا رہی

ہوں، ہاں اگر کسی اور کو میرے یہاں رہنے پر اعتراض ہے تو وہ یہاں سے جاسکتا ہے۔"

اسکی اتنی صاف بے عزتی پر عیشیل کا ایک دم قہقہہ نکلا تھا جو وہ کھانسی میں چھپا گئی۔۔۔

جبکہ نائلہ بیگم تن فن کرتی اسکے پاس آئیں۔۔۔

"تیری اوقات کیا ہے لڑکی تجھے دو منٹوں میں نکال سکتی ہوں اپنی حویلی سے اگر ایک دفعہ بھی زبان چلائی تو"

انہوں نے تیز لہجے میں کہا۔۔۔

www.kitabnagri.com

وفانے انکے اتنے تیز بولنے پر اپنے کان میں انگلی پھیری جیسے انکی آواز اسے ناگوار گزری ہو اور آرام سے ٹیشو

سے ہاتھ صاف کرتی انکے مقابل آئی۔۔۔

اسکا انداز صاف مزاق اڑاتا تھا جس پر نائلہ بیگم کا منہ اہانت سے سرخ ہوا۔۔۔

"بہو مت بھولو وہ پھپھو ہے سب کی اور تم سے عمر میں بڑی ہیں۔ تمہیں انہیں کچھ بھی کہنے کا کوئی حق نہیں

پہنچتا"

Posted On Kitab Nagri

ثاقب صاحب اس پر گرے تو نالہ بیگم خوش ہوئیں۔۔۔۔

آپ سے تو میں بعد میں بات کرتی ہوں پہلے ان سے دو دو ہاتھ کر لوں تو جی پھاپے کٹنی او سوری پھپھو جی میری زبان پھسل گئی آپ بتائیں یہ حویلی کس کی ہے..؟

وفانے ایک بار پھر انکے عزت کی دھجیاں بڑے میٹھے مگر تلخ لہجے میں اڑائیں تھیں۔۔۔۔
"میرے بھائیوں کی اور کسکی"

انہوں نے غرور سے گردن اکڑاتے کہا۔۔۔۔
"کیا واقعی"

اسنے دلچسپ انداز میں پوچھا تو ثاقب صاحب غرور سے بولے۔۔۔۔
"یہ حویلی اس گاؤں کے سردار مومن خان کی ہے اور کسی میں اتنی جرات نہیں کہ وہ میری بہن کو یہاں سے نکال سکے مگر ہم ضرور گستاخ لوگوں کو نکال سکتے ہیں۔۔۔۔"

ثاقب صاحب نے اسے دیکھتے ذومعنی لہجے میں دھمکی دی کہ وہ جب چاہیں اسے نکال سکتے ہیں۔۔۔۔
وفانے ایک آئبر و اچکا کر انکے انداز کو دیکھا اور انہیں داد دی واہ۔۔۔۔
وہ بالکل انکے سامنے والی کرسی پر آئی جہاں عمر بیٹھا تھا۔۔۔۔
"عمر پلیز"

اسنے عمر سے تھوڑی دیر کے لیے اسکی کرسی مانگی جو بالکل ثاقب صاحب کے سامنے تھی۔۔۔۔
"شیور بھابھی" وہ یہ کہتا اپنی جگہ خالی کرتا اٹھا اور وفا اسکی جگہ پر ثاقب صاحب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے
عین انکے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفند بھی اسکا شاہانہ انداز دیکھ دلچسپی سے سیدھا ہو بیٹھا کہ اب اسکی بیوی کیا گل کھلانے والی ہے۔۔۔۔
"تو کیا کہ رہے تھے آپ کہ آپ مجھے اور میرے شوہر کو جب چاہے اس حویلی سے نکال سکتے ہیں"
وفانے انگلی گول گھما کر اس حویلی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔
"کوئی شک"

ثاقب صاحب طنزیہ لہجے میں بولے۔۔۔

"شک نہیں بلکہ یقین کرنے کی ضرورت ہے آپ کو کیونکہ آپ کو جس نے بھی یہ اطلاع دی ہے کہ اس حویلی کا مالک مومن ہے یہ غلط اطلاع ہے تصحیح کی جیے چچا جان اپنی"
اسنے ثاقب صاحب کو طنزیہ چچا جان چباتے ہوئے کہا۔۔۔۔
جس پر ثاقب صاحب طیش میں آکر کھڑے ہوئے۔۔۔۔
"مطلب کیا ہے تمہاری ان باتوں کا لڑکی۔ میرا ضبط مت آزماؤ کے تمہیں اس حویلی سے دھکے مار کر باہر نکالوں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انہوں نے منہ سے جھاگ اڑائی۔۔۔۔
نعیمہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا تو اسفند نے مسکراتے ہوئے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔
تو وہ مخمضے کا شکار ہوئیں۔۔۔۔

وفانے ثاقب صاحب کی نکالنے والی بات پر تمسخرانہ مسکرائی۔۔۔۔
"کیا واقعی ہے کسی میں اتنی ہمت کے وہ مجھے اس حویلی سے نکال سکے"

Posted On Kitab Nagri

اسنے ایک آئی برواچکاتے طنزیہ کہا تو ثاقب صاحب کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور انہوں نے دھاڑتے ہوئے مومن کو وفا کو حویلی سے باہر نکالنے کا کہا جو بت بنا بیٹھا تھا جسکی محبت اب زندہ ہوئی تھی۔ جب وفا کی محبت دم توڑ گئی تھی۔

"ارے وہ کون ہوتا ہے مجھے نکالنے والا کیا مومن تم بھی نہ تم نے ان سب کو بتایا نہیں ابھی تک۔۔۔"

وفانے دونوں کو ہنیاں میز پر رکھ ہتھیلیوں پر اپنا منہ ٹکاتے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے پوچھا۔۔۔

تو مومن اتنے ماہ بعد اسکے یوں سیدھا اس سے مخاطب ہونے پر خوشگوار حیرت میں ڈوب گیا جبکہ ثاقب صاحب کے ساتھ سبھی حویلی والے حیرت سے مومن کو دیکھنے لگے جو وفا میں کھویا تھا جبکہ اسفند بھی نا سمجھی سے وفا کو دیکھ رہا تھا۔ وفا مومن سے کیا پوچھ رہی تھی۔ وہ خود بھی اس بات سے انجان تھا اور جاننا چاہتا تھا جب وفا ثاقب صاحب کے سامنے آتی بولی۔۔۔

"اس حویلی سے مومن تو کیا کوئی بھی مجھے نہیں نکال سکتا کیونکہ۔۔۔۔"

اسنے تمسخرانہ ہنسی ہنستے ثاقب صاحب کا مزاق اڑایا جو آنکھیں پھاڑے معاملہ سمجھنے میں لگے تھے۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

مومن نے آپ سب کو بتایا نہیں کہ اس حویلی کا اصلی مالک وہ نہیں میں ہوں۔۔۔ وفا اسفند یار خان۔۔۔"

اسنے اپنے سینے پر دستک دیتے کہا تو ثاقب صاحب پیچھے کو لڑکھڑائے۔۔۔

"یہ جھوٹ ہے۔۔۔"

اسفند یار بھی سب کی طرح حیرت کا شکار تھا۔ سب ہی حیرت زدہ تھے کہ مومن نے جائیداد وفا کے نام کیوں کی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہو گا مومن اس گاؤں کا سردار مگر اس حویلی کی اصلی مالکن میں ہوں اور اسکی وجہ آپ کا بیٹا ہے چاہے تو پوچھ سکتے ہیں آپ اس سے مجھے کوئی اعتراض نہیں"....

مومن یہ کیا کہ رہی ہے۔۔۔؟

سب سے بڑا صدمہ تو شازیہ کو لگا تھا جبکہ مومن خاموشی سے نگاہیں جھکائے بیٹھا تھا۔۔

"مومن بد بخت تم کچھ بولتے کیوں نہیں کہ جو یہ لڑکی بول رہی ہے وہ محض ایک بکو اس کے سوا کچھ نہیں"

ثاقب صاحب مومن کا گریبان پکڑ کر دھاڑے۔۔۔

"یہ سب سچ ہے بابا جان"

اسنے انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تو انہوں نے مومن کو رکھ کر ایک تھپڑ رسید کیا۔۔

"بد بخت تو نے ہمارے ابا و اجداد کی محنت کو پل بھر میں دو کوڑی کا کر دیا اور اسے کسی باہر والی کے نام کر دیا اور

ہم سے مشورہ تک نہ کیا"۔۔۔

وہ بے بسی سے بولے۔۔۔

"مومن تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ضرور اسنے تم سے دھوکے سے سائن لیے ہوں گے۔ یہ حویلی صرف ہماری ہے۔

اے لڑکی کاغذات واپس کر"....

نانکہ بیگم چیل کی طرح و فاپر جھپٹیں جنہیں اسفندیار نے پیچ میں ہی روک لیا تھا۔۔

"چچ چچ چچ بھرا لگا، درد ہوا، مجھے بھی ہوتا تھا جب آپ لوگ مجھ سے نوکروں سے بھی بدتر سلوک کرتے تھے۔ مگر

کہتے ہیں نہ وقت ایک سا نہیں رہتا تو اب بھی وقت بدل چکا ہے۔ اس حویلی کی حکمران میں ہوں، جسے چاہے

چٹکیوں میں باہر نکال سکتی ہوں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے چٹکی بجاتے کہا۔۔۔

"مگر نکالوں گی نہیں ورنہ آپ میں اور مجھ میں کیا فرق رہ جائے گا"

اسنے انہیں تمسخر سے دیکھتے کہا۔۔۔۔

"تم ایک نمبر کی دھوکے باز ہو میرے شوہر کو خوبصورتی کے جال میں پھنسا کر جائیداد لوٹی ہے تم نے۔ ہم تم پر کیس کریں گے..."

شازیہ اسکے سامنے تن فن کرتی آئی اور اسکا ہاتھ بھینچتے کہا۔۔۔۔

"ہنہہ خوشفہمی ہے تمہاری مجھے تمہارے شوہر کو جال میں پھنسانے کی کوئی ضرورت نہیں جبکہ میرا خود کا شوہر اس قابل ہے کہ میری ہر منہ سے نکلنے والی خواہش کو جھٹ پورا کر دے رہی بات جائیداد کی تو آپ سب مجھ پر کوئی کیس نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کے لارڈ صاحب مومن خان نے پوری عدالت سمیت جج صاحب کے سامنے کاغذات پر سائن کرتے پورے ہوش و حواس میں جائیداد مہرے نام کی ہے اور اسکے گواہ تو چچا جان آپ خود بھی ہیں۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وفا نے شازیہ کو جھٹکتے کہا۔۔۔

وفا کے منہ سے ساری سچائی سننے کے بعد وہ کرسی پر ڈھسے گئے۔ اب کہنے کو کچھ نہ بچا تھا کیونکہ ثاقب صاحب کے سامنے ہی مومن نے بھری عدالت میں وفا کے دیے گئے سپر سائن کیے تھے۔۔۔۔

"کہا تھا نہ مومن سوچ سمجھ کر سائن کرنا مگر یور بیڈ لک بازی پلٹ گئی"

اسنے پلٹ کر مومن کو آنکھ مارتے کہا جو یوں اپنے بے وقوف بننے پر غصے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

پھر وہ شازیہ کے پاس آئی جو مالکن سے نوکرانی بننے کے صدمے میں تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"افسوس ہوا تمہارے لیے تم تو خود کو ملکہ سمجھ بیٹھی تھی مگر افسوس اوقات تمہاری نوکرانی سے بھی گئی گزری ہے"

اسنے شازیہ کو جلاتے اسکا شانہ تھکتے کہا جو سرخ منہ کے ساتھ اسے کچا چبانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔
"او میں تو ڈر گئی"

اسنے اسکی خونخوار نظروں کو دیکھ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے کہا تو اسفند کا قہقہہ نکلا تھا۔۔۔

"یہ جائیداد میرے کسی کام کی نہیں میں اسے تایا جان کے حوالے کر دیتی مگر مجھے یقین ہے کہ اسکے بعد انکی زندگی کی کوئی گیر نئی نہیں۔"

اسنے ابراہیم صاحب کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔

نابابانا....

اسفند آج ہم نے آؤٹنگ پر جانا تھا نہ چلو چلیں۔۔۔

اسفند بھی اٹھ کر اسکے پاس آیا اور وہ نکلنے لگے جب عیشیل بھی بھاگ کر انکے پاس آئی۔۔۔

"کیا بات ہے جیجو جانے کی اتنی جلدی وہ بھی کیلے کیلے۔ عمر اور میں بھی ساتھ چل رہے ہیں"

اسنے شرارت سے اسفند یار کو چھیڑتے کہا جس پر وہ اسے گھور کر رہ گیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ وفا کو دیکھتا انہیں ساتھ لے جانے سے منع کر تا وفا کندھے اچکا کر عیشیل کے ساتھ باہر نکل گئی۔۔۔

"عمر باہر گاڑی میں ویٹ کر رہا ہے۔۔۔"

وفا یہ کہتے ہی یہ جاوہ جا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفندیار منہ کھولے اسے جاتے دیکھنے لگا۔۔۔

اسکا مطلب یہ اسکی بیوی کی ملی بھگت تھی جواب جاتے ہوئے اسے مڑے بغیر دو انگلیاں دیکھاتے ویکڑی کا اشارہ کر رہی تھی۔ وہ بھی بنادیر کیے باہر لپکا۔۔۔۔

جبکہ انکے جانے بعد پیچھے سب اپنا ٹوٹا دل لیے کمرے میں بند ہو گئے جبکہ نانکھ بیگم کا بین جاری تھا۔۔۔۔۔

وہ چاروں ہوٹل کے اوپن ایریا میں بیٹھے آرڈر کا ویٹ کر رہے تھے جب عیشل نے وفا سے پوچھنا شروع کیا۔۔۔۔

"وفا یہ جائیداد کا کیا ماجرا ہے۔ تم نے بازی پلٹی تو پلٹی کیسے میں تو اب تک حیران ہوں"

عیشل نے آنکھیں بڑی کرتے پوچھا تو وہ کھکھلا کر ہنسی جبکہ باقی تینوں اسے غور سے سننے لگے۔۔۔۔

"جب مومن نے مجھ سے معافی مانگی تھی تب میں نے اس سے کچھ پر اپرٹی پیپرز سائن کروائے تھے جن میں خلع کے کے پیپرز بھی تھے۔

میں نے مومن کو کہا تھا کہ وہ ہوش و حواس میں پیپرز سائن کرے مگر اسکی بد قسمتی کہ لیس یا ہماری خوش قسمتی کہ اسکے حواس اس وقت اتنے معطل تھے کہ اسنے دھڑا دھڑ پیپرز سائن کر کے خود کے ہی پیروں پر کلہاڑی مار لی اور جہاں تک بات ہے پر اپرٹی کی مجھے اسکی ضرورت نہیں۔ میں اسے بابا جان (اسفندیار کے بابا ابراہیم) کے نام کروا چکی ہوں مگر حویلی والے اس بات سے انجان ہی رہیں گے تاکہ بابا جان کی جان کو کوئی خطرہ نہ ہو۔۔۔۔۔"

"ویلڈن"

عمر نے تالیاں بجاتے کہا تو اسنے سر تسلیم خم کر کے داد و وصول کی۔۔۔۔

اسفندیار اسے ابھی بھی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا"

وفانے انجان بنتے پوچھا۔۔۔۔

"وفا اس پر اپرٹی پر تمہارا حق تھا تم نے اس پر اپرٹی کو بابا کے نام کیوں لگایا"

اسفند نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"کیونکہ ہم میں کوئی الگ نہیں کوئی پرایا نہیں ہم سب ایک ہیں تو چاہے میرے نام ہو یا بابا کے ایک ہی بات

ہے"

وفانے کچھ اور کہنے کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔

"وفا ویسے ایک بات ہے کہ جب تم نے پھپھو کو پھاپے کٹنی کہا تو مجھے بہت مزہ آیا تھا..."

عیشل نے قہقہہ لگاتے کہا جبکہ اسفند اور عمر اسے گھور کر رہ گئے کیونکہ ان کی پھپھو ہی نہ جب کہ عیشل

زبان دانتوں تلے دبا کر رہ گئی اور وفا کا قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔

"عمر کہنا تو نہیں چاہیے لیکن شازیہ اور نازیہ کہیں سے بھی تمہاری بہنیں نہیں لگتیں"۔۔۔۔

عیشل نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

"ویسے یہ بات بھی کہنی تو نہیں چاہیے لیکن بیوی تو تم بھی میری کہیں سے نہیں لگتی کہاں میں معصوم اور کہاں

تمہاری ٹرٹر کرتی زبان"۔۔۔۔

اس نے بھی دو بدو جواب دیا تھا جس پر عیشل تلملا کر رہ گئی۔۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر ان سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

مومن آج پھر ڈیرے پر شراب پی کر مدہوش پڑا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"گل رخ یہ تم نے میرے ساتھ ٹھیک نہیں کیا تم نے مجھے دھوکا دیا وہ بھی میری نظروں میں نظریں ڈال کر اس کی سزا تمہیں ملے گی میں تمہیں اس دنیا سے چھین لوں گا اور تمہیں یقین دلاؤں گا کہ میرے سے زیادہ تمہیں کوئی نہیں چاہ سکتا۔۔۔۔"

مومن نے غرور سے کہا۔۔۔۔

جب کہ وہ یہ بھول چکا تھا وفا کی محبت تو کب کی مر گئی تھی اب تو وہ اسفندیار کے عشق کے رنگ میں رنگ چکی تھی۔۔۔۔

"گل رخ تمہیں میرا ہونا ہی ہو گا میں تمہارے اندر موجود اپنی محبت جگا کر ہی رہوں گا اس کے لیے چاہے مجھے تمہارے اور اپنے درمیان تمام دوریاں ہی کیوں نہ مٹانی پڑیں میں مٹا دوں گا اور پھر اسفندیار بھی تمہیں نہیں اپنائے گا جب کہ میں تمہیں شان سے قبول کروں گا وہ بھی سب کے سامنے"

اس نے نشے میں چور اپنی منصوبہ بندی طہ کر لی تھی مگر وہ اللہ کے کاموں سے انجان تھا۔۔۔۔

اسفند تمہیں یاد ہے نہ کل ہم نے امی کے گھر جانا ہے مکلاوے کی رسم کے لئے۔۔۔۔

جی جان اسفند مجھے سب کچھ یاد ہے کبھی ہم بھی آپ کی باتوں کو بھول سکتے ہیں مگر آپ ہمیں ضرور بھول رہی ہیں اس نے وفا کا ہاتھ کھینچ کر اس کو اپنے اوپر گرایا۔۔۔۔

وفا ہلکی سی چیخ مار کے اس کے اوپر گری اور دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر خود کو اٹھانا چاہا مگر اسفند نے اسے اپنی محبت بھری گرفت میں لے لیا تھا اور اس پر جھکتا چلا گیا یہاں تک کہ اس نے تمام روشنیاں بجھا دیں اور چاند ان کو دیکھ کر مسکرا نے لگا مگر قسمت ایک اور آزمائش لیے کھڑی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شازیہ جلے پیر کی بلی کے انداز میں ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی۔ اس کا غم کم ہونے میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ وفا اس پوری حویلی کی مالکن کیسے بن سکتی ہے۔۔۔

اجالانے اسے الجھن سے دیکھا جو یہاں وہاں مارچ کرتی اس کی بھی نظریں گھما رہی تھی۔۔۔

"کیا تم ایک جگہ بیٹھ نہیں سکتی تمہیں ادھر ادھر چکر لگاتے دیکھ میری آنکھیں ایک جگہ سے ہل گئی ہیں مگر ابھی تک تمہاری ٹانگوں میں پانی نہیں پڑا"

اجالانے اکتائے ہوئے لہجے میں شازیہ پر طنز کیا۔۔۔

"تم اتنی آرام سے کیوں بیٹھی ہو کیا تم کچھ نہیں کرنا چاہتی کیسے تم وفا کو اس پوری حویلی کی مالکن بنے ہوئے دیکھ سکتی ہو۔ تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ کر اتنا چل کیسے ہو سکتی ہو جب کہ بازی ہمارے ہاتھ سے نکل چکی ہے۔۔۔"

شازیہ چبا چبا کر بولی۔۔۔

"یہی فرق ہے تم میں اور یہی فرق ہے مجھ میں تم جذبات سے سوچتی ہو جبکہ میں دماغ سے"

اس نے اپنے دماغ پر دستک دیتے کہا تو شازیہ اسے اچنبے سے دیکھنے لگی۔۔۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو"

شازیہ نے حیرت سے پوچھا

"یہی کہ جتنا ہو شیار وفا اپنے آپ کو سمجھتی ہے اتنی وہ ہے نہیں ایک بازی اس نے جیتی اور اگلی بازی ہم جیتیں گے اور وہ منہ کھولے دیکھتی رہ جائے گی".....

"ایسا کیا سوچا ہے تم نے"

Posted On Kitab Nagri

شازیہ نے اس سے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔

"کل وفا اپنے گھر جا رہی ہے اور ہم پرسوں اسے مکلاوے کے لیے لینے جائیں گے"

"لیکن کیوں اور ہمیں کون لے کر جائے گا"

اجالا کی بات ختم ہوتے ہی شازیہ نے ہے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔

"جانا تو ہم دونوں کو پڑے گا کیوں کہ اگر ہم نہ گئے تو ہمارا پلان سکسیس فل نہیں ہو پائے گا اور اس بات کو یقینی

تم بناؤ گی اور جانے کا انتظام بھی تم کرو گی کیونکہ میں جانتی ہوں تم ایکٹنگ میں سوا سیر ہو"

اجالا نے شازیہ کو آنکھ مار کے کہا۔۔۔

"وہ تو میں کر ہی لوں گی مگر ہم وہاں جا کر کریں گے کیا"

شازیہ نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"وہاں کی ایک نوکرانی کو پیسے دے کر ہم خرید لیں گے اور اس سے میں زریاب کو ایک کمرے میں بلاواؤں گی یہ

کہہ کر کے سحر نے بلایا ہے اور جب زریاب کمرے میں آجائے گا تو میں اپنے کپڑے پھاڑ کر اس پر یہ الزام لگا

دوں گی کہ اس نے میرے سے زبردستی کی کوشش کی ہے اور پھر کیا ہے میرا نکاح ہو جائے گا"

اور وفا کے بھائی پر ایک اور الزام لگ جائے گا جس سے وہ کسی سے نظر ملانے لائق نہیں رہے گی گھر میں بھی

اسے تانے ہی ملیں گے۔۔۔

شازیہ اس کے پلین پر عیش عیش کر اٹھی۔۔۔

"یہ ہوئی نہ بات اب دیکھنا کیسے وفا کی عزت کو ہم سب کے سامنے دو کوڑی کا کرتے"

شازیہ نے شیطانی لہجے میں کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اور مومن بھائی تو کریں گے ہی میرا یقین کیونکہ ان کی بہن جو ہوں میں اور اس طرح سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی"

اس نے اپنا مکروہ منصوبہ بتاتے کہا جس پر وہ دونوں آنے والے وقت سے انجان ہنس پڑیں جو وفا کے لیے بہت ہی کٹھن ثابت ہونے والا تھا۔۔۔

اسفندیار اور وفا کے گھر رہنے آگئے تھے۔۔

وہاں کھانا کھانے کا دور چلا اور پھر اسفند زریاب سے باتیں کرنے لگا۔ رات دیر تک وہ ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے پھر اسفند وفا کو کمرے میں آنے کا اشارہ کرتا وفا کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

جس پر وفا سے زبان چڑاتی رہ گئی جب کہ وہ اس کو گھور کر کمرے میں چلا گیا۔۔

وہ کافی دیر سے وفا کا انتظار کرتا رہا مگر وفا تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی آخر کار اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور وہ کمرے سے باہر نکلنے لگا جب وفا کمرے میں داخل ہوئی تو وہ اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا بالکنی میں چلا گیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

جبکہ وفا سے منانے کا سوچتی اس کے پیچھے چل پڑی جہاں وہ چاند کو تک رہا تھا۔۔۔

وفانے اسے پکارا مگر وہ چاند کو دیکھتا رہا اس نے پلٹ کر دیکھا نہیں یہ ناراضگی کا صاف اظہار تھا۔۔

"اسفند"

وفادو قدم اور آگے بڑھ گئی اور بولی۔۔۔

"اسفندیار اب میری طرف دیکھو کی بھی نہیں اتنی ناراضگی"۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسفند کے دل نے تو پہلی پکار پر ہی اس کی طرف ہمکناس شروع کر دیا تھا مگر وہ دوسری طرف منہ کیے کھڑا رہا وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وفا سے کس انداز میں مناتی ہے۔۔۔۔

تیسری پکار پر بھی وہ جب وہ کچھ نہ بولا تو وفانے اس کی پشت کو گھور کر دیکھا اور اس کے بالکل قریب آ کر اس کے کان میں جھک کر بولی۔۔۔

"اسنی اگر میں تمہارے اتنے قریب بھی آ جاؤ تب بھی نہیں بولو گے"

اس نے پیچھے سے آ کر اسے کس کر گلے لگاتے کہا۔۔۔

اسفند یار کے ضبط کی انتہا بس یہاں تک ہی تھی۔۔۔

اس نے وفا کا ہاتھ کھینچ کر آگے کرتے اسے جھٹکے سے اپنے سینے میں بھینچا اور اس کے لبوں پر شدت سے جھکا

یہاں تک کہ اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں انڈیل لیں تھیں۔۔۔۔

یہاں تک کہ وفا کی سانسیں سینے میں اٹکنے لگیں۔۔۔

وہ جھٹکے سے اس سے الگ ہوا۔۔۔

"میرے عشق تم سے ایک وعدہ چاہتا ہوں کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا میرا یقین کرنا کرو گی نا"

اس نے پتا نہیں کس اندیشے کے تحت پوچھا۔۔۔

"کروں گی بے انتہا کروں گی اور زندگی کی آخری سانس تک صرف تمہیں پر یقین کروں گی"

وفانے اس کو یقین کا مان بخشا تھا جس پر دونوں ایک دوسرے سے سر ٹکائے مسرت سے آنکھیں بند کر

گئے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

صبحِ نعیمہ بیگم جب عیشیل کے ساتھ ان لوگوں کو لینے آئیں تو ان کے ساتھ شازیہ، مومن اور اجالا کو دیکھ کر وہ سب حیران تھے مگر انہوں نے پوچھنا ضروری نہ سمجھا۔۔۔

وہ سب کھانا کھا رہے تھے جب اجالا نے جان بوجھ کر اپنے ڈریس پر کوئلہ رنگ گرا لی اور سحر کے ساتھ گیسٹ روم کے واشروم چلی گئی۔۔۔۔

اسفند اور وفا باہر باغیچے میں باتیں کرنے اور چہل پہل کرنے نکل پڑے۔۔۔

جبکہ عیشیل مومن اور نعیمہ بیگم اندر ان سب کے ساتھ بیٹھے تھے جہاں کام والی نے زریاب کو سحر کے کمرے میں بلانے کا پیغام دیا۔۔۔۔

دوسری طرف اجالا نے سحر کو اپنے لئے ایک ڈریس لانے بھیج دیا تھا۔۔۔۔ اور خود کمرے کی لائٹ بند کر کے اپنے آستین کا بازو پھاڑ دیا۔۔۔۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو اندھیرے نے اس کا استقبال کیا اور اجالا کی چیخ پر وہ ہر بڑا کر لائٹ آن کر گیا جہاں اجالا کو اس حالت میں دیکھ کر وہ ششدر رہ گیا۔۔۔۔

اور غصے سے فوراً چادر لے کر اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف اسفندیار اور وفا جو باہر چہل قدمی کر رہے تھے اجالا کے چیخنے کی آواز پر اندر کو بھاگے جہاں سب کمرے میں داخل ہوئے۔ اندر کا منظر دیکھ کر وہ سب حیران تھے۔۔۔۔

اجالا نے اندر آنے والے کے دیکھ چیخنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر جوں ہی سامنے والے نے کمرہ روشن کیا اجالا کے سر پر ساتوں آسمان ٹوٹ پڑے تھے زریاب کی جگہ مومن کو دیکھ کر، جو خود اسکی حرکت پر حیران پریشان کھڑا تھا۔ اسے لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ کمرے میں اکیلی اجالانے کیا پلین کر رکھا ہے۔ باہر ملازمہ کا زریاب کو بلانا اور اب یہ سب اسکا دماغ گھوم چکا تھا۔۔۔۔

وہ فوراً آگے بڑھا اور غصے سے اپنے تن سے چادر اتار کر اجالا پر لپیٹی اور اسے کس کر تھپڑ رسید کیا۔۔۔

"شرم آنی چاہیے تمہیں اپنی پہلی غلطی سے ہی سیکھ جانا چاہیے تھا مگر تم ابھی تک نہیں سدھری تفہے تم پر"

مومن نے اسکا بازو دبوچ کر کہا۔۔۔۔

شازیہ ابھی تھپڑ سے ہی نہ سمجھلی تھی کہ مومن کی فولادی گرفت پر بلبلا کر رونے لگی اسے لگا اسکا بازو جڑ سے اکھڑ جائے گا۔۔۔

سب ہی اندر آگئے تھے اور وہ بغیر کسی کی طرف دیکھتا اسکو گھسیٹ کر لیتا نکلتا چلا گیا۔

پیچھے وفا بھی ان سب سے معازرت کرتی۔ حویلی والوں کے ساتھ نکلتی چلی گئی۔۔۔

سب ہی معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے مگر سمجھ کسی کو کچھ نہ آیا تھا۔

شازیہ بھی ناخن چبائے جارہی تھی۔

www.kitabnagri.com

"انہوں نے تو زریاب کو بھیجا تھا پھر مومن وہاں کیسے پہنچا یہ انکی سمجھ سے باہر تھا۔"

"پتا نہیں اس اجالا کا کیا ہوا ہو گا کہیں اسنے میرا نام نہ لے لیا ہو پلیز اللہ مجھے بچالے مومن تو جاتے وقت ہی اتنا خونخوار لگ رہا تھا".....

وہ منہ ہی منہ میں صورتوں کا ورد کرنے لگی۔

جب وہ سب حویلی پہنچے تو سب بڑے پریشان حال کھڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا ہے شہناز مومن بچی کو یوں کیوں لے آیا"

نعیمہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

"پتا نہیں کیا ہوا ابھابھی گھر سے تو سب ٹھیک ہی نکلے تھے آپ بتائیں وہاں کیا ہوا جو وہ اتنے غصے میں آیا..."

شہناز بیگم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا۔۔۔

پندرہ منٹ بعد مومن نہایت غصے میں سرخ منہ کے ساتھ اجالا کے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے بند کرتا ہوا نکلا اور

ان سبکے پاس آتا ہوا بولا۔۔۔

"دو دن تک نہ اسکے کمرے کا دروازہ کھلنا چاہیے نہ ہی اسکو کوئی کھانا دے گا اگر کسی نے بھی میری بات سے

اختلاف کیا تو اپنی بری حالت کا ذمہ دار وہ خود ہو گا"

وہ غصے سے سب پر تنقیدی نگاہ ڈال کر بولا۔۔۔

"مومن بیٹا ہوا کیا ہے"

شہناز بیگم کی بات پر اسکے باہر جاتے قدم ساکت ہوئے اور وہ بغیر مڑے بولا۔۔۔

"معاف کی جیے گا امی اگر آپ نے اجالا کی صحیح تربیت کی ہوتی تو آج مجھے اسکی بدکرداری کے شر مناک

مظاہرے کسی غیر کے گھر نہ دیکھنے پڑتے جس سے میں اپنے آپ سے نظر ملانے کے قابل بھی نہیں رہا"

وہ کرب سے کہتا حویلی سے نکلتا چلا گیا پیچھے شازیہ بیگم گم صم کھڑی رہ گئیں جبکہ ثاقب صاحب کے دل میں درد

کی لہر اٹھی تھی جسے ضبط کرتے وہ کمرے میں بند ہو گئے تھے۔

شازیہ نے اپنی گلو خلاصی پر چین کی سانس لی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب وہ اجالا سے کل ہی ملنے کا سوچتی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ اسفندیار پر سوچ نظروں سے وفا کو دیکھ رہا تھا جو اوپر جا رہی تھی نہ ہی اسنے آج کچھ کہا تھا نہ ہی کسی قسم کاری ایکشن دیا تھا۔۔۔

دو دن بعد شازیہ اجالا سے اس کے کمرے میں ملنے آئی تھی مگر وہاں اجالا کا سو جا ہوا سرخ چہرہ اور بکھرے بال دیکھ کر وہ بھی ڈر گئی تھی۔۔۔۔

"ارے اجالا یہ کیا ہوا کس نے کیا"

شازیہ نے اس کی ابتر حالت دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسکے سوال پر وہ بہت تمسخرانہ ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

"اور کون کر سکتا ہے تمہارے سامنے ہی تو بھائی مجھے گھسیٹتے ہوئے لے کر آئے تھے اور یہاں کمرے میں لا کر

انہوں نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا شازیہ مجھ پر اپنی بہن پر۔۔۔

اس نے سرخ سوچی ہوئی آنکھوں سے نفرت لئے کہا۔۔۔

"اور یہ سب اس وفا کی وجہ سے ہوا ہے اگر وہ میرے سامنے ہوتی تو میں اسے مار ڈالتی کاش زریاب اس کا بھائی نہ ہوتا۔۔۔"

اس نے نفرت سے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا جب کہ شازیہ اس کی ساری رام کتھا دانتوں میں انگلیاں دبائے سن رہی تھی۔۔۔۔

"مگر میں اب تک یہ نہیں سمجھ سکی جب میں نے بلایا زریاب کو تھا تو وہ مومن بھائی کیسے پہنچے کس نے بھیجا انہیں زریاب کی جگہ تم تو باہر ہی تھی نہ ان کے ساتھ کیا ہوا تھا وہاں بولو۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اس نے شازیہ کو جھنجھوڑتے ہوئے پاگل ہوتے کہا جو کہ اس کے اس طرح ہاتھ لگانے پر پوری طرح ہل گئی تھی۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے چھوڑو کیا پاگل ہو گئی ہو میں بھلا کیسے بتا سکتی ہوں میرے سامنے تو بس ملازمہ نے زریاب کو بلایا تھا لیکن مومن کے فون پر میسج آنے سے وہ اٹھ کر اندر چلا گیا تھا میں نہیں جانتی کہ آگے کیا ہوا"۔۔۔ شازیہ نے بادل نحواستہ سچائی بیان کی۔۔۔

دونوں کی ہی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا وہ ابھی اسی کشمکش میں تھیں جب وفا گلا کھنکارتے ہوئے اندر آئی۔۔۔۔ "میں کچھ کہوں کیا"۔۔۔۔

اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

دونوں ہی اسے اس کمرے دیکھ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔

"ویسے بہت افسوس ہوا تم لوگوں کی غلیظ پلین پر پانی پھر جانے کا مگر کیا کرتی میں بات جو میرے بھائی کی تھی جسے کوئی بات تو کیا کوئی بری نگاہ سے بھی دیکھے میں برداشت نہیں کر سکتی اور یہاں تو تم سیدھا سیدھا میرے بھائی پر ہراساں کرنے کا الزام لگانے جا رہی تھی۔ اللہ یہ کیسے برداشت کرتی میں، تو میں نے تمہاری ہی بازی تم پر الٹ دی کیسی لگی میری چال"۔۔۔۔

اس نے ان دونوں کو آنکھ مارتے اوپر سے نیچے تک جلا کر راکھ کر دیا تھا۔۔۔۔

"کیا ابھی بھی نہیں سمجھے تو میں بتاتی ہوں جب تم نے اس رات کو یہ پلاننگ کی تھی تو میں نے تم دونوں کی باتیں سن لی تھیں اور تم لوگوں کے آنے سے پہلے ہی میں نے اپنے ملازموں کو یہ بات سمجھا دی تھی کہ اگر کوئی لالچی

Posted On Kitab Nagri

لڑکی آپ لوگوں کو لالچ دے تو اس کی باتوں میں خود بھی مت آنا اور نہ کسی کو آنے دینا اور دیکھو انہوں نے ایسا ہی کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس ملازمہ نے زریاب کو بلایا تو تھا مگر تمہارے نہیں سحر کے کمرے میں اور مومن کو کس نے بلایا یہ تم لوگ ابھی بھی نہیں سمجھ سکے ہو گے چلو وہ بھی میں بتاتی ہوں۔۔۔

مومن کو میں نے اپنے فون سے میسج کیا تھا کہ وہ گیسٹ روم میں آجائے۔

جہاں تم اپنا مکروہ چہرہ لیے کھڑی تھی مقصد صرف تمہیں اور تمہارے بھائی کو احساس دلانا تھا کہ دوسروں کی عزت کتنی اہم ہوتی ہے اور میرا خیال ہے اس واقعہ سے تم دونوں اچھی طرح جان گئے ہو گے کہ ایک عزت ہی ہے جس سے انسان دوسروں کی نظر میں مقام حاصل کر سکتا ہے مگر تمہیں دیکھ کر یہ لگتا ہے کہ رسی جل گئی مگر بل پھٹ بھی نہیں گئے۔۔۔

بہتر ہے کہ سنبھل جاو اور نہ گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو مجھے انگلی ٹیڑھی کرنی بھی آتی ہے اس نے شازیہ اور

اجالا کو تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور وارننگ دیتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

پچھے ان لوگوں کا وفا کی باتوں سے انگ انگ سلگ چکا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ ان کے کمرے سے باہر نکلی تھی اسفندیار اسے ہاتھ سے کھینچتا ہوا کمرے میں لے کے آیا تھا اور اسے

کمرے میں لاتے ہی دیوار کے ساتھ پن کیا اور بولا۔۔۔

"اے لڑکی کیا تمہیں کبھی کسی نے بتایا ہے کہ تم خوبصورت ہو"۔۔۔

اس نے وفا کو والہانہ انداز میں تکتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ہے ایک سر پھر عشق جس کی نظریں مجھے بتاتی ہیں کہ میں اس کے لیے کتنی خوبصورت ہوں اور یقین مانو اس کے علاوہ مجھے کسی کی تعریف چاہیے بھی نہیں کیونکہ اس کا ساتھ ہی میرے لئے تاحیات ہے"....
وفانے اس کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے اس کے سر سے سر ٹکراتے کہا۔۔۔

اسفندیار اس کے اتنے خوبصورت اظہار پر اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور گھونٹ گھونٹ اس کی سانسیں پینے لگا تھا۔۔۔

"راحت جان ہو تم میری"۔۔۔ اسفندیار نے اسے ایک ہی سطر میں وفا کو سر خر و کیا تھا جس پر وہ اندر تک سرشار ہو گئی اور اپنی آنکھیں موند لیں۔۔۔

آنے والے کل سے انجان جو نہایت ہی سازشوں بھرا تھا۔۔۔

دن گزرتے گئے اسفندیار اور وفا کی محبت دن بدن بڑھتی چلی گئی جسے دیکھ مومن کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگیں تھیں۔

اس کا دل درد سے پھٹت تھا۔۔۔ اسے رہ رہ کر اپنے خسارے کا احساس ہوتا تھا اب تو وہ راتوں میں بھی اندھیرے میں سر پٹختار ہوتا تھا اور وفا کے لیے مگر وہ خالی ہاتھ ہی رہ گیا تھا۔۔۔

نہ اسے کچھ ملنا تھا نہ اسے کچھ ملا تھا وہ ایک قاتل تھا اپنی اولاد کا وہ قاتل تھا اپنی محبت کا وہ قاتل تھا اپنی بیوی کے اعتبار کا مگر وہ پھر بھی وفا کی چاہ کئے بیٹھا تھا اور ایسے ہی ایک دن اسے موقع ملا تھا جب اسفندیار وفا کا جھگڑا ہوا تھا۔ ناراضگی کی وجہ سے اسفندیار حویلی سے باہر چلا گیا تو وہ وفا کو اپنے کمرے میں زبردستی کھینچ لایا تھا اور اس کے سامنے سر اپا سوال بن کر کھڑا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"مومن یہ کیا بد تمیزی ہے..."

وفا اس پر چیخیں۔۔۔۔

"بد تمیزی نہیں ہے محبت ہے یہ میری جیسے تم بد تمیزی کا نام دے رہی ہو نظر نہیں آتا پل پل سلگ رہا ہوں میں تمہاری محبت میں مگر تمہیں تو خیال ہی نہیں میرا تم تو بس اس اسفند کے آگے پیچھے پھرتی رہتی ہو کبھی میرا احساس کیا"۔۔۔

آج مومن نے بھی چیخ چیخ کر اس پر اپنے دل کا حال بیان کر ڈالا تھا۔۔۔

"دیکھو خالی ہاتھ رہ گیا میں کچھ نہیں بچا میرے پاس معاف کر دو مجھے پاس آ جاؤ میرے بھر دو میری زندگی کو محبت سے اپنی موجودگی سے میری تنہائیوں کو پر کر دو تاکہ ہم دونوں پھر سے ایک ہو جائیں اسفند یار کو زندگی سے نکال باہر کرو وہ تمہارا نہیں ہے نہ ہی تم سے سچا پیار کرتا ہے دیکھا اب بھی تم سے منہ موڑ کر چلا گیا تم میری ہو تمہیں چاہنے کا حق صرف میرا ہے یاد کرو تم سے

سچی محبت میں نے کی ہے اس نے نہیں یاد کرو تم صرف مجھ سے محبت کرتی ہو اسنے وفا کا چہرہ اپنے ہاتھوں کی پیالیوں میں تھامتے ہوئے کہا جس پر وفا اس کے لہجے میں کھوسی گئی تھی۔

باقی کچھ یاد نہ رہا تھا بس یاد تھا تو مومن اس کی محبت اور اس کی باتیں۔۔۔۔

"تم سچ کہہ رہے ہو مومن اسفند یار مجھ سے پیار نہیں کرتا۔ میں نے دیکھا ہے تمہاری آنکھوں میں پچھتاوا اور میرے لیے محبت دیر سے ہی سہی مگر تم نے مجھ سے محبت کر ہی لی اور سچ تو یہ ہے کہ میں بھی اسفند سے محبت نہیں کرتی"۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے مومن کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا جو بے لگام ہوتے چہرے پر بکھرتے چلے جا رہے تھے اسے تو کبھی معمن کو ایسا دیکھنا نہی چاہا تھا۔۔۔

اسے مومن کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا رو رہا تھا جبکہ وفا کی بات پر حیرت سے اپنا سر اٹھاتے اسے دیکھنے لگا رونا تو وہ بھول ہی گیا تھا۔۔۔

بہت مونگ دل لی تم ہمارے سینے پر وفا جتنی بھی عیاں تم نے کرنی تھی کر لیں مگر اب ہماری باری ہے۔۔۔۔

شازیہ نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کیا مطلب کیا مقصد ہے تمہارا اور ایسی بھی کون سی چال ہے جس سے وفا شاروں شانے چت ہو سکتی ہے..."

اجالانے تجسس سے پوچھا اسے بھی وفا کے ہارنے کا بے صبری سے انتظار تھا۔۔۔

"تم جانتی ہو وہ وفا کچھ بھی سہ سکتی ہے مگر اپنے شوہر میں شراکت برداشت نہیں کر سکتی جیسے اس نے مومن میں نہیں کی تھی مگر اب جب اس کا اپنا شوہر اسے دھوکا دے گا کسی دوسری عورت کے ساتھ تو وہ مکمل طور پر ٹوٹ جائے گی"..... اس نے شاطرانہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا جب کہ اجالانہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"مگر اسفندیار اسے دھوکا کیوں دے گا وہ تو اسے بہت چاہتا ہے بہت پیار کرتا ہے"۔۔

اجالانے نا سمجھے سے کہا۔۔۔

"کس نے کہا کہ اسفندیار اسے دھوکا دے گا دھوکہ تو ہم وفا کی آنکھوں کو دینگے وہ بھی وہ بھی اسفندیار کی لاعلمی کو ہتھیار بنا کر پھر دیکھنا یوں وفا اسے چھوڑے گی اور ان کی محبت کا محل پل میں مسمار ہو جائے گا وفات چاہے کتنا بھی اپنے شوہر پر یقین رکھتی ہو مگر دیتی ہمیشہ عورت کا ہی ساتھ ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں تیار تھیں اپنا ایک نیا شیطانی لائحہ عمل لے کر جو وفا کی زندگی کو طوفانوں کی زد میں لانے والا تھا۔۔۔۔۔
وفا نہیں جانتی تھی کہ اس بار وہ کس قدر بری طرح ٹوٹنے والی ہے کہ کبھی وہ دوبارہ کسی پر اعتبار نہیں کر پائے گی۔۔۔۔۔

ہاں تم نے صحیح سنامومن میں اسفندیار سے محبت نہیں کرتی نہ ہی اسفند مجھ سے پیار کرتا ہے "
وفا کی بات پر مومن کا دل خوش فہم ہوا تھا مگر اگلی بات پر اسکے ارمانوں پر اوس پڑی تھی جب وفانے کہا تھا۔۔۔۔۔

"تم تو سمجھتے ہو بس تم ہی محبت کے لائق ہو باقی سب تو اس دنیا میں محض دل لگی کے لیے آئے ہیں ہے نہ تم نہیں سمجھو گے مومن میں اور اسفندیار محبت کو کب کا پیچھے چھوڑ کے عشق کی معراج چھو آئے ہیں اور تم اب تک محبت کی رٹ لگائے بیٹھے ہو افسوس ہوا دیکھ کر ".....

"مگر تم نے مجھے مسج کیا تھا اپنے گھر وہ کیا تھا "
مومن نے ٹوٹے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

"وہ تو تمہاری آنکھیں کھولنے کی بس ایک چھوٹی سی کوشش تھی جس سے دیکھو تمہاری بہن کا سچ تو سامنے آ ہی گیا اور یقیناً تم اب اپنے علاوہ دوسروں کی عزت کو بھی وہی مقام دو گے جو اپنوں کی عزت کو دیتے ہو "
وفانے اس پر آخری نگاہ ڈالتے ہوئے کہا جو اپنی سلگتی محبت کا ماتم منار ہا تھا۔
"تم پچھتاؤ گی وفا اسفندیار خان تم نے ایک سچی محبت کو ٹھکرایا ہے تم بہت بری چوٹ کھاؤ گی دیکھنا تم "

Posted On Kitab Nagri

مومن کے تڑپ کر کہنے پر وفا کے باہر کے طرف نکلتے قدم زنجیر ہوئے مگر وہ پلٹی نہیں دل بے ساختہ رکا تھا مگر پھر لہجے میں چٹانوں کی سختی لیے بولی۔۔۔

"ضرور پچھتاتی اگر اپنے محرم کی محبت کو ٹھکراتی، نا محرم کی محبت کو محرم کے لیے ٹھکرانے پر بندہ کبھی چوٹ نہیں کھاتا بلکہ چوٹ کھانے سے بچ جاتا ہے اگر یہ چوٹ مجھے یونی میں لگی تھی جسکا پچھتاوا مجھے آج تک ہے تم سے محبت پر جسے میں نے سزا کے طور پر بھگتا ہے تم سے شادی کے بعد اور اسہی سزا نے مجھ سے میرا بچہ چھین لیا اگر آج مجھ سے تم اپنا مقام میری زندگی میں پوچھو گے تو وہ بس میرے بچے کا قاتل ہے اور کچھ نہیں" آنسوؤں کی گرہیں پڑنے لگیں تھیں وفا کے گلے میں جسکو بمشکل اسنے ضبط کرتے مومن کو چبا چبا کر کہا۔ آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔۔۔

یہ کہتے ہی وہ جاچکی تھی پیچھے مومن اسکے لفظوں کی وجہ سے سناٹوں کی زد میں رہ گیا تھا۔ وفا کے الفاظ مومن کا سینہ چیر گئے تھے مگر یہ اٹل حقیقت تھی کہ وہ ہی اپنے بچے کا قاتل تھا اور پھر وہ دھاڑیں مار مار کر رویا تھا اپنے پچھتاوے پر اپنی محبت کی قبر پر اپنے بچے کے نقصان پر آخر وہ کس کس بات پر روتا اب رونا ہی اسکا مقدر تھا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسفندیار جو مومن کے کمرے کے پاس سے گزر رہا تھا اندر وفا اور مومن کی باتیں سن کر رک گیا تھا اور وفا کے ایک ایک لفظ نے اس کو اندر تک جہاں سرشار کیا تھا وہیں اس کے بچے کا سن کر اس کو بھی نئے سرے سے دکھ ہوا تھا۔۔۔

اب اس لیے اس کی کوشش یہی تھی کہ وہ وفا کو دنیا کی ہر خوشی سے نوازے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چاہتا تھا وفا ہمیشہ خوش رہے اسے کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہو اس نے جتنے دکھ جھیلے ہیں اس سے کہیں زیادہ خوشیاں اس کا مقدر بن جائیں

عمر تمہیں نہیں لگتا کہ ہمیں وفا اور اسفندیار کے لئے بھی کچھ کرنا چاہیے اور ویسے بھی ان کی تین دن بعد ویڈنگ انیورسری ہے...

ہاں عیشل یہ ایک اچھا خیال ہے ہم انہیں بالکل سر پرانز دیں گے فنکشن کی تیاری بھی چھپ کر ہی کریں گے تاکہ انہیں کسی بات کا علم نہ ہو اور جب ایک دم انہیں سر پرانز ملے تو وہ زیادہ خوش ہوں گے عمر نے بھی اس کے ارادے پر حامی بھری۔۔۔

"کیا خیال ہے ویسے ہم کیا سر پرانز دیں انہیں"

عمر نے پر سوچ انداز میں کہا تو عیشل بھی ٹھوڑی پرانگی ٹکائے بڑھے بوڑھوں کی طرح سوچنے لگی جب اسکے دماغ میں جھماکا ہوا۔۔۔

"آئیڈیہ"

www.kitabnagri.com

وہ اچانک بولی تو عمر اسکے انداز پر ڈر کر اچھلا۔۔۔

"کیا کیا اور زرا آرام سے بولو نازک دل کا بندہ ہوں کہیں پھڑک گیا تو"

عمر کے انداز پر اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

"وہ یہ کہ میرے نازک میاں جی ہم اسفند اور وفا کی یونی سے لے کر اب تک کی تمام یادوں کو ویڈیو اور پکس کی صورت میں ایل سی ڈی پر پلے کریں گے جس سے انکی پرانی یادیں تازہ ہو جائیں گی"۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے پہلے عمر کے دونوں گالوں کا کھینچتے پھر دونوں ہاتھ اشتیاق سے ٹھوڑی کے نیچے ٹکاتے کہا تو وہ سچ میں اسکی ذہانت کا قائل ہوا۔۔۔

"ارے واہ یہ تو بیسٹ گفٹ رہے گا مگر ایک منٹ اسفند اور وفا یونی میں ایک دوسرے سے کب ملے"

عمر نے پہلے چہک کر کہتے پھر مشقوق انداز میں عیشل کو سر سے پیر تک دیکھتے کہا جس نے دانتوں تلے زبان دبائی اپنی جلد بازی پر۔۔۔

وہ کچھ نہیں اس نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا جب کہ عمر نے اس کو کھسکتے دیکھ بازو سے پکڑ کے اپنے آگے بٹھایا۔

"نانا اصل میں ایسے نہیں جانے دوں گا تمہیں آج تو سچائی بتانی ہی پڑے گی جب تک تم مجھے یہ نہیں بتا دیتی میں تمہیں جانے نہیں دوں گا"۔۔۔

عمر نے اس کو دونوں ہاتھوں سے گھیرتے ہوئے کہا عیشل بری پھانسی تھی۔۔۔

اب تو خود ہی اپنے پیروں پر کلبھاڑی ماری تھی اس لئے ساری کہانی الف تا یہ بتا دی۔ کہ اسفند اور وفاسب سے پہلے کہاں کب اور کیسے ملے تھے اور یونی میں ان کی کتنی بار ملاقات ہوئی جسے سن کر عمر بھی حیران رہ گیا۔۔۔

"کیا یہ میں کیا سن رہا ہوں اسفند بھائی اور وفا ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے تھے اور کئی دفعہ ان کی تکرار بھی ہوئی تم نے مجھے بتانا بھی ضروری نہ سمجھا اس نے عیشل کو کڑے تیوروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"وہ دوست ہی کیا جو دوست کے راز نہ رکھے اگر میں یہ سب تمہیں پہلے بتا دیتی تو میں اپنی دوستی کا حق ادا نہ کر پاتی"

عیشل نے بڑے پیار سے اس کو سمجھایا۔۔۔

"کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں"

Posted On Kitab Nagri

عمر نے نہ سمجھی سے پوچھا تو اس نے کہا۔۔۔

"کہ اگر میں حویلی والوں کے سامنے یہ ظاہر کر دیتی کہ اسفند اور وفا ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہیں تو ان دونوں کے لئے ہی مشکلات کھڑی ہو سکتی تھی مومن تو پہلے ہی اس پر شک کرتا تھا اور اگر اس کو یہ پتہ چل جاتا کہ وہ پہلے بھی ایک دوسرے سے ملے ہیں تو وہ اسفند یا ر وفا کو بھی شک کے دائرے میں لا کھڑا کرتا اور اسکی زندگی اور جہنم بنا دیتا۔ اس لیے جانتے بوجھتے بھی جب اسفند مجھے یہاں لایا تو میں کچھ نہ بولی...."

عمر واقعی اپنی بیوی کی عقلمندی کا قائل ہوا تھا اور آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا جس پر وہ نانا کرتی رہ گئی لیکن اب اس کے پاس عمر کے حصار میں آنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔۔۔

مومن کو یوں غم میں ڈوبے دیکھ شازیہ کے ذہن میں ایک خرافاتی آئیڈیا آیا تھا۔ جس پر اس نے عمل کرتے ہوئے جو س میں نشے کی دوا میں ملائی تھی اور وہ مومن کو پلا دی تھی جس سے اسے پیتے ہوئے بالکل بھی پتہ نہ

چلا۔۔۔۔

اور وہ اپنی محبت کے غم کے نشے میں چور سارا جو س پی گیا۔ جس کے بعد سے اسے نشہ چھانے لگا تھا اور پھر کچھ یاد نہ رہا۔۔۔

وہیں شازیہ ذہن میں نئی چال لیے کھڑی تھی۔ اپنے آپ کو بچانے کا یہ سنہری موقع تھا۔ اس نے نہ صرف رات کو مومن کو اپنے قابو میں کر لیا بلکہ اپنے حسن کی رعنائیاں دکھاتے ہوئے اسے اپنے آپ میں مدہوش کر لیا تھا اور مومن بیچارہ اس کو وفا سمجھ کر اس کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔۔۔

ان لمحات میں بھی اس کے منہ سے بس وفا کا نام نکل رہا تھا جو شازیہ کے دل پر جلتی آگ کا کام کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بس آج کی رات ہے مومن پھر تمہارے دل و دماغ پر صرف شازیہ ہی ہوگی صرف اور صرف شازیہ..."
اس نے مومن کی گلے میں باہوں کا ہار ڈالتے ہوئے اس کے قریب تر ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک دوسرے
میں کھوتے چلے گئے اور رات اداسی سے قطرہ قطرہ پگھلتی چلی گئی۔۔۔

شازیہ اپنی جیت پر سرشار تھی کہ اب کوئی بھی نہیں جان پائے گا کہ اس نے شادی سے پہلے بھی کسی غیر مرد
سے جنسی تعلقات بنائے تھے۔۔۔۔۔

سارے ثبوت مٹ چکے تھے اور باقی بچا تا گناہ۔۔۔

صبح جب مومن اپنا درد سے پھٹتا ہوا سر پکڑ کر اٹھا تو شازیہ اور خود کو بستر پر بے لباس نہایت ہی قابل اعتراض
حالت میں پایا۔۔۔

اپنی اور شازیہ کی حالت دیکھ کر اسے لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ رات ان دونوں کی ازدواجی زندگی شروع ہو چکی ہے
اور یہ چیز مومن کو اپنے آپ سے اور بھی زیادہ نفرت کرنے پر مجبور کر رہی تھی وہ بغیر شازیہ پر ایک نظر بھی
ڈالے واشروم میں گھس کر فریش ہوا اور باہر نکل گیا تھا۔ پیچھے شازیہ جلتی بھنتی رہ گئی جس کا شوہر ہوش میں
آتے ہی اس سے کوسوں دور ہو چکا تھا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

"اب بس وفا اپنی الٹی گنتی گنا شروع کر دو تمہاری خوشیوں کے دن بس اتنے ہی تھے"۔

اس نے نفرت سے سوچا۔۔۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

www.kitabnagri.com

اسفندیار جو وفا کو مومن کے کمرے سے یوں دکھی ہو کر نکلتا ہوا دیکھ رہا تھا فوراً اس کی خوشی کا سامان کرتے ہوئے اس کے لیے پسندیدہ سفید گجرے لے آیا۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو وفا کھڑکی سے سرٹکائے باہر آسمان پر کچھ تلاش کر رہی تھی۔۔۔
"کیا سوچ رہی ہو"۔۔۔

اس نے وفا کو پیچھے سے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے کہا اس کے یوں اچانک آجانے پر وہ چونکی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اسفند تمہیں کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ میں دکھی ہوں۔ جب میں غمگین ہوتی ہوں تب ہی تم کسی سایہ دار درخت کی طرح مجھ پہ چھاؤں کر دیتے ہو۔"

اس نے نم آنکھوں سے اسفند یار کو دیکھتے ہوئے کہا جس نے پیار سے اپنے لبوں سے اس کے چہرے پر سے آنسو چنے۔۔۔۔

"وفا تمہارا دل میرے دل کے ساتھ جڑ چکا ہے ہمارا دل ہی کیا بلکہ ہماری روح بھی آپس میں جڑی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک بندہ تکلیف میں ہو اور دوسرے کو خبر نہ ہو یہ تو سراسر عشق کی توہین ہے جس میں محبوب تکلیف میں ہو اور عشق انجان رہے ایسا ممکن نہیں اور پھر میں نے تو برسوں پہلے سے تمہاری چاہت کی ہے لمحہ لمحہ تمہیں دعاؤں میں مانگا ہے پھر میں تم سے کیسے غافل رہ سکتا ہوں"

اسفند یار نے اس کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر سامنے کرتے کہا اس کی آنکھوں میں محبت و عشق کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر و فاصف دیکھ سکتی تھی اور اس میں کوئی کھوٹ نہیں تھی۔ اب تو وفا بھی جانتی تھی کہ وہ چاہے عشق میں کونسی معراج پہ ہی کیوں نہ پہنچ جائے وہ اسفند کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"وفا تم میرے دل کی وہ دھڑکن ہو جو میرے دل کی دنیا کو زندگی سے سیراب کرتی ہے۔ اسی لئے تو تم میری زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہو۔ جس کے بغیر میری زندگی کے کوئی معنی نہیں..."

اسفند یار کے اتنے خوبصورت لفظوں کو وفانے اپنے دل میں اترتا پایا اور اس کے سینے سے لگ گئی جہاں اس کا سکون تھا۔۔۔

"چلو چلو اب یہ آنسو صاف کرو اور آنکھیں بند کرو۔۔۔۔"

اسفند کے کہنے پر وفا آنکھیں بڑے کی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میں جب بھی تم سے آنکھیں بند کرنے کو کہتا ہوں تو تم آنکھیں زیادہ کیوں کھول لیتی ہو..."

اسفند نے گھورتے ہوئے پوچھا تو وہ ہنس کر آنکھیں بند کر گئی جب اس نے آنکھیں کھولیں تو اسفند یار اس کی دونوں کلائیوں کو سفید گجروں کے پھولوں سے سجا چکا تھا جس نے اسکی کلائیوں کو چار چاند لگا دیے تھے وفانے مسکرا کر آنکھیں بند کر کے ان کی مہک کو دل میں اتارا۔۔۔

اس کی خوشی اس کے چہرے سے دیکھی جاسکتی تھی جو اپنا غم بھول کر اسفند کی دی ہوئی خوشی میں کھو چکی تھی اس نے پیار بھری آنکھوں سے اسفند کو دیکھا اور بس اتنا ہی کہا۔۔۔

"اور تو کچھ نہیں بس اتنا کہنا چاہوں گی تم سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دنیا میں تمام آزمائشوں کا اجر تمہاری صورت میں نام کی طرح عطا کیا ہے جس پر میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے"....

"بس ایک وعدہ چاہیے تم سے"

"وہ کیا"

وفا کے آنکھیں پٹپٹانے پر اسفند اچھنبے سے بولا۔۔۔

"یوں ہی میری حفاظت کرو گے مجھے کبھی دھوکا نہیں دو گے اور اپنے آپ کو میرے لیے سمجھا کر رکھو گے۔"

کسی کو بھی خود کو نقصان پہنچانے نہیں دو گے بلکہ جو تمہیں نقصان پہنچائے گا اسکا منہ توڑ کر رکھ دو گے"

یہ کہتے ہی وہ آنکھیں موند کر اسفند کے سینے سے سر ٹکا گئی اور وہ دونوں بند آنکھوں سے مسکرا دیے قسمت کے فیصلے سے انجان۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ ان کی ویڈنگ نائٹ سے ایک رات پہلے کی بات ہے جب شازیہ اور اجالہ رات کے ایک بجے شازیہ کے کمرے میں اپنا شیطانی پلین سرانجام دے رہی تھیں۔۔۔۔

"کیا تمہیں یقین ہے شازیہ کے اسفند یا رات کے ایک بجے کچن جاتا ہے"

اجالہ نے شازیہ سے کنفرم کرنے کے لئے پوچھا تھا کہ ان کی محنت رائیگاں نہ جائے۔۔۔

"ہاں اجالہ میں سوپر سنٹ یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اسفند رات ایک بجے ہی پانی لینے اپنے کمرے سے نکلتا ہے اور یہ میں ایک مہینے سے نوٹ کر رہی ہوں"....

شازیہ نے بھی کمرے سے باہر جھانکتے ہوئے کہا جہاں اسفند کمرے سے نکلتے ہوئے اسے کچن کی طرف جاتا دکھائی دیا۔۔۔

"اجالہ اسفند باہر آچکا ہے فٹافٹ جاؤ اور اپنے کمرے میں چھپ جاؤ اب تو میں وفا کی خوشیوں کو اگ لگا کر ہی دم لوں گی جس سے اسفند اور وفا کی دنیا برباد ہو کر رہ جائے گی اور اس کے پاس تمہارے ہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا"....

شازیہ نے اپنا نہایت ہی گراہوا منصوبہ اجالہ کو بتایا۔۔۔
www.kitabnagri.com

"کیا تمہیں واقعی لگتا ہے شازیہ کے اسفند تمہاری باتوں میں آئے گا مجھے نہیں لگتا اور تمہاری بات پر یقین کون کرے گا کہ اس نے تمہارے ساتھ بد تمیزی کی ہے"....

"اس کی فکر تم مت کرو یہ دیکھو میرا حسن کیا کم لگ رہا ہے اگر اسفند نہ بھی بہکا تو میں چیخ چیخ کر سب کو یہاں پر بلا لوں گی کہ اس نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے"۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شازیہ نے اپنی آنکھوں میں گلیسرین لگاتے ہوئے کہا اور اپنے ہونٹوں پر لگی ہوئی لپ سٹک کو پھیلا لیا اور اجالا کو باہر نکال دیا تھا۔۔۔

کسی کے چیخنے کی آواز پر اسفند شازیہ اور مومن کے مشترکہ کمرے کی طرف گیا جہاں وہ شازیہ نہایت ہی بے ہودہ حالت میں تھی۔۔۔

اس نے اسفندیار کو کرتے سے کھینچ کر اپنے اوپر گرالیا۔۔۔

اسفند کے تو ذہن میں بھی کچھ نہ آیا کہ یہ اس نے کیا کیا ہے وہ اپنے آپ کو شازیہ پر سے اٹھانے کی بھرپور کوشش کرنے لگا جب کمرہ کھول کر پورے خاندان والے اچانک کمرے میں آئے تھے جہاں شازیہ نازیہ حالت میں اسفندیار کے نیچے دبی ہوئی تھی اور اسفند اس کے اوپر گر اہوا تھا اس کی گردن پر شازیہ کے لپ سٹک کے نشان تھے۔

شازیہ کی بکھری حالت دیکھ پورا خاندان ششدر رہ گیا اور مومن کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔ وفا بھی پریشان حال کھڑی تھی۔۔۔۔

شازیہ بھاگ کر جلدی سے روتی ہوئی مومن کے پیچھے جا چھپی تھی۔
"مومن اس نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے اور مجھ سے بد سلوکی کی ہے..."

اسنے نکلی آنسو بہاتے تمام نوٹنکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔

اس کی بات پر اسفند چیخ کر بولا۔۔۔

"نہیں یہ سب جھوٹ ہے یہ جھوٹ بول رہی ہے"

Posted On Kitab Nagri

مگر کسی نے اس کی بات پر یقین نہ کیا "اسفندیار تمہیں شرم آنی چاہیے اپنی بہن کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے شرم سے ڈوب مرو" ثاقب صاحب میں جھاڑتے ہوئے کہا جب کہ مومن نے اس کی سچائی بغیر سنے اس پر مکوں کی برسات کر دی۔۔۔۔

نالہ بیگم نے بغیر کچھ سنے اسفند کو دہائیاں اور کوسنے دینے شروع کر دیے تھے۔۔۔

مومن نے اسفندیار کی ابتر حالت کر کے اسے وفا کے قدموں میں پھینکا اور وفا سے کہا۔۔۔

"یہی ہے نا وہ جس کی خاطر تم نے مجھے ٹھکرایا تھا جس کا خود کا کردار ہی اتنا گرا ہوا نکلا۔ دیکھو غور سے اسے میرا کردار اس سے تو اچھا ہی ہے جو اپنے ہی گھر پر کم از کم نقب تو نہیں لگاتے۔ اب بولو کیا کہنا چاہو گی تم اپنے اس نام نہاد عاشق کے لیے"۔۔۔۔

مومن نے وفا کے پاس آکر اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جب خیر وفانے اس دیار کی حالت پر کس کے مٹھیاں بھیجی تھی اور اس میں دیکھنے کی سکت باقی نہ رہی تو وہ رخ پلٹ گئی تھی۔ وہ ابھی تک ثاقب تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسی حالت سے بھی سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔ اسفندیار کی توجان پر بن آئی تھی وفا کو یوں منہ موڑے دیکھ وہ لڑکھڑا کر اٹھا تھا۔۔۔۔

"وفایہ سب جھوٹ ہے میرا یقین کرو میں مرتا مر جاؤں گا مگر کبھی تمہیں دھوکا نہیں دوں گا"۔۔۔۔

اسفند کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وفا کو کھونے کے ڈر سے اپنی جان نکلتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

وفانے جھٹکے سے رخ پلٹ کر اسے دیکھا۔ اس کی بہتی سرخ آنکھیں اسفندیار کا سینہ چھلنی کر گئی تھیں۔۔۔۔

اور اسفندیار کی جان صحیح معنوں میں تب نکلی تھی جب وفا کی آنکھوں میں اس نے اپنے لیے بے یقینی دیکھی تھی وہ سو بار ٹوٹا تھا اور اپنے قدموں میں گرا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی اسفندیار خان تم نے تو میرے وعدے کا بھی مان نہ رکھا اور مجھے سب کے سامنے رسوا کر دیا"۔۔۔

وفانے لفظ لفظ چباتے ہوئے کہا اور دھیمے قدموں سے اس کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

یہاں تک کہ وہ اس کے قریب پہنچ گئی جو اپنے گھٹنوں میں سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔

اس کی دائیں طرف ہی شازیہ کھڑی زہر خند مسکراہٹ سے وفا اور اسفندیار کو دیکھ رہی تھی آنسو تو کب کے سوکھ چکے تھے۔۔۔

اس نے اسفندیار کو دونوں بازوؤں سے تھام کر اٹھایا اور جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔۔۔

"کیوں کیا تم نے ایسا میرے ساتھ کم از کم اپنے وعدے کا ہی پاس رکھ لیتے"۔۔۔

وفایہ کہتے ہوئے کتنے کرب سے گزری تھی یہ وہی جانتی تھی اس کا اپنا دل پھٹ رہا تھا اور پھر وہ ہوا تھا جس کی

کسی نے بھی امید نہ کی تھی۔ وفا کا ہاتھ اٹھا تھا اور اس کے منہ پر تھپڑ کا نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اسفندیار حیرت سے پھٹی آنکھوں سے وفا کو دیکھ رہا تھا جیسے اس سے ہر چیز کی امید ہو بس اسی کی نہیں۔۔۔

باقی سب بھی ششدر کھڑے وفا کو ایسا کرتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

"وفا تم نے"۔۔۔ اسفندیار حیرت اور دکھ سے بس اتنا ہی کہ پایا۔۔۔۔

جی ہاں وہ تھپڑ کسی اور کو نہیں بلکہ شازیہ کو پڑا تھا وہ بھی کرارا والا۔ جس سے شازیہ کا گال دھک کے سرخ ہو چکا

تھا جبکہ سنسناہٹ اب بھی باقی تھی۔

"ہمت کیسے ہوئی تمہاری میرے اسفندیار پر تہمت لگانے کی"

Posted On Kitab Nagri

وفانے پھاڑ کھانے والے لہجے میں اپنے سینے پر دستک دیتے کہا۔۔۔

شازیہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

سب ہی پریشان حال کھڑے معاملہ سمجھنے میں لگے تھے مگر پلے کچھ نہ پڑا۔۔۔

وفایہ تم کیا کر رہی ہو کیا پاگل ہو گئی ہو تم قصور وار تمہارا شوہر ہے تم نے میری بیوی پر ہاتھ اٹھایا بھی کیسے۔۔۔

مومن نے تن فن کرتے اس تک پہنچتے اس کو جھٹکے سے اپنی طرف پلٹتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے واہ مومن صاحب دیکھ کر اچھا لگا کہ آپ بیوی کی قدر کرنا جان ہی گئے مگر افسوس کے آپ پھر بھی غلط

ہیں آپ نے تو شاید قسم کھالی ہے سچ کو نادمکھنے کی خیر رہی بات اسفندیار کی تو اس کے اور میرے معاملے میں

بولنے کی آپ کو ضرورت نہیں ہے نہ میں نے آپ کو ایسا کوئی حق دیا ہے۔۔۔

اس نے مومن کے دونوں بازو کو جھٹکتے ہوئے کہا اور اسفندیار کی طرف پلٹی جو اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ایک ہی وعدہ لیا تھا اسفند تم سے تم وہ بھی نہ نبھاسکے میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر کوئی تمہیں نقصان پہنچانے کی

کوشش کرے گا تو تم اس کا منہ توڑ دو گے تو کیوں نہیں توڑا تم نے اس کا منہ جب اس نے یہ بد فعال تمہارے

لئے اپنے منہ سے نکالے تو ایک تھپڑ مار کر تبھی اس کا منہ بند کر دیتے تاکہ نہ ہی بولنے لائق رہتی نہ ہی ایسا کچھ

سوچتی۔۔

اس نے اسفندیار کو غصے سے گرکھتے ہوئے کہا جو دل ہی دل میں اللہ کا شکر بجالایا تھا جس نے اسے اتنی اچھی

شریک حیات سے نوازا تھا جس کو اس پر پورا یقین تھا۔۔۔۔

"آنکھیں میری بند ہیں یا تمہاری جو یہ سب دیکھ کر بھی اپنے شوہر پر اندھا یقین کر رہی ہو۔۔۔

مومن کے طنز پر وہ استہزیہ انداز میں ہنسی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اندھا یقین تو مجھے تم پر بھی تھا تم نے کونسے تیر مار لیے"

وفا کی بات پر مومن کو صحیح آگ لگی تھی

"مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا"----

"مطلب یہ کہ مکافات کا وقت ہے مومن"

مومن کی نا سمجھی پر وفانے لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ابھی بھی نہیں سمجھے چلو میں بتاتی ہوں یاد تو ہو گا تمہیں یہی وہ لوگ ہیں جنکے سامنے تم نے مجھے بد کردار کہا تھا

اور یہ بھی کہ تمہیں مجھ سے اچھے اور صاف کردار کی بیوی ملے گی جو میں کبھی نہیں بن سکتی یہی کہا تھا نہ تم نے

-----"

اسنے آئی برواچکاتے کہا تو مومن کو بہت کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہوا۔۔۔۔

"وفا میری بات سنو میرا وہ مطلب نہیں تھا"

مومن بوکھلایا۔۔۔

"خاموش آج تم چپ رہو گے اور میں بولوں گی جیسے اس دن تم بولے تھے۔ کیا کہا تھا میں بد کردار ہوں تو سنو

میں نہیں حقیقت میں تمہاری بیوی بد کردار ہے"

اسنے مومن کو چپ کراتے کہا۔۔۔

"اے لڑکی خبر دار جو میری بیٹی کو کچھ کہا"

عصمت بیگم چیخیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں بہت مرچیں لگ رہی ہیں اپنی بیٹی پر بات آئی تو میں بھی تو لڑکی تھی مجھ پر بھی تو جھوٹی تہمت لگائی تھی تب کوئی آپ میں سے کیوں نہ بولا"

وفانے ایک ایک پردہ بھری نگاہ ڈالتے کہا۔۔۔۔

"کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ میری بیوی بد کردار ہے"

مومن ضبط سے بولا۔۔۔۔

اسکی بات سن وفا کمرے میں گئی اور کچھ پیپر ز لے آئی۔۔۔

"اگر تم نے میرے اسفندیار پر اتنا گندہ الزام نہ لگایا ہوتا تو تمہارا کمرہ چہرہ میں کبھی سامنے نہ لاتی مگر تم نے مجھے مجبور کیا ہے"۔۔۔

وفانے شازیہ کو خون آشام نظروں سے دیکھتے کہا۔۔۔

جو آنے والے وقت کا سوچتی لرز رہی تھی کہ پتا نہیں وفا کس راز کی بات کر رہی تھی۔۔۔

"یہ لو دیکھو اپنی بیوی کی ابارشن کی رپورٹس"

وفانے مومن کے ہاتھ میں رپورٹس پھینکتے کہا جو پھٹی آنکھوں سے رپورٹس دیکھ رہا تھا۔

اسنے بے یقینی سے شازیہ کو دیکھا وہ خود بھی جانتا تھا کہ وہ شادی کے بعد پہلی دفعہ کل ہی تو شازیہ کے قریب ہوا تھا

وہ بھی لاعلمی میں پھر شازیہ کس سے پرگینٹ ہوئی۔۔۔

شازیہ کو لرز طاری ہو گیا تھا۔۔۔۔

"یہ جھوٹ ہے سراسر جھوٹ ہے مومن یہ تمہیں میرے خلاف بھڑکار ہی ہے"

شازیہ نے مومن کا چہرہ بوکھلاتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں تھامتے کہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جو بس ساکن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا پھر وفا کی طرف پلٹتے ہوئے بولا۔۔۔

"یہ رپورٹس جھوٹی بھی تو ہو سکتی ہیں میں کیوں یقین کروں ان پر"۔۔۔۔

مومن کی بات پر وفانے بے یقینی سے اسے دیکھا اور پھر دکھ سے ہنس دی۔۔۔

"یہی تو بات ہے مومن جب سچ پر یقین کرنا ہو تو تم آنکھیں بند کر لیتے ہو جب یقین نا کرنا ہو تو ایک سچے انسان کی بھی عزت دو کوڑی کی کر دیتے ہو جھوٹ پر یقین کر کے"

وفانے تالی بجاتے ہوئے کہا۔۔

"پوچھ رہے تھے نہ تم اس دن ایسا کیا ہے اسفندیار میں جو مجھ میں نہیں تو وہ ہے مجھ پر اندھا یقین۔۔

جب سب میرے خلاف کھڑے تھے تو یہ ایک تھا جو صرف مجھ پر یقین رکھتا تھا میرے لیے لڑا مجھے انصاف

دلوایا اور یہاں تک کہ مجھ سے بے لوث محبت چھوڑ عشق کیا جو تم شوہر کا رتبہ حاصل کر کے بھی نہ کر پائے۔

ہیرا ہے اسفندیار ہیرا تم جیسا کوئلا نہیں جو اپنے ہی منہ پر کالک مل لے۔"

اسنے طنزیہ انداز میں مومن کو کہتے شازیہ کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔

"جانتے ہو وہ بچہ کس کا تھا جو اسنے ضائع کر ایا نہیں جانتے اووو وہ بچہ قاسم کا تھا"۔۔۔

اسنے شروع میں سنسنی پھیلاتے آخر میں سب پر بم پھوڑا تھا۔ مومن تو مومن اسفندیار بھی ششدر رہ گیا تھا

جسے وفانے اس بات سے انجان رکھا تھا۔۔۔

"اے کم ذات میرے مرحوم بیٹے کو بخش دے کیوں اس پر جھوٹے الزام لگا رہی ہے۔ بد کردار تو تو اور تیرا

شوہر ہے"۔۔۔

نائلہ بیگم نے اسے کھری کھری سناتے کہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیسے مان لوں یہ سچ ہے"

مومن کی بات پر وفانے تاسف سے سر جھٹکتے موبائل پر دو چار بٹن پریس کرتے وہ ویڈیو نکالی جس میں قاسم اور شازیہ نہایت نازیبہ لباس میں ایک دوسرے کی باہوں کی آغوش میں سارا سچ بیان کر رہے تھے جسے سن کر غلط فہمی کی کوئی گنجائش نہیں بچی تھی۔۔۔۔

مومن کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر نیچے گرا تھا۔ اسنے شازیہ کو ایسی نظروں سے دیکھا کہ اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

پھر کیا تھا ایک کے بعد ایک تھپڑ مومن نے شازیہ کے منہ کی ذینت بنا دیے تھے کہ اسکا گال تھپڑوں سے لال پڑ چکا تھا ہونٹ کا کنارہ پھٹ کر خون بہ نکلا انکے پیچ کوئی بھی نہ آیا تھا۔

"تم نے میرے نکاح میں رہتے مجھے دھوکا دیا بدزات میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا دوسروں کا گند تم میرے پر منڈھنے چلی تھی تو سنو میں مومن خان تمہیں پورے ہوش و حواس میں طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔

اسنے شازیہ کو بے حال کرتے عصمت بیگم کے

قدموں میں پھینکا تھا جنہوں نے روتے ہوئے اسے اٹھایا۔ جو بالکل ساکن ہو چکی تھی اپنی تمام دنیا لٹوانے کے بعد۔۔۔۔

مومن کا سانس پھول چکا تھا۔۔۔۔

"اب بتاؤ مومن کیسا لگا وقت نے بھی کیسا تمہارے لفظوں کا جو تا تمہارے منہ پر مارا ہے مجھے بد کردار کہنے کے چکروں میں تم نے ایک بد کردار لڑکی کو ہی اپنی عزت بنا لیا مگر وہ کیا ہے نہ یو بوتھ ڈیزرو اتچ ادر"۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا کے یوں صاف کہنے پر مومن زمین میں گڑ گیا۔۔۔۔

"کیا کیا نہ یاد آیا تھا اسے خود کا وفا کو ذلیل کرنا، بد کردار کہنا اور پھر دھتکار دینا مگر وقت نے اسے وہ سب واپس لوٹایا تھا بلکہ وفا کو سرخرو بھی کیا تھا"۔۔۔۔

اسکا دل کیا ڈوب کر مر جائے۔۔۔

"وفا مجھے معاف"۔۔۔۔

"To hell with your mafi"

تم جیسے لوگوں کے منہ سے تو معافی بھی گالی لگتی ہے معافی مجھ سے نہیں بلکہ میرے شوہر سے مانگو جس پر تم نے سب کے سامنے بہتان لگایا ہے"

وفا کے کہنے پر وہ شکستہ قدموں سے اسفند کے سامنے گیا اور ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگا۔۔۔

"اسفندیار میں جانتا ہوں میں تمہارے ساتھ بہت غلط کر چکا ہوں مگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔ تم تو بڑے ظرف والے ہونہ"

اسفندیار کے آگے مومن گڑ گیا تو اسفند نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا کہ وہ شرمندہ ہو کر رہ گیا۔۔۔۔

"تم میرے جگری یار تھے مومن مگر تمہاری انانہ صرف ہماری دوستی کھا گئی بلکہ تمہاری محبت بھی۔ میں تو شاید پھر بھی تمہیں اپنی طرف سے معاف کر دوں لیکن جو تم نے میری وفا کے ساتھ کیا اسکے لیے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا"۔۔۔۔

یہ کہتا وہ جاچکا تھا جبکہ ثاقب صاحب وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑے اور انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وہ کمزور ہو کر رہ گئے تھے۔ انہوں نے وفا سے اپنے کیے کی معافی مانگی تھی۔ جس نے کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ان سب کو معاف کر دیا تھا۔

آج اسفند اور وفا کی شادی کی پہلی سالگرہ تھی۔ جسکی وجہ سے عمر اور عیشیل نے حویلی کو دلہن کی طرح سجایا تھا۔ عیشیل نے وفا کو بہانے سے ریڈ فرائڈ دے کر ٹرائے کرنے بھیجا۔ جب وہ کپڑے بدل کہ آئی تو اسکا ہاتھ تھام کر آئینے کے سامنے بٹھاتی اسکے نانا کرنے کے باوجود اسے پیارا سا تیار کر گئی۔۔۔ ہاتھوں میں چوڑیاں تھیں جو ہر تھوڑی دیر بعد کھن کھن کرتیں۔

اسکے لاکھ پوچھنے کے باوجود بھی عیشیل نے اسے کچھ نہ بتایا تھا اور آنکھوں پر پٹی باندھتے اسے حال میں لے آئی تھی۔ یہی کچھ عمر نے اسفندیار کے ساتھ کیا تھا۔

اب حال یہ تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔

تمام لائٹس آف تھیں بس ایک سپاٹ لائٹ کی روشنی ان دونوں پر پڑھ رہی تھی۔

عیشیل کے تین گنتے ہی دونوں نے اپنی اپنی آنکھوں سے پٹی اتاری تو نظر ایک دوسرے پر جا پڑی اور وہیں تھم گئیں نظریں بھی اور سانسیں بھی۔۔

یہ لمحہ طویل تھا مگر تھا فسوں خیز دونوں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ایک دوسرے تک پہنچے تھے۔

چونکے تو تب جب پیچھے پرو جیکٹر پر وفا کی کھکھلاتی ہوئی آواز گونجی۔۔

"اوماڑا ام کورنگ برنگ چوڑیاں بوت پسند اے"

یہ تب کا منظر تھا جب اسفند نے پہلی دفعہ وفا کو دیکھتے اس منظر کو فون میں قید کیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں ہی اس منظر کو دیکھ ہنس دیے۔ وفانے نم آنکھوں سے اسے دیکھا جس نے اس کی پہلی ملاقات کو سمجھا رکھا تھا۔

منظر بدلا اور اچانک وہ منظر آیا جب وفا بیٹھی اسفند کا خط پڑھ رہی تھی۔ منظر بدلتے گئے انکے پیار کی کہانی چلتی گئی۔ پھر وہ منظر آیا جب اسفند نے وفا کو ڈوبنے سے بچایا تھا۔۔۔

اسکی پوزیسیو نیس یہاں صاف دیکھی جاسکتی تھی۔ سب حیران پریشان کھڑے یہ دلچسپ تحفہ ملاحظہ کر رہے تھے۔ تو اسفند اور وفا ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے تھے۔

اور پھر چلا تھا آخری منظر جہاں دونوں سٹیج پر کھڑے پشتو گانا گارہے تھے۔ جنکی جوڑی دیکھنے میں چاند سورج کومات دے رہی تھی۔۔۔۔

لوگوں نے انکی اس پیار بھری داستان پر خوب ہونٹنگ اور ہلا گلا کیا۔

جس پر وفا کے گال سرخ ہڑ چکے تھے۔ اسفند یار نے بے اختیار اسکا ہاتھ تھامتے اسکی چوڑیوں پر لب رکھے تھے اور وہاں تالیوں کا سیلاب گونج اٹھا تھا جبکہ وفانے فوراً شرم سے دہری ہوتے اسفند کے سینے میں منہ چھپایا تھا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

سب نے ان دونوں کو ساتھ رہنے اور سدا خوش رہنے کی دعائیں دی تھیں۔

"اٹینشن پلیز میں چاہتی ہوں اسفند یار خان اپنی زوجہ کے لیے کچھ قیمتی الفاظ یہاں سٹیج پر آکر بیان کریں"۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عیشل کے بلانے پر اسفندیار سب لوگوں کی بھرپور تالیوں میں سیٹج پر آیا اور وفا کی طرف دیکھ کر کہنا شروع ہوا۔۔۔۔

"کبھی سوچا نہیں تھا جس ہستی کی چوڑیوں کی کھنک میرے دل میں بس گئی وہ ہی ہستی میرے دل کی دھڑکن بن جائے گی جس کے بغیر جینا محال ہو جائے گا۔ بے شک بہت سی آزمائشوں کے بعد ہی سہی مگر اپنے صبر کی بنیاد پر میں نے اپنے عشق اپنی وفا کو پاہی لیا اور میری خدا سے یہی خواہش ہے کہ مجھے آخری سانس بھی اسے تکتے ہوئے آئے تاکہ اس کا چہرہ میں تاعمر اپنی آنکھوں میں بسا سکوں"۔۔۔۔

اسفندیار کی اتنی محبت بھری باتوں پر پورا حال نہ تھمنے والی تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔۔

جبکہ وفاجو اسفند کے شروع کی باتوں پر اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہی تھی اس کی آخری بات پر ایسے لگا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں بھینچ کر نچوڑ دیا ہوں۔۔۔۔

اس کا دل دکھ سے بھر گیا تھا وہ تو اپنی زندگی اسفند کے بغیر اب تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کجا کے جدائی۔۔۔۔۔ اپنی آخری بات پر وفا کی نم ہوتی آنکھیں دیکھ کر وہ لمحے کی تاخیر کیے بغیر اس تک پہنچا تھا اور اس کی آنکھوں کی نمی کو اپنے پوروں سے سمیٹ کر پیشانی کو اپنے لبوں سے معطر کیا تھا۔۔۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ بات منہ سے نکالنے کی۔ تمہاری جان تو میں اپنے ہاتھوں سے لوں گی"۔۔۔۔ وفانے اسفند کے سینے پر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے برساتے سوں سوں کرتے کہا۔۔۔۔

تو وہ جان نساں نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"کیا اتنا چاہتی ہو تم مجھے"

اسنے وفا سے سر ٹکراتے پوچھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اس سے بھی زیادہ کہ اگر سانس تمہاری بند ہوگی تو دھڑکن میری رک جائے گی"

اسکی بات پر اسفند کا دل کیا اسکے لب چوم لے مگر لوگوں کا لحاظ کرتے اسکے گال پر ہلکا سا کس کرتے فوراً پیچھے ہوا۔ جبکہ وفا آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی جس نے لوگوں کا لحاظ کیے بغیر ہی امران ہاشمی بنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔

اسکی اس حرکت پر سب نے زور و شور سے ہوٹنگ کی تھی جبکہ وفا شرمائی تو اسفند کھسیا کر رہ گیا۔۔۔۔
محفل اپنے عروج پر تھی ملنے والے لوگوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ جب وفا کے فون پر بیل ہوئی سیگنل صاف نہ ہونے کی وجہ سے وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئی۔۔۔۔
"ہیلو ہیلو کون"

اس نے فون کان سے لگاتے کہا وہ اس وقت سب سے اوپری سیڑھی پر کھڑی تھی۔ جب اسفند یار کی اس پر نظر پڑی دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔

فون پر جب کوئی نہ بولا تو وفا نیچے کی جانب اترتی کہ اجالا نے اچانک پیچھے سے آتے اسے دھکا دینا چاہا۔
اسفند یار جسکی نظریں وفا پر ہی تھیں۔
وہ اسکے پیچھے اجالا کے برے ارادے دیکھ چیخا۔۔۔۔

"وفا"

اسفند کے اس طرح چیخنے پر نہ صرف سارے وفا کی طرف متوجہ ہوئے تھے بلکہ وفا بھی جھٹکے سے پلٹی تھی۔
اور اجالا جو اسے دھکا دے رہی تھی۔ وفا کے اچانک مڑنے پر اسکا توازن بگڑا اور وہ سر کر بل سیڑھیوں سے گرتی چلی گئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت ساری دل سوز چیخیں گونجی تھیں۔ جبکہ اسفندیار کی بھی سانسیں تھمی تھیں جب اسنے وفا کو لڑکھڑا کر پیچھے گرتا دیکھا تھا۔۔۔۔

"وفا"۔۔۔

سب کے دل بند ہوئے تھے اس لمحے۔۔۔۔

اجالا کو بچانے کے چکر میں وفا کا بھی توازن بگڑا تھا اور وہ بھی لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے کو ہوئی جب شازیہ نے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے گرنے سے بچایا۔

مگر اجالا سر کے بل گرتی چلی گئی۔ جس کے باعث اسکے سر پر شدید چوٹ آئی تھی اور خون بہنے لگا تھا۔ دوسری طرف وفا حیرت میں گھری شازیہ کو اپنا ہاتھ تھامے دیکھ رہی تھی جسنے اسے گرنے سے بچایا تھا۔ اسنے کم از کم شازیہ سے یہ توقع نہیں کی تھی۔

اسکا سانس ڈر کے مارے پھول چکا تھا جو وہ سیدھے کھڑی ہوتی بحال کرنے لگی تھی۔

عمر فوراً اجالا کو لیتا ہسپتال کی طرف بھاگا تھا جبکہ اسفندیار دو دو سیڑھیاں پھلانگتا وفاتک پہنچا اور اسے ہر طرف سے چھو کر دیکھنے لگا۔

"وفا تم ٹھیک ہونہ تمہیں کہیں لگی تو نہیں"

اسنے بغور اسکا جائزہ لیتے کہا دھڑکنیں ڈر کے مارے سست ہوئی تھیں کہ اگر اجالا کی جگہ وفا ہوتی تو وہ کیسے جی پاتا۔

"میں ٹھیک ہوں اسفند مجھے کچھ نہیں ہوا ریلیکس"

وفانے اسفند کے ہاتھ تھامتے اسے پر سکون رہنے کا کہا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے پلٹ کر شازیہ کا شکریہ ادا کیا جو عدت کے باوجود اسکی جان بچانے باہر آگئی تھی۔۔۔۔۔
سب مہمانوں کے جانے کے بعد شازیہ نے ان سب کو بتایا کہ کیسے اسنے اجالا کو پھپھو سے فون پر بات کرتے سن لیا تھا۔ جب وہ شیطانی عمل تیار کر رہی تھی۔

وقت کی ایسی چوٹ لگی تھی کہ شازیہ راہِ راست پر آگئی تھی جسکا یقین وہ وفا کی جان بچا کر سب کو دلا چکی تھی۔
اسنے اپنا سب کچھ حسد میں کھو دیا تھا۔ بچا ہی کیا تھا اسکے پاس۔ اب اس نے سوچ لیا تھا کہ تمام وقت وہ اللہ سے معافی مانگ کر گزارے گی۔

اسکو تو اللہ نے سیدھی راہ دکھادی تھی مگر اجالا اب بھی باز نہ آئی تھی۔ اسنے سوچا وہ زریاب سے دور ہے تو وہ وفا کو کیسے خوش رہنے دے سکتی ہے تبھی اسنے گھٹیا منصوبہ بناتے وفا کو دھکا دیا۔
مگر توازن بگڑنے کے باعث وفا کی جگہ اسکا خود کا پیر پھسلا اور وہ گرتی چلی گئی۔
اللہ نے اسکو اسکے کیے کی سزا دے دی تھی۔ تب ہی تو جب اسے اسپتال لے کر جایا گیا۔ علاج کے بعد ڈاکٹرز نے بتایا کہ وہ اپنا دماغی توازن کھو چکی ہیں اور ہمیشہ کے لیے ابنار مل یعنی پاگل ہو چکی ہیں۔

شہناز بیگم اپنے بچوں کی بری قسمت دیکھ جتنا روتی اتنا کم تھا۔
رہی بات نائلہ بیگم کی تو انکی سازشی فطرت سے ہر کوئی واقف تھا۔ سب بڑوں نے باہمی فیصلہ کرتے انہیں کہیں اور فلیٹ لے دیا تھا۔ جہاں وہ اپنا وقت باقی عورتوں کے ساتھ گزار تیں اور انکی کن سن لیتیں۔ حویلی سے نکلنے سے پہلے انہوں نے لاکھ واویلا کیا تھا مگر سب نے انہیں نکال کر ہی دم لیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مومن وفا کی ویڈیو نائٹ پر ہی جان گیا تھا کہ اسفندیار اور وفا ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے تھے بس اسے ہی دیر سے علم ہوا۔

وہ لاکھ اپنے دکھ پر پچتاوا کرتا رہتا تھا۔ جو اس نے بویا تھا وہ تو اسکو کاٹنا ہی تھا۔

اسنے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سرداری چھوڑ کر لنڈن مقیم ہو جائے گا کم از کم وہ وہاں جا کر ہی وفا کی یادوں سے نجات پالیتا جو اسے اکٹوپس کی طرح جکڑا رکھتی تھیں۔

اسنے سرداری اسفندیار کے نام کر دی تھی۔

آخری بار جانے سے پہلے وہ وفا سے اسکے کمرے میں ملنے آیا تھا جہاں اسفند اور وفادونوں اسے دیکھ چوٹے تھے۔
"خیریت یہاں کیسے آنا ہوا"

وفا کے پوچھنے پر وہ دکھ سے مسکرایا۔

ایک وقت ایسا تھا جب وہ بے دھڑک وفا کے کمرے میں چلا آتا تھا مگر وقت نے ایسا پلٹا کھایا تھا کہ کمرے کا مالک اور اس میں رہنے والے مکین سے رشتہ دونوں ہی بدل گئے تھے۔

"کچھ نہیں بس جانے سے پہلے تم سے ملنا چاہتا تھا۔ مجھے تو تم لوگوں کی اپنی ورسری کے دن پتا چلا کہ تم دونوں

ایک دوسرے کو یونی سے جانتے ہو"

اسکے لہجے میں ہلکا سا شکوہ تھا

"کبھی موقع ہی نہیں ملا نہ تم نے پوچھا نہ میں نے بتایا"

وفانے کندھے اچکائے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اور بھی تم نے تو میری ہی بیوی ہتھیالی اگر اتنی پسند تھی تو مجھ سے کہ دیتے تمہیں بھی اس جیسی ڈھونڈ دیتا تم بھی خوش رہتے اور مجھے بھی خالی ہاتھ رہ جانے کا پچھتاوانہ ہوتا"

مومن کے لہجے میں کرب اور پچھتاوا شدت سے بول رہا تھا۔۔۔

"اس سے کیا کہتے ہو مجھ سے پوچھو نہ تم چھوڑنے کی بات کرتے ہو اسنے تو اپنا عشق تک اپنی دوستی کے نام کر دیا تھا"

وفا کی بات پر مومن حیرت سے اسے دیکھنا لگا۔۔۔

"نہیں سمجھے چلو میں بتاتی ہوں"

وفا رک جاؤ۔۔۔۔

اسفند نے وفا کو ٹوکا۔۔۔

"نہیں اسفند اسے بھی تو پتا چلے کہ ہم نے کیا کیا قربانیاں دی ہیں اسکے لیے۔ دیکھ رہے ہو اس شخص کو جسے کسی زمانے میں تم جگری یار کی طرح چاہتے تھے۔

یہ مجھ سے تم سے بھی کئی پہلے سے محبت کرتا تھا۔ جس میں کوئی غرض شامل نہیں تھی۔ بے پناہ چاہتا تھا مجھے۔ ہماری ملاقات باہر نہیں بلکہ پاکستان میں ہوئی تھی اور اسنے اپنی سچی محبت کا ثبوت دیتے میرے گھر رشتہ بھجوا دیا تھا"

مومن ششدر سا وفا کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

"اور سب سے بڑا ستم پتہ ہے کب ہو واجب ایک دن یہ مجھ سے یونی میں اظہار محبت کے لیے آیا"

وفانے سنسنی پھیلاتے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تو بتا ہے میں نے اس سے کیا کہا"

مومن کی دھڑکن سست ہوئی تھی۔۔۔

"میں نے اس سے کہا جس سے میں محبت کرتی ہوں وہ تو تم ہو ہی نہیں بلکہ میں تو تمہارے بھائی جیسے دوست کو دل دے بیٹھی ہوں مومن یعنی تمہیں پتہ ہے کتنی تکلیف سے گزرا تھا یہ نہیں مگر تمہیں کیسے پتا ہو گا تم نے تھوڑی کبھی کسی سے سچی محبت کی ہے۔"

اسکی بات پر مومن نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ بھی تو اب سچی محبت سے واقف ہو گیا تھا۔۔۔۔

"اور بس یہیں نہیں ہوئی اس دن تمہارے دوست کی موت ہوئی تھی۔ اس کے جڑبوں کی اسکی لگن کی اسکی روح کی۔ میرے سامنے یہ گھٹنوں کے بل گرا تھا۔ وہ لڑ سکتا تھا اپنے پیار کے لیے مگر وہ نہیں لڑا پتا ہے کیوں کیونکہ مقابل اسکا بھائی تھا جسے وہ سب سے زیادہ چاہتا تھا جس کے لیے اس نے اپنے پیار کی قربانی دی تھی دیتا ہے کوئی آج کل کہ اس سفاک زمانے میں اپنے پیار کی قربانی نہیں کبھی نہیں لیکن اس نے دی کس کے لیے تمہارے لیے" وفانے اس کے سینے پر دستک دیتے کہا جو درد بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تم نے اسی دوست اسی بھائی کی محبت کا وہ حال کیا کہ زمانہ دیکھتا رہ گیا اسکی آنکھوں کے سامنے اسکی محبت کے چیتھڑے اڑاتے رہے تم جس نے بہت مان سے کبھی تمہیں اپنی محبت اپنی زندگی سوچی تھی"

وفانے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا جو بہت ہی قریح اور کڑوا تھا مگر سچ پر مبنی تھا۔۔۔

مومن کو یاد آیا جب اسفند نے شادی سے پہلے ایک دن اس سے وعدہ لیا تھا کہ اپنی پسند پر کامل یقین رکھنا کبھی اسے چھوڑنا مت نہ دغا دینا مگر وہ اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں روندھ بیٹھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کسی میں نہیں ہوتی اتنی برداشت کہ اپنی محبت کو کسی اور کے پہلو میں دیکھے مگر یہ شخص اسے اسفند کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔ صبر سے دیکھتا رہا دل تو اسکا بھی پھٹتا ہو گا مگر اسنے لاکھ پہرے بیٹھائے ایک دفعہ بھی مجھ پر وہ نگاہ نہ ڈالی جس سے اسے تمہارے آگے شرمندہ ہونا پڑے ہمیشہ مجھے تمہارے رشتے کی وجہ سے عزیز جانا اور تم اسکی محبت سمجھ ہی نہ پائے اور کل تک اس پر شک کر بیٹھے۔۔۔"

"ایک بات یاد رکھنا مومن صبر کرنے والوں کو ہی منزلیں ملتی ہیں۔ اگر میں بھی تمہاری طرح ہوتی بدلے کی آگ میں جلتی تو میرا مقدر آج اسفند یا نہ ہوتا جس جیسے شوہر کی آج ہر لڑکی تمنا کرتی ہے" اسنے جب یہ کہا تو اسکی آنکھوں میں فخر تھا غرور تھا اسفند یار کے لیے جو اس پر جتنا بھی تھا وہ یہ کہ کر جاچکی تھی ان دونوں کو تنہا چھوڑے۔۔۔

"میرے بھائی میرے دل مجھے معاف کر دینا آج تک میں تیرے دل کی بات نہ جان پایا میں اچھا دوست تو کیا بھائی بھی نہ بن پایا لیکن تو نے ان دونوں رشتوں میں مثال قائم کی ہے۔۔۔ کاش میں بھی تجھ جیسا ہوتا لیکن وقت ابھی بھی نہیں گزرا میں کوشش کروں گا اسفند تو نہیں خیر تجھ جیسا ضرور بنوں جسکے لیے مجھے تنہائی کی ضرورت ہے اللہ سے نزدیکی کی ضرورت ہے" اسنے آنسو پونچھتے اسفند یار کو کس کے گلے لگایا جیسے مل بھی پائے گا یا نہیں اسفند نے بھی تمام گلے مٹاتے اسے زور سے گلے لگایا۔۔۔

"مت جایار"

اسفند کے کہنے پر مومن نم آنکھوں سے مسکرایا
"ابھی تو پہلی سیر ہی ہے آگاہی کی دوست جلد ملیں گے"

Posted On Kitab Nagri

وہ اس سے خدا حافظ کیے نکل پڑا تھا اپنے نئے سفر پر۔۔۔۔

وقت کا پہیار کتنا نہیں چلتا رہتا ہے۔ اجالا کو پاگل خانے شفٹ کر چکے تھے کیونکہ وہ مکمل پاگل ہو گئی تھی۔ سب کو انکے کیے کی سزا مل چکی تھی۔ شازیہ بھی سیدھی راہ پر آگئی تھی اور پچھلے مہینے ہی اسکی دوسری شادی کر دی گئی تھی۔ مومن نے لنڈن میں اسلامک سینٹر جوائن کر لیا تھا جہاں وہ حفظ کر رہا تھا۔

حویلی کی بات کی جائے تو عمر اور عیشیل کے ٹوئیز ایک سالہ بچے۔۔۔ ریہان اور ایشا سب کو ننھی شرارتوں سے اپنی طرف متوجہ کیے رکھتے۔

وفا کی پہلی ہر یکنیسی کا آخری مہینہ تھا۔ اسفندیار اسکا بہت خیال رکھتا یہاں تک کہ زمین پر لپاؤں بھی رکھنے نہ دیتا تھا۔

غموں کے بادل چھٹ چکے تھے۔

وفالان میں آہستہ آہستی چہل قدمی کر رہی تھی۔ جب اسفند نے اسے ہلکے سے باہوں میں بھرا۔۔۔
"اسفی"

وفانے کھکھلاتے کہا تو اسفند نے اسکی پیشانی چومی۔۔۔

"جی اسفی کی جان"

"دیکھیں سب خوش ہیں۔ آخر کار ہمارا پیار جیت گیا"

اسنے خوشی سے کہا۔۔۔

"جی میری جان یہ تو اللہ کا کرم ہے"

Posted On Kitab Nagri

اسفند نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

"ہاں بے شک لیکن آپ کی بدولت بھی"
"وہ کیسے"

اسنے تعجب سے پوچھا۔۔۔

"وہ ایسے کہ اگر آپ اپنی محبت کو سلگائے نہ رکھتے تو وہ کبھی عشق کا درجہ نہ پاتی بس اسی لیے ہم آج ساتھ ہیں اور انشاء اللہ سارہ رہیں گے جنت میں بھی"

اسکی بات پر اسفند یار سرشاری سے مسکرایا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اسکے پیٹ میں تیز درد کی لہر اٹھی تھی اور وہ کراہتے ہوئے گری تھی۔۔۔

اسفند ایک دم بوکھلا گیا تھا اور فوراً اسے لیے ہسپتال کی طرف دوڑا باقی سب بھی آگے پیچھے نکلے تھے۔۔۔

کئی گھنٹوں کے انتظار کے بعد وفانے ایک سنہری و سرخ لڑکی کو جنم دیا تھا۔

جو اسفند یار کی گود میں آتے ہی ٹکڑ ٹکڑ آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ڈاکٹرز کے مطابق یہ بچی پیدائش کے بعد ایک بار بھی نہیں روئی تھی بلکہ تیکھے نین نقش سے سب کو گھور رہی تھی کہ مقابل بھی بوکھلا جائے۔

ڈاکٹرز نے پہلا ایسا کیس دیکھا تھا۔۔۔

اسفند نے وفا کو اتنے پیارے تحفے پر ایک ہیرے کالا کٹ گفٹ کیا تھا جس میں اسنے فوری طور پر تازہ بنی ہوئی

اپنی بچی کے ساتھ تینوں کی تصویر لگائی تھی۔۔۔

"بھائی نام تو بتائیں اسکا"

Posted On Kitab Nagri

عمر کی بے تابی پر وہ بولا۔۔

"افق، افق اسفندیار خان نام ہے میری شہزادی کا"

اسنے غرور سے کہا تو سب مسکرا دیے تھے افق کے اسفند کو ننھا سا مکا مارنے پر۔۔۔

حیرت تو تب ہوئی جب وہ افق اور وفا کو ہسپتال سے گھر لے جانے لگے تو راستے میں ایک درویش نے انکار ستہ روکا۔۔

"اس بچی کا بخت بہت بلند ہے مگر افسوس سب سے پہلی چوٹ یہ کسی اپنے قریبی رشتے سے کھائے گی ٹوٹے گی یہ بہت برا مگر پھر افق کی طرح چھائے گی حق ہا"

وہ یہ کہتا جا چکا تھا جبکہ سب پیچھے پریشان ہو چکے تھے افق کی آنے والی زندگی کو سوچ کر کہ اسکی زندگی مشکل ہونے والی تھی اور یہی بات سب کے دل ہولا گئی تھی۔ کیا ہونا تھا اس کا مقدر یہ تو اللہ جانتا تھا۔۔

← The end

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

